شبہاتِ اہلِ ضلال

وکتاب فضائل اعمال

تالیف

محمد بن ناصر العرینی حفظہ اللہ

تقدیم

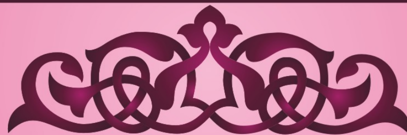
شیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

وشیخ عبداللطیف بن عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

ترجمہ

دکتور اجمل منظور مدنی حفظہ اللہ





﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ﴾ [البقرة:۱۱]

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد مت ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

شبہات اہل ضلال

وکتاب فضائل اعمال

تقدیم:

شیخ صالح بن فوزان الفوزان

وشیخ عبداللطیف بن عبدالعزیز آل الشیخ

تالیف:

محمد بن ناصر العرینی

مترجم:

د/ اجمل منظور المدنی

عرض مترجم

الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العالَمِينَ، والصَّلاةُ والسَّلامُ عَلى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وعَلى آلِهِ وأصْحَابِهِ أجْمَعِينَ۔

حمد وثناء کے بعد:

بلاد توحید مملکت سعودی عرب پر اس وقت جو چوطرفہ حملے ہورہے ہیں، اس کی بنیادی وجہ: عقیدہ، منہج اور مسلک ہے، نہ کہ وہاں پر آنے والی نئی تبدیلیاں جو ریاض سیزن اور جدہ فیسٹول اور سنیما حال کی شکل میں موجود ہیں، یہ صرف دشمنان سعودیہ کا ایک بہانہ ہے۔

آخر کون مسلمان نہیں جانتا کہ یہ ساری چیزیں غلط اور شرعاً حرام ہیں، سعودی عرب کے سلفی علماء اس کی حرمت پر متفق ہیں، وہاں کے کبار علماء سے گانا میوزک پر فتوے پوچھے جانے پر وہ اسکی حرمت کا فتوی دیتے ہیں، یہ سارے فتاوے آپ کو لجنہ دائمہ کی ویب سائٹ پر مل جائیں گے۔ ان کے دروس میں اگر اس پر سوال کئے جاتے ہیں تو وہاں بھی اسی حرمت کا فتوی دیتے ہیں۔

مگر تعجب ہے ان اخوانیوں اور تحریکیوں پر جن کے علماء میوزک، گانا کو جائز کہتے ہیں وہی ان محفلوں کے خلاف شور مچا رہے ہیں، جس سے مطلب بالکل صاف ہوجاتا ہے کہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

آیئے! دیکھتے ہیں کہ اصل وجہ کیا ہے؟

۱- قبر پرست شروع ہی سے سعودی عرب کے خلاف رہے ہیں، سعودی چاہے کچھ اچھا کرے یا برا انہیں ہر حال میں مخالفت کرنی ہے کیونکہ انہیں وہاں پر بدعات وخرافات پھیلانے پر سخت پابندی ہے۔

۲- بریلویوں کا مسئلہ بھی یہی ہے، انکی کتابوں پر یعنی احمد رضا خان کی کتابوں پر وہاں پابندی لگا

دی گئی ہے۔

۳-شیعہ بھی ہمیشہ سے خلاف رہے ہیں، سعودی چاہے کچھ بھی کرے انہیں ہر حال میں مخالفت کرنی ہے، مزارات کے گرانے کا وہ سال میں ایک دن انہدام بقیع کے طور پر مناتے ہیں جس میں وہ سعودی عرب کو گالی دیتے ہیں۔

۴-تقلیدیوں کو بھی شروع ہی سے تکلیف ہے، ملک عبدالعزیز نے ۱۹۲۴ء میں چاروں تقلیدی مصلوں کو ختم کر کے صرف سلفی مصلی جب سے قائم کیا ہے تقلیدی اسی وقت سے بلبلا رہے ہیں اور سعودی حکومت کے خلاف فتوے بازی کر رہے ہیں، ساتھ ہی یہ دیکھ کر چڑھتے بھی ہیں کہ آخر انہیں وہاں تبلیغ کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی جس طرح اہل حدیثوں کو دی جاتی ہے۔ مگر یہ لوگ مخالفت اور پروپیگنڈہ بڑی مصلحت سے کرتے ہیں۔

حج کے موسم میں جب حجاج کرام کو سعودی حکومت کی طرف سے چھپا ہوا قرآن پاک اور سلفی ترجمہ دیا جاتا ہے تو انکا کلیجہ پھٹ جاتا ہے کیونکہ یہ سلفی ترجمہ پوری دنیا میں سعودی حکومت کی طرف سے پھیل رہا ہے، جہاں بھی سعودی سفارت خانے ہیں وہاں سے آپ یہ تراجم حاصل کر سکتے ہیں۔

اور اب تو حدیث کمپلیکس بھی بن گیا ہے جہاں سے پوری دنیا میں صحیح حدیثیں اور ان کے شروحات کا پرچار ہوگا، تو اس وقت ان تقلیدیوں کا کیا حال ہوگا اسے مت پوچھیں، اب یہ سعودی کی مخالفت نہیں کریں گے تو کون کرے گا۔

۵- پہلے اخوانی مصلحتاً حکومت سے مل کر رہتے تھے، اور اندر اندر سازش کرتے تھے، مگر عرب فسادیہ کے بعد جب انکی شیطانی حرکتیں بالکل سامنے آگئیں تب حکومت نے ان کے خلاف ۲۰۱۶ء میں کریک ڈاون کیا تب سے یہ بھی بلبلا رہے ہیں اور ہمہ وقت پروپیگنڈے میں لگے ہوئے ہیں۔

۶- تحریکی بھی پہلے اخوانیوں کی طرح اپنی مصلحت نکالتے تھے، مگر جب ۲۰۱۶ء میں اخوانی

کتابوں کے ساتھ مودودی کی کتابوں پر بھی پابندی لگائی گئی تب سے یہ بھی بلبلا رہے ہیں۔

۷-ملحدین اور کمیونسٹوں کو وہاں پر بد دینی پھیلانے اور انکی تنظیمیں قائم کرنے پر پابندی ہے، چنانچہ یورپ امریکہ ہر جگہ یہ طبقہ سعودی کی مخالفت کرتا ہے۔

مگر سب سے زیادہ تقلیدی تبلیغی اوراخوانی تحریکی سعودیہ سے دشمنی کرتے ہیں، کیونکہ انہیں سعودی میں کبھی بھی سرکاری طور پر چھوٹ نہیں دی گئی۔اخوانیوں کو نہ تنظیم بنانے کی اجازت ملی اور نہ تبلیغیوں کو کھلی تبلیغ کی اجازت ملی۔

۱۹۳۶ء میں حسن بنا سعودی عرب گئے، ملک عبدالعزیز سے ملاقات کی، ہاتھ چوما، اورسعودی عرب میں اخوانی شاخ کھولنے کی درخواست کی، ملک عبدالعزیز نے پوچھا: کس چیز کی شاخ؟حسن بنا نے کہا: اخوان المسلمون کی۔اس پر ملک عبدالعزیز نے کہا: یہاں سب اخوان المسلمون ہیں،آپ کہیں دوسری جگہ جاؤ۔اورشیخ عفیفی نے کہا کہ اسکے بعد انہیں منافق کہہ کرمجلس سے نکلوادیا۔

تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس ۱۹۳۸ء میں مکہ گئے، وہاں پر قاضی مکہ سے ملاقات کی اور تبلیغ کیلیئے سرکاری اجازت مانگی مگرانہوں نے امیر فیصل کی طرف احالہ کردیا، پھر وہاں سے مدینہ گئے، وہاں کے امیر سے ملاقات کی اورتبلیغ کی اجازت مانگی انہوں نے امیر مکہ کی طرف احالہ کردیا۔ملک عبد العزیز سے بھی ملاقات کی توانہوں نے ان تبلیغیوں کو45/منٹ تک کتاب وسنت اورعقیدہ کا درس سنا دیا، یہ بیچارے منہ لٹکا کرانڈیا واپس آ گئے۔

آج بھی وہاں کسی اجنبی شخص کوتبلیغ کی کھلی چھوٹ نہیں ہے، وہاں مذہبی امور ہوں یا سماجی امور ہوں سب سرکاری سرپرستی میں انجام پاتے ہیں۔سعودی عرب نے انڈین میڈ تبلیغی جماعت پر پابندی نہیں لگائی ہے۔انہیں کے افکار پر چلنے والے سروری اخوانیوں کی جماعت (الاحباب) پر پابندی لگائی ہے اورانکی گمراہیوں سے عوام کو آگاہ کرنے کا حکم نامہ آیا تھا۔اسی لئے سارے اخوانی تحریکی تقلیدی

چراغ پا ہیں۔ کیونکہ اب انکے نقل وحرکت پر پابندی عائد کردی گئی ہے اور انکے عقائد پر خطبہ دینے کی بات کہی گئی ہے جس میں خطیبوں نے انکی گمراہیوں کو واضح کیا ہے اسی لئے بیچارے بلبلا رہے ہیں۔

اس کتاب کے اندر مصنف نے اہل بدعت اور گمراہ جماعتوں کی قلعی کھولی ہے بطور خاص اخوانی جماعت اور تبلیغی جماعت کی گمراہیاں اور انکے مذموم عزائم کو واضح کیا ہے، ساتھ ہی کتاب کے آغاز میں فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ اور شیخ عبداللطیف بن عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ نے تقدیم کردیا ہے جس سے اس کتاب کی خوبصورتی میں چار چاند لگ گئے ہیں۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالی شیخ کیلئے اس کتاب کو ذخیرہ آخرت اور امت اسلامیہ کیلئے نفع بخش اور خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے، آمین۔

کتبہ

د/ اجمل منظور المدنی

تقدیم

الحَمْدُ لِلَّهِ، والصَّلاةُ والسَّلامُ عَلى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وعَلى آلِهِ وصَحْبِهِ۔

وبعد:

[**كشف شبه أهل الضلال و كتاب التبليغ "فضائل الأعمال"**] نامی کتاب کو میں نے اچھی طرح پڑھی ہے، اسکے مؤلف شیخ محمد بن ناصر العرینی حفظہ اللہ نے بہترین رد کیا ہے، بالکل عنوان کے مطابق آپ نے حق ادا کر دیا ہے، اور ایسے وقت میں یہ رد آیا ہے جب کہ گمراہ جماعتیں ہم پر ایک طرح سے پل چکی ہیں اور ہماری جماعت کو توڑنا چاہتی ہیں، ہمارے منہج کو بدلنا چاہتی ہیں، بلکہ ہماری حکومت تک کو گرانے کے فراق میں ہیں۔

اللہ جزائے خیر دے کہ آپ نے ان گمراہ جماعتوں کی اچھی وضاحت کر دی ہے، اللہ دین و دعوت کی نصرت میں آپ کی کوششوں کو بارآور کرے۔

وَصَلى اللهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وعَلى آلِهِ وصَحْبِهِ

کتبہ:

صالح بن فوزان الفوزان

تقدیم

الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العالَمِينَ، والصَّلاةُ والسَّلامُ عَلى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وعَلى آلِهِ وصَحْبِهِ أجْمَعِينَ۔ وبعد:

شیخ محمد بن ناصر العرینی حفظہ اللہ کی کتاب [كشف شبه أهل الضلال وكتاب التبليغ "فضائل الأعمال"] سے مطلع ہوا، آپ نے اس کتاب کے اندر اہل باطل اور گمراہ فرقوں کے شبہات کا بہترین رد کیا ہے، وہ شبہات جنہیں ان فرقوں نے اپنے اسلاف سے حاصل کیا ہے، چنانچہ اس کتاب نے ان کے تمام اباطیل کا مسکت جواب دیا ہے اور مخالفین کے رد اور جواب میں مومنین کا راستہ اپنایا ہے، اور یہ اصول دین میں سے ہے، چنانچہ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے میں داخل ہے، جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں وارد ہوا ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: " مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ ".

ترجمہ: سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: "جو شخص تم میں سے کسی منکر (خلاف شرع) کام کو دیکھے تو اس کو مٹا دے اپنے ہاتھ سے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی (دل میں اس کو برا جانے اور اس سے بیزار ہو) یہ سب سے کم درجہ کا ایمان ہے۔"

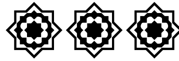
اور کسی نے امام احمد رحمہ اللہ سے کہا کہ میں کسی پر اعتراض کروں اچھا نہیں لگتا یہ کہتے ہوئے کہ فلاں ایسا ہے فلاں ویسا ہے، تو آپ نے کہا: جب ہم ہی لوگ خاموش ہو جائیں گے تو جاہلوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ کون سی حدیث صحیح ہے اور کون سی ضعیف؟

اس لئے بلاشبہ اہل بدعت نفس پرستوں پر رد کرنا جہاد فی سبیل اللہ میں سے ہے؛ کیونکہ یہ دفاع سنت اور بدعت سے جنگ ہے۔

اوراس رسالے میں ان بہت ساری چیزوں کو واضح کردیا گیاہے، جن کے تعلق سے بہت سے لوگ ملتبس اور شک میں پڑے ہوئے تھے، دعاء ہے کہ اللہ تعالی اس کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کا بھلا کرے، ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، ہمارے مسلمان بھائیوں اور ہمارے حکام کی اصلاح فرمائے،وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد۔

د/عبداللطیف بن عبدالعزیز آل الشیخ

(صدر ھیئۃ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر)



مقدمہ

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن اهتدى بهديه واستن بسنته وسلك سبيله إلى يوم الدين۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

۞ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ حق و باطل کے درمیان کشمکش تاقیامت جاری رہے گی، اور حق و باطل ہر ایک کے طرفدار اور پیروکار قیامت تک رہیں گے؛ یہ لوگ امت کی ہدایت کی بات کریں گے اور وہ لوگ ان کی گمراہی کی بات کریں گے اور انہیں کی اکثریت ہوگی، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾ ترجمہ: اور اگر تو ان لوگوں میں سے اکثر کا کہنا مانے جو زمین میں ہیں تو وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے، وہ تو گمان کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ اٹکل دوڑاتے ہیں۔ بے شک تیرا رب ہی خوب جاننے والا ہے جو اس کے راستے سے بھٹکتا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو خوب جاننے والا ہے۔

۞ آپ کو یقیناً غم ستائے گا اور آپ کا سینہ تنگ ہوتا جائے گا جب آپ دیکھ رہے ہوں کہ مسلمانوں کی اکثریت سیدھی راہ سے منحرف ہے اور گمراہ کن دعوتوں کے پیچھے بھاگے چلے جارہے ہیں، وہ دعوتیں خواہ ظاہری دشمنوں کی طرف سے ہوں یا باطنی منافقین کی طرف سے، وہ لوگ دین کے ساتھ دنیا کے بھی طلب گار ہوں گے، جیسا کہ سنن ترمذی میں وارد ہوا ہے:

عَن أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ

السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ، فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا". [کتاب الزھد لعبداللہ بن مبارک، علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف جدا کہا ہے، دیکھیں: ضعیف الجامع الصغیر (6419)]

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو دین کے ساتھ دنیا کے بھی طلب گار ہوں گے، وہ لوگوں کو اپنی سادگی اور نرمی دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں شکر سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی جب کہ ان کے دل بھیڑیوں کے دل کی طرح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ لوگ مجھ پر غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں، میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ ضرور میں ان پر ایسا فتنہ نازل کروں گا جس سے ان میں کا عقلمند آدمی بھی حیران رہ جائے گا"۔

۞ یہ لوگ کتنا بھی چھپ کر رہیں اللہ ان کی فضیحت کر ہی دیتا ہے، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"مَا أَسَرَّ أَحَدٌ سَرِيرَةً إِلَّا أَظْهَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى صَفَحَاتِ وَجْهِهِ وَفَلَتَاتِ لِسَانِهِ" ترجمہ: جو بھی کوئی بات چھپاتا ہے اللہ تعالی اسے اسکے چہرے اور زبان کے ذریعے سے ظاہر کر ہی دیتا ہے۔ [الآداب الشرعیہ]

راہ حق بالکل واضح اور عیاں ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾[الأنعام: ۱۵۳] ترجمہ: اور یہ کہ یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمھیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ یہ ہے جس کا تاکیدی حکم اس نے تمھیں دیا ہے، تاکہ تم بچ جاؤ۔

۞ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ , وَسُنَّتِي، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ“ [أخرجه الامام مالک وصححه الحاکم]

ترجمہ: میں نے تمہارے درمیان دو چیزوں کو چھوڑا ہے، ان دونوں کو جب تک مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے: ایک کتاب اللہ اور دوسری میری سنت ہے، اور یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک دونوں میرے پاس حوض پر نہ آجائیں۔

۞ دور حاضر میں جو بھی عالم اسلامی کے حالات کا جائزہ لے گا اسے پتہ چل جائے گا کہ اس وقت امت مسلمہ حزبیت اور گروہ بندی کے جس فتنے سے دو چار ہے اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں رہا ہو گا، مختلف جماعتیں، پارٹیاں اور تنظیمیں نئے نئے مقاصد، نعروں، شعارات اور حربوں کے ساتھ موجود ہیں جو بظاہر اصلاح کا دعوی کرتی ہیں مگر اندر سے زہر ہلاہل ہیں، حقیقت میں وہ اسلام اور مسلمانوں کے عقائد اور منہج کے خلاف ہیں، اس حقیقت سے اگر کچھ لوگ واقف ہیں تو بہت سے لوگ ناواقف ہیں۔

۞ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ان تنظیموں کی پشت پناہی کرتے ہیں اور انکا مالی سپورٹ کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو دنیا کی بربادی، اسے اپنا غلام بنانے، عالمی ثروت کی لوٹ مار کرنے، قوموں کی بنیاد مٹانے اور مسلمانوں کو انکے دین سے دور کرنے کیلئے شب و روز سازشیں کرتے ہیں، اور زمانے سے ان کا یہی شیوہ ہے۔

ان کے بہت سارے مقاصد پورے ہو چکے ہیں اور اپنے باقی مقاصد کو پورا کرنے کیلئے خود مسلمانوں ہی کے اندر سے چند جھوٹے وعدوں اور آرزوؤں کے ذریعے کچھ غداروں کو استعمال کرتے ہیں تاکہ وہ ملک و ملت کی تباہی کا سامان کریں اور تسلسل کے ساتھ عالم اسلام کو فتنوں سے دو چار رکھیں تاکہ اپنے استعماری ایجنڈوں کے ساتھ انکی پشت پناہی کرنے والی طاقتیں مدد کرنے کے بہانے آئیں

اور ملک پر دوبارہ اپنا قبضہ جمائیں، عرب بہاریہ کے نام سے جو فساد مچایا گیا یہ ان کی سازشوں کو سمجھنے کیلئے کافی ہے، یہ عرب بہاریہ کیا ہے، کس کیلئے ہے؟ یہ عرب بہاریہ ان خفیہ طاقتوں کیلئے ہے جنہوں نے اس کیلئے سازشیں رچی تھیں اور جو اس کی پشت پناہی کر رہے تھے، مگر عرب مسلمانوں کیلئے یہ ایک پر آشوب بدترین آزمائش کا دور ہے بہاریہ نہیں تباہی کا موسم ہے۔

۞ شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے کہا:

ان بغاوتوں کو جن لوگوں نے عرب بہاریہ (Arab Spring) کا نام دیا ہے وہ کفار ہیں جنہوں نے اسکی آگ بھڑکائی ہے، چنانچہ یہ ان کیلئے بہار کا موسم ہے، مسلمانوں کیلئے بہار کا موسم نہیں بلکہ بدترین فتنے کا دور ہے، بدترین گمراہی اور تاریکی کا دور ہے جس کے اندر کئی ممالک تباہ ہوئے، مسلمانوں کی جماعت بکھر گئی، ان کے گھر برباد ہو گئے، ان کی معیشت تباہ ہوگئی، وہ اپنے دیار سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے، جو اب تک در در کی ٹھوکر کھا رہے ہیں۔

[الجنایۃ علی الاسلام فی کتاب أسئلۃ للدکتور فھد بن سلیمان الفھید رداً علی سلمان العودہ]

۞ علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے مسلمانوں کی زمین پر یہودی قبضے کے ضمن میں کہا:

"مسلمانوں کے عقائد اور اخلاق کو برباد کرنے میں یہودی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے، یہ مسلمانوں کے ملکوں اور انکی دولت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، یہ اپنی بعض سازشوں میں کامیاب بھی ہو چکے ہیں اور باقی کو پورا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، چنانچہ یہ اگر ایک طرف مسلمانوں سے اسلحہ اور طاقت سے لڑتے ہیں تو دوسری طرف اخلاق اور اعتقاد میں لڑتے ہیں، اسکے لئے وہ مسلمانوں کے اندر باطل فرقوں، تنظیموں اور جماعتوں کو پیدا کرتے ہیں جیسے ماسونیت، قادیانیت، بہائیت اور تیجانیت وغیرہ"۔ [مجلۃ الجامعہ الاسلامیہ، شمارہ نمبر ۵۹ / ۱۴۰۳ھ]

۞ دشمنان اسلام ہر جگہ جو لڑائی چھیڑے ہوئے ہیں وہ حقیقت میں عقیدے کی لڑائی ہے، ممکن

ہے وہ آپس میں اختلاف رکھتے ہوں مگر دین اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سب متحد ہو جاتے ہیں، اسلئے ہمیں اس خطرے سے آگاہ رہنا چاہیئے اور انکے مکر سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

میں کہنا چاہتا ہوں ان لوگوں سے جو ان کی جال میں پوری طرح پھنس چکے ہیں اور انکے اخلاق واطوار اور انکی غیر انسانی تہذیب و کلچر کی ستائش کرتے ہیں مگر ان کی چال اور مکر ان سے پوشیدہ ہے، اسی لئے ان کی غیر اخلاقی تہذیب اور انکے منحرف افکار کو اپنے ہی ملک اور سماج میں پھیلاتے ہیں اور اپنے دین اور تہذیب کو بھول جاتے ہیں بلکہ کمتر سمجھتے ہیں، اور جب ان مغرب پرستوں کو انکی ان حرکتوں سے کوئی روکتا ہے اور ان پر نکیر کرتا ہے تو یہ اسے بنیاد پرست، تشدد پسند اور رجعت پرست جیسے القاب سے نوازنے لگتے ہیں۔

۞ اے وہ لوگو! جو دعوت کے نام پر لوگوں کو بھڑکاتے ہو، حکام اور رعایا پر نقد کرتے ہو اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہو، اور تمہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کیا فساد پھیلے گا، اور اس کی ممانعت پر کیا دلیلیں ہیں یہ بھی تمہیں معلوم ہے مگر اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے، اور تمہیں جو امن وامان اور خیر و بھلائی اللہ نے دے رکھی ہے اس سے منہ پھیر رہے ہو، نیز یہاں سے جو سچی دعوت اور خیر و بھلائی پوری دنیا میں پہونچ رہی ہے اسے بھول رہے ہو۔

اسلئے سن لو! تم ایسا کر کے دشمنان اسلام کیلئے بہت بڑی خدمت کر رہے ہو، اور بلاشبہ ہر کوئی وہی کاٹتا ہے جو وہ بوتا ہے، اور اللہ تعالی کسی پر کوئی ظلم نہیں کرتا، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ﴾ [آل عمران: ۳۰] ترجمہ: جس دن ہر شخص حاضر کیا ہوا پائے گا جو اس نے نیکی میں سے کیا اور وہ بھی جو اس نے برائی میں سے کیا، چاہے گا کاش! اس کے درمیان اور اس کے درمیان بہت دور کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تمھیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اللہ

بندوں سے بے حد نرمی کرنے والا ہے۔

۞ مسجد حرام کے امام اور خطیب معالی الشیخ دکتور صالح بن عبد اللہ بن حمید حفظہ اللہ نے کہا:

''یہ سمجھنا ضروری ہے کہ دشمنان اسلام ہر اس دعوت کے خلاف سختی سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اسکی مخالفت میں پوری طاقت لگا دیتے ہیں جو دعوت حق کی طرف بلاتی ہے، اصول اسلام کی دعوت دیتی ہے، اسلام کے ان حقائق اور مبادیات کی بات کرتی ہے جن سے امت کے اندر عزت اور غیرت کی روح بیدار ہو اور اسے مجد و شرافت اور غلبہ عطا کرے، یہاں تک کہ ایک کہنے والے نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم دہشت گردی سے نہیں لڑ رہے ہیں بلکہ مسلمانوں سے اسلئے لڑ رہے ہیں تا کہ ہم اسلام کے اس ورژن کو لاگو کر سکیں جسے ہم چاہتے ہیں''۔ [خطبہ حرم]

۞ دین اسلام اور عربی زبان اصل میں یہی دونوں دشمنان اسلام کا ٹارگٹ ہیں، ہر فتنہ اور بدبختی اسی وجہ سے رچائی جارہی ہے اور انہیں دونوں کو مٹانے کیلئے زمین میں ہر جگہ فساد اور لڑائی کے کھیل کھیلے جارہے ہیں، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ﴾ [المائدۃ: ٦٤] ترجمہ: جب کبھی وہ لڑائی کی کوئی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور وہ زمین میں فساد کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

۞ دشمنان اسلام اپنے اہداف اور مبادیات میں کٹر ہوتے ہیں، بلکہ دور حاضر میں انہوں نے مزید طاقت حاصل کر لی ہے، پوری پلاننگ، دقیق مہارت اور مکمل سازش کے تحت عالم اسلام پر چھائے ہوئے ہیں، اور یہ صرف مسلمانوں کی کمزوری اور اپنی ذمیداری اور واجبات کو بھولنے کی وجہ سے ہے، مزید ان پر بیوقوف لوگوں کے مسلط ہونے اور آپس میں کثرت اختلاف نیز دنیا اور اسکی رنگینیوں میں گم ہو جانے کی وجہ سے ہے۔

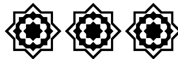
۞ عنقریب وہ سارے پہلو کھل کر سامنے آئیں گے جن کی وجہ سے دور حاضر میں ہر جگہ فتنے اٹھ رہے ہیں جس سے اس وقت ہر چھوٹا اور بڑا واقف ہے، اوان فتنوں کو بھڑکانے والے مسلمانوں کے کسی عہدو پیمان کا خیال نہیں کرتے۔

یہاں پر میں اپنے مسلمان بھائیوں کو کچھ ایسی چیزوں سے آگاہ کروں گا جن سے وہ مانوس ہو چکے ہیں بلکہ انہیں دین کا حصہ سمجھتے ہیں جبکہ اللہ کا دین اس سے بری ہے، خاص طور سے اہل بدعت اور نفس پرستوں کی ان کوششوں کی طرف اشارہ کروں گا جو اللہ کے بندوں کے اندر ہمہ وقت فتنہ وفساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں تا کہ مسلمان فرقوں، تنظیموں اور گروہوں میں بٹ کر لڑتے رہیں۔

۞ دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالی گمراہوں کو ہدایت دے، مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرے اور ان کی حالتوں کو سدھار دے اور انہیں حق کی طرف لائے، وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

مؤلف:

محمد بن ناصر العرینی



دین خیر خواہی کا نام ہے

۞ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دین مکمل خیر خواہی کا نام ہے، جیسا کہ اس حدیث میں وارد ہوا ہے:

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: "الدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ". [صحیح مسلم:۵۵]

ترجمہ: سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے۔" ہم نے کہا: کس کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے رسول ﷺ کی اور مسلمانوں کے حاکموں کی اور سب مسلمانوں کی۔"

۞ عام مسلمانوں کیلئے نصیحت اور خیر خواہی یہ ہیکہ ان کے لئے خیر و بھلائی میں حصہ لینا چاہیئے اور انہیں جو بھی تکلیف پہونچنے والی ہو اسے ہٹانے میں ان کا ساتھ دینا چاہیئے، جو جاہل ہوں انہیں تعلیم دینا، جو غافل ہوں انہیں متنبہ کرنا اور انکے تمام دینی اور دنیاوی امور میں انکا تعاون کرنا چاہیئے، یہی سب سے بڑی انسانیت اور فضل و کرم ہے۔

دین کے نام پر کچھ ایسے داعی بھی دعوت کے میدان میں آگئے جن سے تو لوگ امید رکھتے تھے کہ وہ انہیں دین کی بات بتائیں گے اور انہیں دشمنوں کی چال سے آگاہ کریں گے، مگر وہی فتنوں کے سرغنہ اور دشمنوں کے آلہ کار بن بیٹھے، اسلئے ہمیں ایسے داعیوں کے پیچھے نہیں جانا ہے گرچہ وہ اصلاح اور دعوت کی بات کریں، کیونکہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جو بھی دعوت اسلامی کا شعار بلند کردے وہ سچا ہی ہو، مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا ہے، جیسا کہ صحیحین کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: " لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ". [متفق علیہ]

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگ سکتا۔“

عرب بہاریہ کے نام پر جو کچھ ہمارے ملکوں میں تباہی مچائی گئی ہے وہی ہمارے لئے نصیحت اور عبرت کے طور پر کافی ہے۔

۞ وہ لوگ جو دعوت کا ٹھیکہ لئے بیٹھے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ صرف وہی دعوت دین کا کام کررہے ہیں اور اپنا تزکیہ بھی کرتے ہیں اور دوسروں کو جاہل بناتے ہیں یہاں تک کہ معتبر علماء تک کے بارے میں کہہ جاتے ہیں کہ انہیں نہ تو فقہ الواقع کا پتہ ہے نہ ہی سیاست کا علم ہے، بلکہ ان لوگوں نے ہر اس شخص پر گمراہی کا الزام لگایا جو ان کی گمراہی میں ان کا ساتھ نہیں دیتا، یہ سلفیوں کے خلاف لوگوں کے اندر یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ یہ جامی فکر کے حامل ہیں اور حکومت کے جاسوس ہیں تاکہ عوام کے اندر انکی شہرت ختم ہوجائے اور ان کا مقام گرجائے اور لوگ ان سے دور ہوجائیں، جبکہ حقیقت میں یہی سلفی علماء ہی مسلمانوں کو نصیحت کرنے اور دین حنیف کے دفاع میں کھڑے ہیں، اہل بدعت، اہل باطل اور نفس پرستوں کے شبہات اور شہوات کا جواب دیتے ہیں جس میں ملک وملت دونوں کیلئے بھلائی ہے، اور حسب طاقت یہی تمام مسلمانوں سے شریعت میں مطلوب بھی ہے ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [المائدۃ: ۲] ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

۞ اور جہاں تک جامی افکار کا تعلق ہے تو اسکا کہیں وجود نہیں ہے، ہاں یہ لوگ جامیہ سے مراد ان لوگوں کو لیتے ہیں جو حکومت کے خلاف خروج و بغاوت کرنے میں انکا ساتھ نہیں دیتے ہیں اور نہ ہی وہ انکی طرح خوارج اور معتزلہ کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی اس فکر کے وجود کا قائل ہے تو

وہ اس پر ایک بھی دلیل پیش کر دے، مگر وہ کوئی دلیل نہیں پا سکتا۔

ان کی طرح ان سے پہلے بھی لوگ گزر چکے ہیں جو اہل سنت کو حشویہ اور مشبہہ کا لقب دے چکے ہیں تا کہ حدیثوں کا انکار کر سکیں اور لوگوں کو دین کے معاملات میں مشکوک بنا سکیں، یہی معاملہ ان لوگوں کا بھی ہے جنہوں نے اہل سنت کو وہابیہ کہا تھا تا کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت کا خاتمہ کر سکیں، یہ دراصل چاہتے ہیں کہ ان القاب کے ذریعے اہل سنت سلفیوں کو بدنام کر دیا جائے تا کہ نوجوان ان سے اور انکی قیادت سے متنفر ہو جائیں، اور یہی انکا اصلی ہدف ہے۔

حالانکہ ان کی دعوت تشدد، خارجیت اور سیاست پر مبنی ہے، یہ خوارج اور معتزلہ کے مذہب پر عمل پیرا ہیں، معاصی کی بنیاد پر لوگوں کی تکفیر کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کے ایک لیڈر نے کہا کہ گلوکار کافر مخلد فی النار ہے، اور انہوں نے یہی فتوی حرم کے اندر اختلاط پر دیا ہے، بلکہ ایک نے تو یہ مشورہ بھی دیا کہ دونوں جنس کیلئے الگ الگ جگہ خاص کر دیا جائے، حالانکہ صدر اسلام سے لیکر آج تک کسی عالم نے یہ مشورہ نہیں دیا ہے، پھر بھی بہت سے نوجوان اور جاہل قسم کے لوگ ان کی چالوں میں پھنس جاتے ہیں، اور پھر عوام وحکام کی تکفیر کر کے بم دھماکہ کرنے لگتے ہیں، کچھ تو خودکشی کر کے کیفر کردار تک پہونچ جاتے ہیں اور کچھ حکومت کے ڈر سے کافر ملکوں میں جا کر پناہ لے لیتے ہیں۔

ان بھٹکے ہوئے لوگوں میں کچھ کے اندر سدھار آنے پر اپنے ملک واپس آ کر توبہ کر لیتے ہیں اور وہ اہل باطل سے دور ہو کر اہل خیر کے ساتھ مل جاتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی گمراہی میں پڑے رہتے ہیں، مگر ایسے لوگ بہت کم ہیں، اللہ انہیں ہدایت دے۔

۞ یہ گمراہی اور فساد پھیلانے والے تشدد اور فتنوں کے ذریعے جب اپنے اہداف تک نہیں پہونچ سکے تو ملک وملت اور حکام اور علماء کی برائی کرنے لگے یہ برائی انکی زبانوں اور قلموں میں ملے گی، انکی زندگی کے روزمرہ تعاملات میں ملے گی انکی قیادت میں ملے گی، کہ کس طرح یہ لوگ دین کے کچھ امور سے

تنازل اختیار کر چکے ہیں، بدنیتی پر مبنی سیٹلائٹ چینلوں کی طرف بھاگنے میں مقابلہ کرتے ہیں، اختلاط انکے نزدیک ایک عام بات ہو چکی ہے، یہ اب تصویر کشی میں اس قدر ملوث ہو گئے کہ انہیں یاد ہی نہ رہا کہ کبھی اسے یہ حرام کہتے تھے، انہوں نے فتنوں کے تمام سرغنوں کی تعریف کرنا شروع کر دی خواہ وہ عرب کے ہوں یا عجم کے، ان کے قریب ہونے لگے اور بالخصوص ان کی خوب تعریفیں کیں جنہوں نے خصوصی طور پر بلاد حرمین سے دشمنی کی جوکہ سارے مسلمانوں کا قبلہ ہے، اللہ لوگوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے اور انہیں ان کے مذموم ارادوں میں ناکام بنائے۔

۞ انہیں میں سے کچھ لوگوں نے حکام کے خلاف علی الاعلان کھل کر بولنا شروع کیا؛ کبھی کھلے خطوط کی روشنی میں، تو کبھی اجتماعی دستخط کی روشنی میں تو کبھی سوشل میڈیا پر پیغامات لکھ کر تاکہ وہاں سے پوری دنیا انکے مقاصد سے آگاہ ہو جائے، اسی طرح بڑی تعداد میں اکٹھا ہو کر مظاہرہ کی شکل میں جس سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہم ذمیداروں کو نصیحت کرنا چاہتے ہیں، جبکہ وہاں پر حکام کے خلاف سخت کلامی پائی جاتی ہے، جوکہ کسی طرح مناسب نہیں ہے، اس طرح کی نصیحت کسی طور پر مفید نہیں ہو سکتی، بلکہ اس میں نفع سے زیادہ نقصان کا پہلو ہوتا ہے، اس سے رسوائیاں ہوتی ہیں نہ کہ نصیحت۔

حکام کو نصیحت کرنے میں سلف صالح نے یہ طریقہ کبھی بھی استعمال نہیں کیا اور ان سے پہلے یہ طریقہ کبھی نہیں پایا گیا، حتی کہ عوام کے اندر بھی یہ طریقہ نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اسے سخت ناپسند کریں گے، ہاں اسے دشمنان اسلام خوب پسند کریں گے بلکہ اسے وہ اپنی مصلحتوں میں استعمال کریں گے، اور یہ اب تو ان کے ردعمل کے ذریعے بالکل واضح ہو چکا ہے کہ وہ کس طرح ٹی وی چینلوں پر بیٹھ کر مسلمان ملکوں کے اندر صرف فتنوں کو ہوا دے رہے ہیں اور دین اسلام کی صحیح تصویر کو مسخ کر کے پیش کر رہے ہیں، جس طرح کہ یہ فتنہ بازوں کو مصلحین کے نام سے پروموٹ کر رہے ہیں چنانچہ جو فتنہ پرور ہیں انہیں وہ شیخ الاصلاح کہتے ہیں۔

۞ ایک رسالہ ہے جسے نجد کے متعدد علماء نے ترتیب دیا ہے، ان میں شیخ محمد بن عبد اللطیف آل

شیخ، عبداللہ بن عبدالعزیز العنقری، عمر بن محمد بن سلیم، محمد بن ابراہیم آل شیخ شامل ہیں، ان سب کا کہنا ہے:

''وہ حکام جو معاصی اور ایسے شرعی مخالفات کا ارتکاب کرتے ہوں جن سے کفر اور دین اسلام سے خروج لازم نہ آتا ہو تو ایسی صورت میں شرعی طریقے سے نرمی کے ساتھ انہیں نصیحت کرنا واجب ہے، اور اس مسئلہ میں سلف صالحین کا طریقہ اپنایا جائے گا، چنانچہ مجلسوں میں، لوگوں کی بھیڑ میں اور منبر ومحراب سے ان پر طعن وتشنیع نہیں کی جائے گی، اور اگر کوئی اسی کو انکار منکر سمجھ لے تو یہ بہت بڑی فحش غلطی اور واضح جہالت ہوگی، اسے نہیں معلوم کہ ایسا کرنے سے دینی پہلو سے کیا کیا فساد لازم آئے گا اور یہ وہی شخص جان سکتا ہے جسکے دل کو اللہ منور کردے اور جو سلف صالح اور ائمہ دین کے طریقے پر قائم ہو''۔ [الدرر السنیہ: ۷/ ۲۹۰]

۞ الحمدللہ اس ملک کے اندر لوگ اپنے دین اور ملک پر غیرت رکھتے ہیں، یہ اپنے ملک کے اندر فساد ومعاصی اور ظلم وجور کے پھیلنے پر راضی نہیں ہیں، کیونکہ اس سے اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اور نعمتوں کے چھن جانے اور عذاب کے نزول کا سبب بنتا ہے، ہم اللہ سے سلامتی اور عافیت کے طالب ہیں، اسکا علاج ضروری ہے، لیکن ہمیں یہ علاج شرعی طریقے سے کرنا ہوگا، اور سب کو ایک ساتھ ملکر کرنا ہوگا یعنی حکام اور رعایا سب کو ایک ساتھ تعاون کرنا ہوگا، تبھی شر وفتن کا خاتمہ ہوگا، خیر میں اضافہ ہوگا، دلوں کو چین وسکون آئے گا، اور آگ بھڑکانے والوں کا راستہ بند ہوگا، اللہ انکی سازشوں کو انہیں پر لوٹا دے۔

۞ اللہ کی قسم! ہمارا ملک دین وعقیدہ، امن وسلامتی، دولت وخزانے اور اسکے مقدسات ہر پیمانے پر دشمنوں کے نشانے پر ہے، ہر چہار جانب سے اسے ٹارگٹ کیا جارہا ہے، اسلئے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر اقدام کرنا ہوگا کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان شیاطین کے ساتھی بن بیٹھیں، میں دعوت اور اصلاح کے دعویداروں کو مخاطب کررہا ہوں کہ غیروں سے پہلے تم خود اس ملک کیلئے فتنوں کے دروازے کھولنے والا نہ بن جاؤ، وہ

ملک جسے اللہ نے بڑے شرف سے نوازا ہے، بہت پہلے اللہ نے یہ تم ہی جیسے لوگوں کے بارے میں فرمادیا ہے: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ﴾ [البقرۃ: ١١] ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد مت ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ سن لو! یقیناً وہی تو فساد ڈالنے والے ہیں اور لیکن وہ نہیں سمجھتے۔

۞ آپ غور کریں کہ اس وقت ہمارے پڑوسی ممالک کیا حالت بن چکی ہے، یہ وہ ممالک ہیں جہاں پر آپ گرمیوں کی چھٹیاں منانے جایا کرتے تھے، اور وہاں بڑے اطمینان اور سکون سے تفریح کرتے تھے، مگر آج انکا حال کیا ہو چکا ہے یہ سب جانتے ہیں، ملک اجڑ چکا ہے، لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت پر مجبور ہو گئے، جو کسی مجبوری میں نہیں جاسکے وہ وہاں پر فقر و محتاجگی کی زندگی گزار رہے ہیں حتی کہ وہ درختوں کے پتے کھا رہے ہیں، فاقہ کشی کرنے پر مجبور ہیں، وہ ہر دن یہی سوچتے ہیں کہ ان کا کل کیسا ہوگا۔

یہ ساری چیزیں مشاہدے کی ہیں، کسی اخبار یا ٹی وی چینل کی بات نہیں ہے، سوال یہ ہیکہ یہ سب تباہی کیسے آئی؟ صرف حکومت کے خلاف خروج اور بغاوت کرنے کی وجہ سے، جن لوگوں نے بغاوت کی قیادت کی تھی انہیں پہلے یہ نہیں معلوم تھا کہ اسکا انجام کیا ہوگا، وہ دراصل ملک وملت سے کھلواڑ کر رہے تھے، اور جو لوگ بغاوت اور خروج سے روکتے ہیں اسکا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ ظالم حکام کے ظلم کو تسلیم کرتے ہیں، بلکہ وہ اس لئے روکتے ہیں تاکہ قوم وملت کی سلامتی ہو، لوگوں کی زندگی، انکی عزتیں اور دین وملک سلامت رہے۔

۞ فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے کہا:

”اگر لوگ ظالم یا کافر حاکم کو ہٹانے پر قادر نہ ہوں تو ایسی صورت میں صبر کریں اور ان ظالموں کو مزید ظلم کرنے میں ان کا ساتھی نہ بنیں، اسلئے کہ اس سے مسلمانوں کا مزید نقصان ہوگا اور وہ مزید تباہی سے دو چار

ہوں گے"۔ [مراجعات فی الفقہ السیاسی والفکری علی ضوء الکتاب والسنہ]

۞ کیا ہمارے لئے یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم حالات حاضرہ پر نظر ڈال کر عقل و دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے مضبوط ملک کی حفاظت میں حکام کا ساتھ دیں قبل اس کے کہ دشمنان مملکہ اس کی بنیادوں کو ہلانا شروع کر دیں؟

یقیناً ہم پر یہی واجب ہے، اس تعلق سے ہم سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے ہیں، اور نہ ہی کسی کی چاپلوسی کرتے ہیں خواہ وہ کوئی بھی ہو، ہم اپنے دین اور ملک کو لیکر کچھ بھی برداشت نہیں کر سکتے، کیونکہ دین صرف اسی صورت قائم رہ سکتا ہے کہ جب کوئی ایسا ملک ہو جو اللہ کی شریعت کو نافذ کرتا ہو، اور ہم اس وقت نہیں جانتے کہ اس سرزمین پر ہمارے ملک سعودی کے علاوہ بھی کوئی ملک ہوگا جو شریعت اسلامیہ کو نافذ کرتا ہو، اور یہ اللہ کی ہم پر بہت بڑی نعمت ہے، ہم اللہ سے دعاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ثابت قدم رکھے، اور مزید ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے دین کو صحیح طریقے سے نافذ کر سکیں اور اس پر عمل کر سکیں اسی طرح سے جس سے وہ راضی ہوتا ہے۔

۞ ہم پر واجب ہے کہ ہم اپنے تمام تصرفات میں اللہ سے ڈریں اور حکام کے ساتھ ہم پورا تعاون کریں، اور اس تعلق سے ہم اہل باطل اور اہل بدعت کے پروپیگنڈوں سے دھوکہ نہ کھائیں، ہمارا ملک الحمدللہ بخیر ہے، شریعت کی تنفیذ ہوتی ہے، یہاں پر علم اور علماء کی قدر اور تعظیم ہے، یہاں پر احتساب کا شعبہ ہے، دعوت وتبلیغ کے مراکز قائم ہیں، مختلف تخصصات میں مدارس اور جامعات موجود ہیں، یہاں کی مسجدوں میں دروس اور لیکچرز ہو رہے ہیں، مسجدوں کی تعمیر کی جا رہی ہے، حق کا ساتھ دیا جاتا ہے اور مجرمین کو سبق سکھایا جاتا ہے۔

ہمارے ملک کے حساب پر دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی مراکز قائم ہیں، مصاحف کی تقسیم ہو رہی ہے، ہمارے ملک کے حساب (خرچ) پر داعی مبعوث کئے جاتے ہیں، دینی کتابیں یہاں سے

تقسیم کی جاتی ہیں، ہر جگہ یہاں کا خیر پایا جاتا ہے، ہم کمال کا دعوی نہیں کرتے مگر اس وقت دین اور خیر کے امور میں دوسروں کیلئے ہم ہی نمونہ ہیں، وللہ الحمد۔

۞ اس ملک کی تعریف کرتے ہوئے امام ابن باز رحمہ اللہ نے کہا:

''یہ سعودی حکومت ایک مبارک ملک ہے، اللہ نے اس کے ذریعے حق کی مدد کی ہے، دین کی مدد کی ہے، اس کے ذریعے اتحاد پیدا کیا ہے، یہاں پر موجود سارے فساد کو ختم کر دیا ہے، امن وامان قائم کیا، پھر یہاں پر وہ نعمتیں اللہ نے عطا کر دیں جن کا کوئی شمار نہیں، مگر ہاں یہ یاد رکھیں کہ یہ ملک کوئی معصوم نہیں ہے، اور ہر پہلو کامل بھی نہیں ہے، جس طرح ہر ایک کے اندر کچھ نہ کچھ کمی ہوتی ہے اس کے اندر بھی کمیاں پائی جاتی ہیں، ہمارے اوپر واجب ہے کہ ہم ان کمیوں کو ختم کرنے میں حکومت کا تعاون کریں، جو خلل ہے اسے پر کریں، اور یہ سب آپسی نصیحت اور خیر خواہی کے جذبے سے ممکن ہے، حکام کے پاس ناصحانہ خطوط لکھ کر، انکی زیارت کر کے نہ کہ برائیوں اور جھوٹی باتوں کو ان کے خلاف پھیلا کر، اور نہ ہی پروپیگنڈا کر کے''۔ [فتاویٰ العلماء في طاعة ولاة الأمر]

۞ امام ابن باز رحمہ اللہ نے مزید کہا:

''رعایا پر واجب ہے کہ وہ حق کے امور میں حکومت کا ساتھ دیں، اور اسکے خیر کے کاموں پر اسکا شکریہ ادا کریں اور اسکی تعریف کریں، اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ اگر انکی طرف سے کچھ خلل واقع ہو تو انکی اصلاح میں ان کا ساتھ دیں' عمدہ کلام کے ذریعے، بہتر مشورہ کے ساتھ، خیر خواہی اور نصیحت کے ذریعے، نہ کہ انکی تشہیر کر کے اور منبر ومحراب اور اخبارات میں انکے عیوب کو بیان کر کے''۔ [فتاویٰ العلماء في طاعة ولاة الأمر]

۞ ہمیں ان ممالک سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا چاہئے جہاں پر یہ فتنے برپا کئے گئے چنانچہ وہاں کے حکام کے خلاف بغاوت اور خروج کیا گیا اور وہاں پر ہر طرف تباہی اور بربادی پھیل گئی، وہی

ملک جہاں پر یہ تمنا کر رہے تھے کہ بغاوت کرنے سے آزادی اور خیر وبھلائی حاصل ہوگی آج وہی کف افسوس مل رہے ہیں کہ کاش ہم اپنی پہلی حالت ہی پر ہوتے گرچہ حکام کے یہاں برائیاں اور ظلم وزیادتی پائی جاتی تھی۔

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

''شاید ہی ایسا کبھی ہوا ہو کہ کسی جماعت نے حکام کے خلاف بغاوت کیا ہو اور اس سے جو فساد پھیلا وہ بڑے نہ رہے ہوں، اُس فساد کے مقابلے میں جو پہلے تھا''۔ [منہاج السنۃ: ۳/۳۹۱]

یعنی جب بھی خروج کیا گیا ہے تو اس خروج اور بغاوت سے فساد زیادہ پھیلا ہے بالمقابل اس فساد کے جو بغاوت سے پہلے تھا۔

۞ مصری میگزین التوحید کے ایڈیٹر شیخ جمال سعد حاتم مصر کے احوال (عرب فسادیہ کے نتائج) بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مصر اور مصریوں کو اس وقت جو بھی شفقت اور محبت کی نگاہوں سے دیکھے گا وہ یہاں کے سڑکوں پر بھوت چلتے دیکھے گا، لوگوں کی طبیعت بدل چکی ہے، امن وامان غائب ہے، حکومت کی طرف سے ردعمل بہت ہی کمزور اور تردد کا شکار ہے، یہاں پر مصری سلامتی کو ہر جانب سے خطرہ لاحق ہے، یہاں کے وزارت داخلہ کو تباہ کر دیا گیا ہے، قومی سلامتی کے رکھوالے معنوی اعتبار سے ٹوٹ چکے ہیں اور انہیں اصل ٹارگٹ کیا جا رہا ہے تاکہ ملک میں انارکی اور ہنگامہ پھیل جائے، اور رات کی تاریکی میں ایسے غنڈے اور موالی گھوم رہے ہیں جو ہر قابل حرمت چیز کو حلال کر رہے ہیں، وہ ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر رہے ہیں، ہر طرف تباہی کا ننگا ناچ ناچ رہے ہیں، دن دہاڑے ڈاکہ ڈال رہے ہیں، عوامی اور حکومتی پراپرٹی برباد کر رہے ہیں، بغیر دین واخلاق اور حیاء اور بغیر کسی غیرت انسانی کے معصوم عزتوں کو پامال کر رہے ہیں، یہ وہ ظالم درندے ہیں جو بدقسمتی سے ہمارے ہی ملک کے ہیں، یہ اپنے ہی ہاتھ سے اپنے ہی ملک کو تباہ

کررہے ہیں ان کا مقصد اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

سختی، قساوت قلبی اور رحمت سے خالی ہونا جیسی صفات کے حامل ہیں جو گلیوں، سڑکوں اور شہر کے قلب میں یہ غنڈے دندناتے پھر رہے ہیں، دن ہو یا رات پوری رزالت اور درندگی کے ساتھ ہر چیز کو حلال کررہے ہیں، یہ انسانی صفات سے مکمل طور پر خالی ہیں، یہ ساری درندگی ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب کہ حکومت ملک سے ختم ہو چکی ہے، امن کے رکھوالے اپنا منصب کھو چکے ہیں، غنڈے اور موالیوں کے ہاتھ میں ملک کا باگ ڈور آچکا ہے، وزارت داخلہ دن بدن تباہی کے دہانے پر جارہا ہے، وزارت داخلہ ہی سے ایک شخص نے بیان دیا ہے کہ ۲۵ / جنوری ۲۰۱۱ء کے منحوس دن سے لیکر آج تک جو کچھ ہو رہا ہے وہ دن بدن تباہی کی طرف ملک کو لے جانے والا منظر پیش کر رہا ہے۔

پہلے لوگ حاکم، سزا اور جیل سے ڈرتے تھے مگر جب یہ خوف توڑ دیا گیا تو اب انکی حقیقت کھل کر سامنے آچکی ہے، اب انہیں کسی سے کوئی ڈر نہیں رہا، اللہ سے ڈرنے والے بہت کم ہیں، اور کیا وہ اللہ سے ڈرتے ہیں جو معصوموں کا خون بہا رہے ہیں؟ جو لوگوں کے دلوں میں رعب و خوف پھیلا رہے ہیں؟ کیا وہ اللہ سے ڈرتے ہیں جو دن دہاڑے ڈاکہ ڈال رہے ہیں، ٹرافک روک کر بیٹھ جاتے ہیں، لوگوں کو روزی روٹی سے منع کرتے ہیں؟ کیا وہ اللہ سے ڈر سکتے ہیں جو کرسی کیلئے جان کی بازی لگا رہے ہیں؟ گرچہ یہ عوام کی لاشوں کے ہی حساب پر کیوں نہ ہو؟'' [مجلة التوحيد المصرية، شمارہ نمبر ۴۹۷]

۞ کچھ لوگ ایسے ہیں جو خوارج وقت کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم انہیں ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے اندر دیکھتے ہیں، وہ اچھا کام کررہے ہیں وہ حکام کو نصیحت کرتے ہیں، حالانکہ یہ تلبیس ابلیس کے قبیل سے ہے، یہ نصیحت نہیں ہے، سلف صالحین کا یہ طریقہ نہیں تھا کہ عوامی بھیڑ میں آکر حکام کو گالی دی جائے، سلف صالحین اپنی ساری عبادتوں اور خیر کے کاموں کو چھپ کر کیا کرتے تھے، اور یہ نصیحت بھی خیر کا کام ہے، اسے بھی وہ اس طرح کرتے تھے جسے وہ جانتے تھے اور ان کا رب جانتا تھا، اسی جانب شیخ

عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ نے رہنمائی کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اور جہاں تک معاملہ حکام کو نصیحت کرنے کا ہے خواہ وہ نصیحت حاکم اعلیٰ کو کرنا ہو یا کسی امیر کو یا کسی قاضی کو یا کسی بھی چھوٹے بڑے حکومتی اہلکار کو کرنا ہو ان کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے انہیں نصیحت کرنا واجب ہے، چنانچہ ان کے مقام و منصب کا خیال کیا جائے گا، معروف میں ان کی اطاعت کی جائے گی، ان کے خلاف خروج نہیں کیا جائے گا، رعایا کو ان کی اطاعت پر ابھارا جائے گا، اور ان کے احکام کو مانا جائے بایں طور کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کے اوامر کے مخالف نہ ہوں، اور جتنا ممکن ہو انہیں نصیحت کی جائے اور ان کے سامنے ان معاملات کو واضح کیا جائے جنکی انہیں ضرورت ہو، انکے لئے اصلاح اور توفیق کی دعاء کی جائے، کیونکہ ان کی اصلاح رعایا کے حق میں ہے۔

انہیں گالی گلوج دینے، ان پر طعن و تشنیع کرنے اور انکے عیوب و مثالب کی تشہیر کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے، کیونکہ اس سے شر و فساد اور بدترین نقصان کا خطرہ ہے، اسی لئے حکمرانوں کے ساتھ خیر خواہی کا تقاضہ یہ بھی ہے کہ ان چیزوں سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے، اور انہیں شرعی طریقے سے بتایا جائے، حکام کو خاموشی سے تنبیہ کی جائے، اسکے مقام و مرتبے کا خیال کر کے مناسب اسلوب اور نرم لہجے میں انہیں نصیحت کی جائے تاکہ مقصود حاصل ہو جائے، کیونکہ یہی اصل مقصود ہے، اور اس طرح نصیحت کرنے سے بہت سے خیر حاصل ہو سکتے ہیں، اور یہی سچائی اور اخلاص کی علامت ہے۔

اور جو بھی اس طرح حکام کو نصیحت کرے اسے وہ لوگوں کے سامنے نہ بتائے کہ میں نے انہیں نصیحت کی ہے اور ایسا اور ویسا کہا ہے، کیونکہ یہ ریاکاری اور اخلاص کے اندر کمزوری کی علامت ہے، اور اس سے دوسرے نقصانات رونما ہو سکتے ہیں''۔ [الریاض الناضرۃ والحدائق النیرۃ الزاھرۃ للشیخ السعدی: ۴۹]

۞ شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے ''**من سعی فی بعث الفتنة یؤخذ علی یده کفاً لشره**'' کے عنوان سے اپنے ایک خطاب میں کہا:

”یہ بلاد حرمین شریفین ہے جہاں ہر سال عمرہ اور حج کیلئے لوگ ہر چہار جانب سے کعبہ کی زیارت کیلئے آتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:﴿فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾[آل عمران:۹۷] ترجمہ: اس میں واضح نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا امن والا ہوگیا اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بہت بے پرواہے۔

یہ کعبہ تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں رہتے ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ﴾ [البقرة: ۱۴۴] ترجمہ: یقینا ہم تیرے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف پھرنا دیکھ رہے ہیں، تو یقینا ہم تجھے اس قبلے کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے تو پسند کرتا ہے، سو اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لے اور تم جہاں بھی ہو سو اپنے چہرے اس کی طرف پھیر لو اور بے شک وہ لوگ جنھیں کتاب دی گئی ہے یقینا جانتے ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے یہی حق ہے اور اللہ اس سے ہرگز غافل نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

اور تم جہاں بھی ہو سو اپنے چہرے اس کی طرف پھیر لو، یعنی مسجد حرام کی طرف، وہی جگہ مہبط وحی اور منبع رسالت ہے، بلکہ دنیا کا قلب ہے، یہ ایک مبارک حکومت ہے، آل سعود کی حکومت توحید اور دعوت کی حکومت ہے، یہاں پر شریعت مطہرہ کے مطابق حکومت کی جاتی ہے، یہاں پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا شعبہ قائم ہے، یہاں پر علوم شرعیہ، علوم عربیہ اور علوم عصریہ کے شعبے ہر مدارس اور جامعات میں قائم ہیں، یہ حکومت حرمین شریفین کی خدمت کر رہی ہے، اللہ کی توفیق سے حجاج و معتمرین اور ہر جگہ سے

آنے والے زائرین کے امن وسلامتی کیلئے ہر سہولت بہم پہونچارہی ہے، یہاں پر دعوت وتبلیغ کرنے والے شعبوں پر حکومت خرچ کرتی ہے، بلکہ عالم اسلامی کے اندر بھی دعوت کیلئے پیسہ خرچ کرتی ہے، پوری دنیامیں محتاجوں اور مسکینوں اور آفتوں کے شکار مسلمانوں کی مدد کرتی ہے، مسلمانوں کے مشکلات کے حل کرنے میں حصہ لیتی ہے۔

یہ حکومت شرعی بیعت پر قائم ہوئی ہے، یہ اتحاد کی حمایت کرتی ہے، مجرمین اور مفسدین پر شرعی حدود نافذ کرتی ہے جس سے دین، عزت، دولت اور امن وسلامتی کی حفاظت ہوتی ہے، کیونکہ جماعت (متحدہ حکومت) اور اتحاد کے بغیر امن وسلامتی ممکن نہیں، اور امامت کے بغیر جماعت ممکن نہیں، اور سمع وطاعت کے بغیر امامت ممکن نہیں، اور امامت اہل حل وعقد کی طرف سے بیعت کرنے سے ہوتی ہے نہ کہ مغربی طرز کے انتخابات کے ذریعے۔

اب جو اس جماعت کے خلاف خروج کرے گا اسے بھٹکا ہوا الگ مانا جائے گا، اور ایسا شخص ہلاکت کے قریب جا گرتا ہے جیسا کہ حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي، أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ".

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ میری امت کو، یا یہ فرمایا: "محمد کی امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا، اللہ کا ہاتھ (اس کی مدد ونصرت) جماعت کے ساتھ ہے، جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گرا"۔

ایسا شخص دین اسلام کو اپنی گردن سے اتار پھینکے گا اور وہ جاہلیت کی موت مرے گا جیسا کہ اس تعلق سے صحیح احادیث وارد ہیں، انہیں میں سے ایک روایت یہ صحیح مسلم کی بھی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ

الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ"۔

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہو گی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور اللہ کی رضامندی مقصود نہ ہو، پھر مارا جائے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہو گا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور بروں کو ان میں کے قتل کرے اور مؤمن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو، اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا۔“ (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے۔)

اور جو لوگوں میں فتنہ پھیلائے گا اسکا ہاتھ پکڑ لیا جائے گا تا کہ اسکے شر سے بچا جائے، اور حکام کا تعاون شرعی طریقے سے واجب ہے، کیونکہ جو بھی حکومتی محکموں میں کام کرتے ہیں ان کی گردنوں میں یہ سارے کام امانت ہیں، اللہ ان کاموں کے بارے میں ان سے پوچھ تاچھ کرے گا۔

اسی طرح حکام کا تعاون کرنا واجب ہے انہیں شرعی طریقے سے نصیحت کر کے، اور یہ نصیحت اکیلے میں ہو گی بایں طور کہ ناصح اور منصوح ہی اسے جانتے ہوں جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْصَحَ لِسُلْطَانٍ بِأَمْرٍ فَلَا يُبْدِ لَهُ عَلَانِيَةً وَلَكِنْ لِيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَيَخْلُوَ بِهِ فَإِنْ قَبِلَ مِنْهُ فَذَاكَ وَإِلَّا كَانَ قَدْ أَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ لَهُ“۔

ترجمہ: جو شخص کسی معاملے میں بادشاہ کی نصیحت کرنا چاہے تو سب کے سامنے نہ کرے بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے خلوت میں لے جائے اگر بادشاہ اس کی نصیحت کو قبول کرلے تو بہت اچھا ورنہ اس کی ذمہ داری پوری ہوگئی۔

علی الاعلان کھلی مجلس میں حکام پر تنقید درست نہیں ہے، جیسا کہ خوارج اور معتزلہ کا مذہب ہے۔

اور حکام کے ساتھ نصیحت اور خیر خواہی میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے لئے اصلاح اور توفیق کی دعاء کی جائے اور انکا تعاون کیا جائے جیسا کہ سلف صالح کا مذہب رہا ہے، اور ان کی اطاعت واجب ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ [النساء: ٥٩] ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں، پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔

ان کے پیچھے نماز واجب ہے، اور انکے ساتھ جہاد کیا جائے گا، اسلئے کہ یہی اہل سنت والجماعہ کے اصول واعتقاد میں سے ہے، ایک مسلمان حاکم کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ معاصی اور خطاؤں سے معصوم ہو، ہوسکتا ہے اسکے پاس غلطیاں ہوں مگر اسے شریعت سے سمجھایا جائے گا اور اسے نصیحت کی جائے گی، اسکی وجہ سے اسکے خلاف خروج نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی اسکی غلطیوں کی تشہیر کی جائے گی، اسکی دلیل یہ حدیث ہے:

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُبَادَةَ، قَالَ: "بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُولَ: أَوْ نَقُومَ بِالْحَقِّ

حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ".

ترجمہ: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے تنگی وخوشحالی، خوشی وغمی ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سمع وطاعت (سننے اور حکم بجالانے) پر بیعت کی اور اس بات پر کہ ہم اپنے حکمرانوں سے حکومت کے لیے جھگڑا نہیں کریں گے، اور اس بات پر کہ ہم جہاں کہیں بھی رہیں حق کہیں گے یا حق پر قائم رہیں گے اور (اس بابت) ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

پتہ چلا کہ ہم حق بات شرعی طریقے سے کہیں، تاکہ تمام احادیث میں تطبیق ہوجائے، یعنی ہم حق بات بھی کہہ دیں، اور تشہیر بھی نہ کی جائے اور خروج کی دعوت بھی نہ دی جائے کیونکہ یہ سلف صالح کے منہج کے خلاف ہے، سنت رسول کے خلاف ہے، اور ہمارا منہج وہ نہیں ہے جو خوارج اور معتزلہ کا ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فرمایا ہے:

"شاید ہی ایسا کبھی ہوا ہو کہ کسی جماعت نے حکام کے خلاف بغاوت کی ہو اور اس سے جو فساد پھیلا وہ بڑے نہ رہے ہوں اس فساد کے مقابلے میں جو پہلے تھا، یعنی جب بھی خروج کیا گیا ہے تو اس خروج اور بغاوت سے فساد زیادہ پھیلا ہے بالمقابل اس فساد کے جو بغاوت سے پہلے تھا"۔ [منہاج السنہ: ۳/۳۹۱]

اور یہ چیز ہم اس وقت ان ممالک میں دیکھ رہے ہیں جہاں پر حکام کے خلاف خروج اور بغاوت کیا گیا تو وہاں کا حال پہلے کے مقابلے کہیں زیادہ برا ہوگیا، اللہ کے رسول نے اسی لئے حکام کے ظلم وجور پر صبر کرنے کی تلقین کی ہے، تاکہ دو نقصان میں سے بڑے نقصان سے بچ سکیں۔

اور ہم بھی جو کچھ ان سے ہو رہا ہے اس پر راضی نہیں ہیں، بلکہ ہم نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اسے ترک کردیں۔

صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ وہ اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچیں گے اور نہ ہی شرعی بیعت والے حاکم کا مقابلہ کریں گے جس طرح خوارج اور معتزلہ کرتے ہیں جن کے طریقے

سے رسول اللہ نے ڈرایا ہے، اور تاریخ نے ان کی تمام کوششوں کو ناکام ثابت کیا ہے، اللہ تعالی نے موسی اور ہارون علیہما السلام سے کہا تھا جب اللہ تعالی نے ان دونوں کو فرعون کے پاس بھیجا تھا: ﴿قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَىٰ ۝ قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ۝ فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ﴾ [طه:۴۵-۴۷]

ترجمہ: دونوں نے کہا اے ہمارے رب! یقینا ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا، یا یہ کہ حد سے بڑھ جائے گا۔ فرمایا ڈرو نہیں، بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، میں سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ تو اس کے پاس جاؤ اور کہو بے شک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، پس تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے اور انھیں عذاب نہ دے، یقینا ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے ایک نشانی لے کر آئے ہیں اور سلام اس پر جو ہدایت کے پیچھے چلے۔

آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ اس کے پاس جاؤ، یہ نہیں کہا کہ اس کی برائی بیان کرو اور اسکے خلاف پروپیگنڈا کرو، حالانکہ وہ تو فرعون تھا جس نے ربوبیت کا دعوی کیا تھا، پھر ان مسلم حکام کے ساتھ ہمارا کیسا سلوک ہونا چاہیئے! اور آخر میں اللہ تعالی نے واضح کیا کہ یہ چیز نصیحت قبول کرنے میں زیادہ مفید ہے"۔

۞ شیخ نے فتنوں پر گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ فرمایا:

"اسی طرح سب سے بڑا فتنہ اختلاف اور گروہ بندی ہے، فرقوں، تنظیموں اور جماعتوں کا ظہور ہے، یہ سب بہت بڑا فتنہ ہے، اسکے بارے میں خود نبی اکرم نے پیشین گوئی کر دی ہے، جیسا کہ اس حدیث میں وارد ہوا ہے:

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنَ سَارِيَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا

فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ:أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ".

ترجمہ: سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں دل موہ لینے والی نصیحت کی جس سے آنکھیں اشک بار ہوگئیں، اور دل کانپ گئے، پھر ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو کسی رخصت کرنے والے کی سی نصیحت ہے، تو آپ ہمیں کیا وصیت فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں تمہیں اللہ سے ڈرنے، امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔

اس حدیث کے اندر سمع وطاعت کا حکم دیا گیا ہے، یعنی مسلمان حکام کی سمع وطاعت کا حکم، کیونکہ اس میں مسلمانوں کا اتحاد اور طاقت اور قوت مضمر ہے، جب اس امت کی قیادت متحد ہوتی ہے، تو دشمنان اسلام کے سامنے امت محمدیہ کی ہیبت کا پتہ چلتا ہے، اور اس سے مومنوں کو طاقت ملتی ہے"۔ (الفقہ فی الدین عصمۃ من الفتن، للفوزان، ص ۱۲)

اہل بدعت پر رد

۞ مفتی سے ایک سوال:

۞ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ اہل بدعت اور اہل ضلالت پر رد کرنا سلف کا طریقہ نہیں رہا ہے، اور یہ کہ ردود والی کتابوں کو پھیلانا مناسب نہیں ہے، انہیں صرف طلبہ کے درمیان رکھنا چاہئے دوسروں سے آگاہ نہیں کرنا چاہیئے؟

۞ جواب:

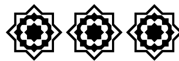
اہل بدعت پر رد کرنا جہاد فی سبیل اللہ میں شمار ہوتا ہے، اور شریعت محمدیہ کی حفاظت میں یہ بھی آتا ہے کہ اسے ان چیزوں سے محفوظ رکھا جائے جو اس میں ناحق ملا دیا جاتا ہے، چنانچہ اہل بدعت کے خلاف کتابیں لکھنا، انہیں چھپوانا اور پھیلانا برحق ہے، بلکہ حق کی دعوت ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد بھی ہے، اگر کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ اہل بدعت پر رد کرنا اور ایسی کتابوں کو چھاپنا بدعت ہے تو وہ غلطی پر ہے؛ اسلئے کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ [التوبہ: ۷۳] ترجمہ: اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرا وران پر سختی کرا وران کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹ کر جانے کی بری جگہ ہے۔

اور جہاد کبھی ہاتھ سے ہوتا ہے، کبھی زبان سے ہوتا ہے اور کبھی مال سے ہوتا ہے، اور زبان سے جہاد میں شریعت کا دفاع کرنا بھی شامل ہے، اور اسے ہر باطل سے پاک کرنا جو اس میں ملانے کی کوشش کی جاتی ہے، اسی طرح بدعتوں سے لوگوں کو آگاہ کرنا اور حق کی طرف دعوت دینا سب جہاد باللسان میں داخل ہے، اسی لئے امام احمد وغیرہ نے کتابوں کی تصنیف کی ہے جن کے اندر بدعتیوں سے آگاہ کیا ہے، چنانچہ امام احمد نے ''الرد علی الزنادقہ'' نامی رسالہ لکھی ہے جس کے اندر ان کے شبہات کو واضح

کیاہے، اور ہر شبہے کا جواب دیا ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے ”خلق افعال العباد“ نامی کتاب لکھی ہے، دوسرے ائمہ اسلام نے بھی اہل بدعت کے رد میں کتابیں لکھی ہیں جن کے اندر ان کے باطل پر رد کیاہے اور انکے خلاف دلیلوں اور حجتوں کو قائم کیاہے، جس طرح کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے روافض کے رد میں اپنی معروف کتاب ”منہاج السنہ النبویہ فی نقد کلام الشیعہ والقدریہ“ لکھی ہے جس کے اندر ان کے باطل اور گمراہیوں کو واضح کر دیا ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ

(مفتی عام برائے مملکت سعودی عرب)



جماعت الاخوان المسلمین

۞ یہ جماعت ۱۳۴۶ھ موافق ۱۹۲۸ء میں مصر کے اسماعیلیہ شہر کے اندر قائم ہوئی ہے، اسے جماعت کے پہلے مرشد حسن بنا نے قائم کیا ہے، اس جماعت نے اپنی سرگرمیوں کو مصر کے تمام حصوں میں پھیلا دیا پھر اس کے بعد دعوت دین اور مسلمانوں کے اصلاح احوال کے نام پر پڑوسی ممالک تک اسکی دعوت پھیلائی گئی، یہ ان کا دعوی ہے، مگر صحیح بات یہ ہیکہ ان کی کارستانیوں کے جو نتائج سامنے ہیں وہ ان کے دعوؤں کے بالکل برخلاف ہیں، اور یہ ہر اس شخص کو معلوم ہے جسے اللہ نے بصارت کے ساتھ ساتھ بصیرت سے بھی نوازا ہے، اور جو ہدایت اور گمراہی کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

۞ اس جماعت کے بانی حسن بنا نے مملکت سعودی عرب کی زیارت کی تھی جس کا مقصد اس ملک کے اندر بھی اخوانی جماعت کی شاخ اور آفس کھولنا تھا، اسکے لئے جب حسن بنا نے ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ سے درخواست کی تو آپ نے جواب دیا کہ ہم سب یہاں پر مسلمان ہیں۔ اس طرح اس عظیم قائد کی ذہانت اور حکمت کی وجہ سے یہ ملک ان کے مکر و فریب سے محفوظ ہو گیا۔

مملکت سعودی عرب کے اندر جماعت کی آفس کھولنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اس جماعت کے اندر زیادہ سے زیادہ شامل ہوں، اور شروع ہی سے اس جماعت کا مقصد یہی ہے کہ ان کی تعداد زیادہ سے زیادہ ہو خواہ ان کے عقائد اور مسالک کچھ بھی ہوں۔

۞ وہیں پر ہم نے دیکھا کہ دوسرے بہت سارے ممالک نے ان کے معاملے میں غفلت اور لاپرواہی سے کام لیا اور انہیں اپنے ملکوں میں تنظیمی کام کرنے کی اجازت دیدی، جس کا نتیجہ آج وہ بھگت رہے ہیں، ملک کی حساس جگہوں پر وہ قابض ہو چکے ہیں، جیسے مدارس، جامعات، مساجد اور اسپتال وغیرہ، بلکہ کچھ ملکوں کے اندر یہ (لبنانی حزب الشیطان کی طرح) ایک داخلی ملک کی حیثیت

اختیار کر چکے ہیں جو اس ملک کے امن وسلامتی اور مستقبل کیلئے ہمہ وقت خطرہ بنے ہوئے ہیں، اور یہ اس وقت بہت ہی واضح ہو چکا ہے۔

۞ اخوانی جماعت جب کسی ملک کے اندر اپنے بال و پر پھیلانا شروع کرتی ہے تو سب سے پہلے اس ملک کے اہم مراکز اور حساس جگہوں تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے، چنانچہ یہ سب سے پہلے دینی دعوتی، تعلیمی اور رفاہی اداروں ومراکز پر قبضہ کرتے ہیں تاکہ انہیں جگہوں سے یہ اپنی سازشوں کے جال پھیلاسکیں اور اپنے باطل افکار پورے ملک میں عوامی پیمانے پر لوگوں کے دلوں میں گھول سکیں۔

یہ ہر کسی کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ کس طرح مساجد کے منبروں تک پہونچنے کی کوشش میں ہوتے ہیں، جب بھی انہیں پتہ چلتا ہے کہ کوئی مسجد بننے والی ہے وہ اسکے پیچھے لگ جاتے ہیں، اگر وہ مسجد حکومت کی طرف سے بننے والی ہوتی ہے تو انکی پوری کوشش ہوتی ہے کہ بننے کے بعد وہ مسجد انکی تحویل میں دے دی جائے، اس کے لئے یہ ہر ممکن وسیلوں کا استعمال کرتے ہیں، اور اگر وہ مسجد کسی فاعل خیر اور محسن کی طرف سے بننے والی ہوتی ہے تو وہ اسکے پاس جا کر اپنے کسی خطیب کو ساتھ لیکر یہ بھروسہ دلاتے ہیں کہ یہ اس مسجد کیلئے بہت بہتر رہے گا، اس سے مسلمانوں کا بہت فائدہ ہوگا، اب وہ شخص ان کے دھوکے میں آجاتا ہے اور اسی کو مسجد کا خطیب بنا دیتا ہے۔

یہاں پر دونوں طرف سے بنیادی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں: حکومت کی طرف سے بھی اور فاعل خیر کی طرف سے بھی، کیونکہ مسجد کے اندر اصل خطیب ہوتا ہے، مصلیان اسی سے دین کے احکام اور منہج وعقیدہ سیکھتے ہیں، اسلئے خطیب کا منہج عقدی اعتبار سے درست اور صحیح سالم ہونا ضروری ہے، اس لئے دونوں کو چاہئے کہ وہ مسجد کے خطیب کی تقرری کرتے وقت عقیدہ ومنہج کا خیال کریں تا کہ منحرف افکار اور گمراہ مناہج سے اس ملک کو بچایا جاسکے۔

۞ اخوانی منہج سے متاثر ہونے والے ایک شخص نے کہا:

''ضروری ہے کہ ہم مساجد کے منبروں پر قبضہ کریں، اور یہ اہم نہیں ہے کہ ہم اسی وقت وہ سب بتادیں جو ہم کرنا چاہتے ہیں، بلکہ اہم یہ ہے کہ جو کرنا چاہتے ہیں اسے ہم لوگوں سے اوجھل کرنے کی کوشش کریں''۔

یہ دراصل ان لوگوں کو مراد لے رہا ہے جو حکام کے خلاف خروج کے قائل نہیں ہیں مگر اس کے شروط کے ساتھ، اسی طرح وہ معاصی کی بنیاد پر خوارج اور معتزلہ کی طرح لوگوں کی تکفیر نہیں کرتے، ملک کے اندر فتنوں اور ہنگاموں کو ہوا نہیں دیتے، بلکہ یہ ان کے نتائج بد سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں، اور یہی لوگ سچی دعوت، سچے منہج اور صحیح ولاء والے ہیں، انہوں نے ہی لوگوں کے سامنے ان بدخواہ فرقوں اور گمراہ جماعتوں کو ایکسپوز کیا ہے۔

۞ جماعت کے کچھ لوگ مصر سے نکلے، بہانہ یہ تھا کہ وہاں پر جمال عبدالناصر ان پر ظلم کررہا ہے، یہاں پر آئے، مملکت سعودی عرب نے انہیں رکھ لیا، ان کے ساتھ رحم دلی دکھائی، ان کی عزت کی، لیکن ان لوگوں نے اس نعمت کی ناشکری کی اور مملکہ کے اس احسان کا بدلہ اس ملک کو نقصان پہونچا کر چکایا، اس ملک کے حکام کے خلاف سازشیں کیں، حکومت کو گرانے کی کوشش کی، حکمرانوں کی پشت میں خنجر گھونپنے کی کوشش کی، اسی ملک کے نوجوانوں کو ملک کے خلاف بھڑکایا، اسکے لئے انہوں نے مختلف وسائل کو اپنایا، جیسے: کتابیں، کیسٹیں، سی ڈیز، خفیہ پروگرام اور تفریحی محفلیں۔

اس طرح انہوں نے نوجوانوں کو ملک کے حکمرانوں اور علماء کے خلاف بھڑکایا اور ان کے دلوں میں نفرت بھردی، جس سے وہ ملک ہی سے متنفر ہوگئے، انہیں یہ دھوکہ دیا کہ ملک وملت کیلئے آپ ہی مخلص ہو باقی دوسرے لوگ حکام کے چاپلوس ہیں گرچہ وہ کبار علماء ہی کیوں نہ ہوں۔

۞ وہ نوجوان جنہوں نے اخوانی اساتذہ کے ہاتھوں زہریلی تربیت پائی تھی وہ اس وقت

بوڑھے ہو چکے ہیں، وہ اب نئی نسل کو تباہ کرنے میں ماہر اساتذہ بنے ہوئے ہیں جو ملک وملت کی تباہی میں بھرپور کردار نبھارہے ہیں، یہ صرف ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں، یہ صرف ملک اوراسکے حکمرانوں کے عیوب کو تلاش کرتے ہیں اور باقی اچھے کارناموں سے تجاہل برتتے ہیں بلکہ وہ عظیم کارنامے جن سے ملک وملت کی خدمت ہوتی ہے انہیں یہ دیکھ کر کڑھتے ہیں اور غیض وغضب میں مبتلا ہوتے ہیں، بطور خاص جب یہ دیکھتے ہیں کہ حرمین شریفین کی توسیع اور حجاج کرام کیلئے نئی نئی سہولیات پر جو حکومتی پیمانے پر کام ہورہے ہیں تو انہیں بہت ہی برالگتا ہے، حالانکہ ایسے کاموں کو دیکھ کر براصرف انہیں کو لگے گا جن کے دلوں میں بیماری اور کجی ہوتی ہے۔

۞ ایک شخص کو اللہ نے ہدایت دی ،اس نے حق و باطل کو پہچانااوراس نے خارجی جماعت سے توبہ کیا،اسکے بعد اس نے اپنے گھرانے اور ملک کے خلاف جن غلطیوں کاارتکاب کیا تھاان کااعتراف کیا پھر کہا: آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں کہ ایک وقت مجھ پر ایسا بھی گزراہے کہ جب حکومت کوئی اچھا کام کرتی، ملک کے لئے بڑے بڑے تعمیری پروجیکٹ لاتی، توہم اس حکومت کو گالی دیتے۔

یہ خوارج حکومت کی برائی کرکے ،حکمرانوں کو گالی دیکر عوام کے دلوں میں نفرت بھرتے ہیں اوران کے سینوں کو بھڑکاتے ہیں، اس طرح یہ کلام کے ذریعے خروج کرکے فتنوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں، آخراسکے علاوہ یہ اور کیا چاہتے ہیں؟ آخرانہیں یہاں کاامن وامان اور خیر وبھلائی اچھی کیوں نہیں لگتی؟ یہ جس نعمت میں پل رہے ہیں دنیااس سے محروم ہے۔

۞ پڑوسی ممالک کے اندر گزشتہ سالوں میں جو تباہی آئی ہے،خروج ،بغاوت ،انارکی ،فتنہ وفساد اورہرطرح کی بربادی سے دوچار ہوئے ہیں یہ سب اچانک نہیں ہوگیاہے، یہ دراصل دشمنان اسلام کی طرف سے مکمل پری پلاننگ کےساتھ ہوا ہے!!

ان دشمنان اسلام نے دودہائی پہلے ہی اس جانب اشارہ کردیا تھا کہ اس علاقے کو یہ نیامشرق وسطی

بنانا چاہتے ہیں، اسی کا یہ تجربہ کر رہے تھے، اور اسکے لئے انہوں نے امت ہی کے غداروں کا استعمال کیا، امت تو تباہی کے دہانے پر پہونچ گئی مگر یہ دشمنان اسلام اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ [الصف: ۸] ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کے ساتھ بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، اگر چہ کافر لوگ ناپسند کریں۔

❁ یہ دشمنان اسلام ایسی امت چاہتے ہیں جو اپنے عقیدے سے نکلی ہوئی ہو، اپنے دین واخلاق سے عاری ہو، جو انکے مزعومہ کلچر کے ساتھ کندھا سے کندھا ملا کر چلے، مسلمانو! کیا اب بھی ہم اس خطرے کو نہیں سمجھ رہے ہیں؟ کاش ہمارے وہ بھائی جو صرف اختلافات اور دشمنیاں ہی پھیلانے کیلئے اپنے آپ کو وقف کئے ہوئے ہیں وہ بھی اس پر غور کرتے اور حقد وحسد اور خواہشات نفس سے دور رہو کر ملک وملت کو مقدم کرتے تاکہ دشمنان اسلام کو ہم پر کامیابی نہ مل سکے۔

یہ جو خود کو تبدیلی کے داعی کے نام سے بلواتے ہیں جن کا دعوی ہے کہ وہ شریعت اور اصلاح لانے والے ہیں، یہ جھوٹے اور ان کا دعوی کھوکھلا ہے، آخر یہاں یہ کونسی شریعت لائیں گے جہاں پہلے سے دین اسلام نافذ ہے؟ یہ کون سی اصلاح لائیں گے؟ ٹیونس کا تجربہ ہمارے سامنے ہے، انہوں نے حکومت کے خلاف خروج کیا، وہاں بغاوت کر کے بیس سال سے چلی آ رہی حکومت کو ختم کر دیا، اس وقت تین سال سے زیادہ ہو گئے مگر وہ اس بات پر متفق نہیں ہو سکے کہ حکومت کون چلائے گا اور دعوت واصلاح کا کام کون کرے گا؟ کیوں کہ یہ حکومت چھوڑنا نہیں چاہتے، بہر حال اختلاف اب تک موجود ہے، اس وقت وہاں پر موجود ہر جماعت اور ہر شخص صرف کرسی کا طالب ہے، اور یہی ان کے شعارات اور نعروں کے جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے یہ صرف ایک ملک کی مثال ہے، اور یہی حال ہر اس ملک کی ہے، جہاں پر عرب فسادیہ کا اثر رہا ہے۔

۞ اخوانی جماعت سے جڑے لوگ جو دھوکہ کھا کر اس میں جا پڑے انہیں نصیحت کرنے میں اس جماعت کے بانی حسن بنا اور ساتھ ہی سید قطب کے عقیدے اور منہج کو بتانا ضروری ہے، وہ سید قطب جو اس جماعت کے میگزین کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں، ان دونوں کے منہج اور عقیدے کو اس لئے بتائیں گے کیونکہ یہی دونوں زیادہ مشہور ہیں، ان دونوں کی کتابیں بھی زیادہ مشہور ہیں اور ان دونوں کے پیروکار بھی دنیا میں زیادہ ہیں، اور اسلئے بھی کہ انہیں امام، شہید، مجدد اور نہ جانے کیا کیا القاب دیئے جاتے ہیں۔

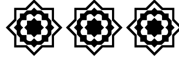
ہمارا مقصد حق کو واضح کرنا ہے، دفاع دین ہے اور لوگوں کو صحیح رہنمائی کرنا ہے، کیونکہ اہل بدعت اور نفس پرستوں کی غلطیوں کو بتانا بہت اہم ہے اسلئے کہ اس سے انکے پیروکاروں میں کمی ہوتی ہے، اور اگر انکی بدعتوں کو واضح نہ کیا جائے تو انکی تعداد بڑھتی رہتی ہے اور انکے گناہ بھی بڑھتے رہتے ہیں، کیونکہ جو گمراہی کی طرف بلاتا ہے اسے اسکا گناہ ملتا ہے اور اسکا گناہ بھی اسے ملتا ہے جو اس گمراہی پر عمل کرتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہتا ہے۔

ان کی حقیقت واضح کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوگا اسلئے کہ اس سے مقصد مسلمانوں کو نصیحت کرنا ہے، ان کی غلطیوں کو بیان کر کے لوگوں کو ان سے بچانا مقصود ہے، کاش کہ یہ دونوں حق کی طرف رجوع کر لئے ہوں اور ان کا خاتمہ بالخیر ہوا ہو۔

۞ اخوانی جماعت کی خفیہ تنظیم کے آخری رہنما علی عشماوی کی کتاب "التقریر السری لجماعة الاخوان المسلمین" کی روشنی میں اخوانی جماعت پر کچھ باتیں رکھوں گا، یہ علی عشماوی وہ شخص ہیں جو بچپن ہی میں اس جماعت سے جڑے تھے، اور اس جماعت میں رہ کر اعلی عہدوں تک پہونچے، انکے اسرار و رموز سے اچھی طرح واقف ہیں، حتی کہ وہ خفیہ تنظیم کے صدر بھی بن گئے۔

بہر حال آخر میں انکا جیل ہوا، اس فتنے میں بہت سے لوگوں کو جیل میں ڈالا گیا، جن میں مرد و خواتین سب تھے، اور یہ سب اسی تنظیم سے جڑے ہوئے تھے، جہاں ایک لمبی مدت تک رہے، ان

کے ساتھ وہاں اس جماعت سے جڑے. بہت سے لوگ قید تھے،اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر علمائے کرام کے اقوال بھی پیش کروں گا جنہوں نے اس جماعت اور اسکے منہج کے بارے میں کہا ہے۔ واللہ الهادی إلى سواء السبيل۔



۞ حسن بنا تصوف میں غرق تھے:

۞ حسن بنا کہتے ہیں: میرا دل شیخ (مرشد) سے لٹکا رہتا تھا، یہاں تک کہ میں نے دمنہور میں مدرسۃ المعلمین کے اندر داخلہ لے لیا، وہیں پر شیخ کا مدفن اور مزار بھی ہے، وہیں پر آپ کے نام کی مسجد بھی بن رہی تھی، جس کی بنیادیں اٹھ چکی تھیں مگر پائے تکمیل کو نہیں پہونچی تھیں لیکن بعد میں جب اسکی تعمیر مکمل ہوگئی تو میں برابر وہاں زیارت کیلئے جاتا رہا، بلکہ تقریباً روزآنہ کا میرا معمول بن گیا تھا، اور اسکے لئے میں نے دمنہور میں حصافی سلسلے کے دوستوں کی صحبت اختیار کرلی، اور مسجد توبہ کے اندر ہر رات الحضرہ (صوفی اجتماع) میں شریک ہوتا تھا۔ [مذکرات الدعوہ والداعیہ ص ۱۹]

۞ حسن بنا مزید آگے کہتے ہیں: ''دمنہور کے اندر پرانے ایام میرے لئے تصوف اور عبادت میں غرق ہونے کے ایام ہیں''۔ [مذکرات الدعوہ والداعیہ ص ۱۹]

۞ حسن بنا مزید آگے کہتے ہیں: ''وكنا في كثير من أيام الجُمع التي يتصادفُ أن نقضيها في دمنهور، نقترح رحلةً لزيارة أحد الأولياء القريبيين من دمنهور''۔ ترجمہ: دمنہور میں اکثر ہم جمعرات کے دن ٹھہرتے اور پھر وہیں سے قریب میں واقع اولیاء کی کسی قبر کی زیارت کیلئے سفر کرتے۔ کبھی کبھی شیخ دسوقی کے مزار کی زیارت کیلئے جاتے، چنانچہ اسکے لئے ہم پیدل ہی فجر کے بعد ہی نکل جایا کرتے تھے، اور صبح آٹھ بجے وہاں پہونچ جاتے، اس طرح ہم تین گھنٹوں میں یہ سفر پیدل طے کرلیتے تھے، جبکہ یہ تقریباً بیس کلو میٹر پڑتا ہے، وہاں ہم زیارت کرتے، جمعہ کی نماز پڑھتے، دوپہر کے کھانے کے بعد آرام کرتے، پھر عصر کی نماز پڑھتے اور پھر دمنہور واپس آجاتے، وہاں ہم مغرب کے بعد پہونچتے، اور کبھی کبھار ہم عزبۃ النوام کی زیارت کیلئے جاتے جہاں پر شیخ سید سنجر کا مقبرہ موجود

ہے جوکہ سلسلہ حصافیہ کے خواص میں آتے ہیں"۔ دیکھیں کتاب: [مذکرات الدعوة والداعية، ص ۳۳]

۞ حسن بنا مزید آگے کہتے ہیں: "یہاں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں اسلامی دعوت کی تاریخ کے حوالے سے تصوف اور اسکے سلسلے کے بارے میں اپنے کچھ تجربات بیان کردوں جس میں تصوف کی نشوونما، اسکے اثرات اور انجام نیز اسلامی سماج کیلئے اسکی افادیت پر گفتگو ہو"۔ دیکھیں کتاب: [مذکرات الدعوة والداعية، ص ۲۱]

۞ یہ حقیقت ہے کہ غالی صوفی زندقہ اور شرک کے درجے تک پہونچے ہوئے ہیں، والعیاذ باللہ، اسکے باوجود ہم کچھ گمراہ قسم کے لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ تلبیس ابلیس سے کام لیتے ہیں اور حسن جیسے غالی صوفی کو سلفیت کے لباس میں پیش کرتے ہیں اور اسکے لئے وہ [سلفية البنا]، [ابن تيميه وحسن البنا] اور [محمد بن عبدالوهاب] کے نام سے کتابیں لکھتے ہیں اور حسن بنا کو ان دو عظیم شخصیتوں کے مشابہ قرار دیکر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور انہیں وہم میں ڈالتے ہیں، کیا ایک تندرست اور مریض میں کوئی موازنہ ہوسکتا ہے؟ کیا ایسا شخص جو مزاروں اور قبوں کو گرا کر انہیں زمین کے برابر کردیتا ہو، توحید کی خاطر شرک سے لڑائی کرتا ہو، ایسے شخص کا مقابلہ کسی ایسے شخص سے کرسکتے ہیں جو ان مزاروں اور خانقاہوں کی زیارت کرتا ہو، وہاں تبرک کی خاطر جا کر مراقبہ کرتا ہو، ان خانقاہوں اور مزاروں سے نفع کی امید رکھتا ہو، والعیاذ باللہ؟!

۞ حسن بنا نے جشن میلاد کے بارے میں کہا:

"مجھے یاد آتا ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں پہلی تاریخ سے لیکر 12 / تاریخ تک ہر رات مسجد میں ذکر واوراد "الحضرة" کے بعد جشن میلاد کے موقع پر ہم ریلیوں کے ساتھ نکلتے تھے، اور اتفاق سے ایک رات ہمارے بھائی شیخ شلبی رجال کی باری تھی، چنانچہ ہم عادت کے مطابق عشاء کے بعد نکلے، ہم نے گھر کو روشن، صاف ستھرا اور بالکل تیار پایا، وہاں مشروبات، قہوہ اور عادت کے مطابق ساری چیزیں موجود تھیں، پھر وہاں سے فارغ ہوکر ہم ریلی کیلئے نکل گئے اور اس ریلی میں ہم جھوم جھوم کر نعتیہ اور مدحیہ

اشعار و قصائد گنگنانے لگے"۔ [مذکرات الدعوۃ والداعیۃ ص ۲۱]

۞ جابر رزق نے اپنی کتاب: "حسن البنا بأقلام تلامذته و معاصريه" ص 71-72 کے اندر عبد الرحمن بنا کے واسطے ان محفلوں کو دقت اور باریکی کے ساتھ بیان کیا ہے جن میں حسن بنا حاضر ہوا کرتے تھے، چنانچہ عبد الرحمن بنا کہتے ہیں: حسن بنا جشن میلاد میں شریک ہو کر نعتیہ اور مدحیہ اشعار پڑھتے تھے، اور یہ جشن اسی وقت سے منانا شروع کر دیتے تھے جب سے ربیع الاول کا چاند دیکھتے تھے، چنانچہ ہم شام کے وقت جشن کے اندر ہر رات نکلا کرتے تھے، یہاں تک کہ 12 / ربیع الاول کی رات آجاتی تھی، ان ریلیوں میں ہم نعتیہ قصائد پڑھا کرتے تھے، انہیں میں سے یہ شعر بھی ہوا کرتا تھا:

صلى الإله على النور الذي ظهرا للعالمين ففاق الشمس و القمرا

ترجمہ: اس نور پر اللہ کی رحمت ہو جو سارے دنیا کے لئے ظاہر ہوگئی اور اسکے سامنے شمس وقمر بھی مدھم پڑ گئے۔

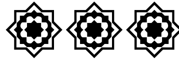
۞ اس گھر میں لوگ تو اس شعر کو گنگناتے تھے مگر میں اپنے بھائی کے ساتھ درج ذیل اشعار پڑھا کرتا تھا:

هذا الحبيب مع الأحباب قد حضرا و سامح الكل فيما قد مضى و جرى

ترجمہ: یہ ہمارے حبیب مصطفی ہیں جو احباب کے ساتھ حاضر ہیں، اور سارے لوگوں سے سرزد سارے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔

۞ حالانکہ یہ سب بدعات وخرافات ہیں جن کا ارتکاب جشن میلاد کے موقع پر کیا جاتا تھا، اور نبی اکرم کی تعریف اس طرح کی جاتی تھی، اور یہاں پر حبیب سے مراد رسول اللہ کو لیا ہے کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ ان کے جشن میں حاضری دیتے تھے، یہ بہت ہی سنگین بدعت ہے، آگے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا، جبکہ یہ اللہ کے ساتھ شرک ہے، والعیاذ باللہ، کیونکہ گناہوں کو

سوائے اللہ کے کوئی معاف نہیں کرسکتا، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾ [الأحقاف:۹] ترجمہ: آپ کہہ دیجئے! کہ میں کوئی بالکل انوکھا پیغمبر تو نہیں نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف علی الاعلان آگاہ کردینے والا ہوں۔



بانی جماعت حسن بنا اور یہود مخالفت کی حقیقت:

۞اخوان المسلمین کے ایک اہم قائد محمود عبدالحلیم نے اپنی کتاب "الاخوان المسلمون أحداث صنعت التاريخ: ۱/۴۰۹" کے اندر کہا:

عنوان "في قضية فلسطين" کے تحت اس کمیٹی میں جسے بریطانیہ نے مشترکہ طور پر تشکیل دیا تھا، اور جس نے فلسطین کے مسئلے کو لیکر عالم عرب کا دورہ کیا تھا، اور حسن بنا نے اخوانی جماعت کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے اس کمیٹی کیلئے مصر میں کانفرنس کرایا تھا، اور اس کمیٹی کے اندر خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

"میں چاہتا ہوں کہ دینی ناحیے سے بھی کچھ باتیں عرض کردوں، کیونکہ مغرب میں اس پر زیادہ غور نہیں کیا جاتا ہے، اس لئے میں بڑے اختصار سے کہنا چاہوں گا کہ یہودیوں سے ہمارا اختلاف دینی ناحیے سے نہیں ہے، کیونکہ قرآن کریم نے ان کے ساتھ مل کر رہنے اور ان سے دوستی کرنے پر ابھارا ہے، اور دین اسلام قومی اور ملی شریعت سے پہلے ایک انسانی شریعت ہے، قرآن نے یہودیوں کی تعریف کی ہے اور ہمارے اور ان کے درمیان اتفاق پیدا کرنے کی بھی کوشش کی ہے، ارشاد باری تعالی ہے:﴿وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ [العنكبوت:۴۶] اہل کتاب کے ساتھ احسن طریقے سے گفتگو کرو۔

اور قرآن نے یہودیوں کا مسئلہ جہاں بھی چھیڑا ہے وہ اقتصادی اور قانونی ناحیے سے رہا ہے، مثلا ارشاد باری ہے:﴿فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ...﴾ [النساء:۱۶۰] یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر وہ پاکیزہ چیزیں حرام کردیں جو انکے لئے حلال تھیں۔

۞ دیگر ادیان ومذاہب کے بارے میں حسن بنا کا نظریہ:

حسن بنانے جماعت کے بیسویں برسی کے موقع پر بتاریخ ۵/ ۹ / ۱۹۴۸ء مصری شہر اسماعیلیہ کے اندر کہا تھا: ''اخوانی تحریک کسی عقیدے یا کسی دین یا کسی گروہ اور جماعت کے خلاف نہیں ہے، بلکہ اس جماعت کے ذمیداروں کو یہ احساس ہے کہ تمام رسالتوں کے بنیادی قواعد اس وقت الحادی نظریات کی زد میں ہیں، اس لئے اس وقت تمام ادیان کے ذمیداروں کو ایک ساتھ مل کر سوچنا چاہئے اور انسانیت کو اس خطرے سے باہر نکالنے کیلئے ایک ساتھ مل کر کوشش کرنی چاہئے۔ اخوان المسلمین کو عرب ممالک یا اسلامی ممالک میں رہنے والے کسی اجنبی شخص سے کوئی نفرت نہیں ہے، اور نہ ہی یہ انکے تئیں اپنے دلوں میں کوئی کدورت رکھتے ہیں حتی کہ ہم اپنے یہاں کے یہودی باشندوں سے بھی کوئی دشمنی نہیں رکھتے، ہمارے اور انکے درمیان اچھے تعلقات ہیں''۔ [قافلۃ الاخوان للسیسی :۱/ ۲۱۱]

۞ اخوان المسلمین اور طاقت کا استعمال:

حسن بنا کہتے ہیں:

''اخوان المسلمین کی یہ وہ نگاہیں ہیں جو وہ طاقت کے استعمال سے پہلے کسی بھی چیز پر ڈالتے ہیں، اور انقلاب و بغاوت طاقت کے سخت ترین مظاہر میں سے ہے، اس تعلق سے اخوان المسلمین کی نگاہیں بہت ہی دقیق اور عمیق ہیں۔ پھر اس کے بعد کہا: ان نگاہوں اور اندازوں کے بعد میں سوال کرنے والوں سے کہوں گا: اخوان المسلمین عملی پیمانے پر طاقت کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جب اس کے سوا کسی اور چیز کا آپشن ان کے لئے نہیں رہتا، اور جب انہیں یہ یقین ہوجاتا ہے کہ انہوں نے ایمان اور وحدت کا مرحلہ اب پورا کرلیا ہے، اور پھر جب وہ اس طاقت کا استعمال کرتے ہیں تو وہ اس وقت واضح طور پر شریف النفس ہوتے ہیں، کیونکہ وہ پہلے آگاہ کرتے ہیں پھر رد عمل کا انتظار کرتے ہیں پھر اسکے بعد

عزت و کرامت کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں، اور اپنے موقف کے تمام نتائج کو بخوشی و رضا برداشت کرتے ہیں"۔ [مجموعۃ رسائل الامام الشھید حسن البنا، ص ۱۳۵]

اخوانی جماعت اور حکومت کا مطالبہ:

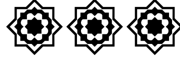
حسن بنا کہتے ہیں:

"کچھ دوسرے لوگ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کیا اخوان المسلمین کے دستور اور منہج میں یہ شامل ہے کہ وہ حکومت کی تشکیل دینا چاہتے ہیں اور وہ حکومت بنانے کا مطالبہ کرتے ہیں، اور اس کے لئے ان کے پاس کیا وسائل ہیں؟ میں اس طرح کے سوالات کرنے والوں کو حیرت میں ڈالنا نہیں چاہتا اور نہ ہی انہیں جواب دینے سے بخالت کروں گا، اخوان المسلمین اپنے فہم وفکر کے اعتبار سے اپنے تمام اقدامات، عزائم اور اعمال میں دین اسلام کے مطابق چلتے ہیں، چنانچہ اخوان المسلمین کا یہ ایمان ہے کہ حکومت بھی دین اسلام کا ایک رکن ہے، اور دین اسلام جس طرح توجیہ وارشاد کیلئے ہے اسی طرح تنفیذ کیلئے بھی ہے، بہت پہلے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ حاکم کے ذریعے جو سدھار پیدا کر دیتا ہے وہ قرآن کے ذریعے نہیں کرتا۔ اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکومت کو دین اسلام کے کڑوں میں سے ایک کڑا قرار دیا ہے"۔

حسن بنا مزید آگے کہتے ہیں:

"جو اسلام پسند مصلحین ہیں وہ اس بات پر قانع ہو سکتے ہیں کہ وعظ و نصیحت کا کام حکام کی طرف سے ہو سکتا ہے جب وہ اللہ کے اوامر کو نافذ کریں گے، مگر جہاں تک موجودہ صورت حال کا تعلق ہے جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں تو اسلامی شریعت کسی ایک وادی میں ہے اور عملی اور تنفیذی شریعت کسی دوسری وادی میں، اسلئے جو خود کو اسلام پسند مصلحین کہتے ہیں اگر وہ حکومت کا مطالبہ نہیں کرتے ہیں تو یہ جرم ہوگا، اور اس کا کفارہ یہی ہے کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں اور اخلاص کے ساتھ اس شریعت کی تنفیذ کا مطالبہ کریں ان لوگوں

کے ہاتھوں جو دین اسلام کے احکام پر ایمان لاتے ہیں‘‘۔ [مجموعۃ رسائل الامام الشہید حسن البنا، ص ۱۱۶]



سید قطب اور اخوانی جماعت

۞ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ نے سید قطب کی کتاب [فی ظلال القرآن] کے بارے میں کہا:
''میں نے پوری کتاب کا مطالعہ نہیں کیا ہے، میں نے اس تفسیر سے سورہ اخلاص کی تفسیر پڑھی ہے، جس کے اندر انہوں نے بہت بڑی بات کہی ہے جو اہل سنت والجماعہ کے خلاف ہے، اس سورہ کی تفسیر جو انہوں نے کی ہے اس سے وحدت الوجود کا پتہ چلتا ہے اسی طرح انہوں نے استواء کی تفسیر قبضے اور تسلط سے کی ہے''۔ [مجلہ الدعوہ، شمارہ نمبر ۱۵۹۱، بتاریخ ۹/۱/۱۴۱۸ھ]

۞ وحدت الوجود کے بارے میں معروف ہے کہ یہ حلول کے معنی میں ہوتا ہے یعنی اللہ تعالی ہر چیز میں حلول کئے ہوئے ہے، اللہ ان کے بکواس سے بری اور پاک ہے۔

۞ شیخ عبداللہ بن محمد دویش رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''المورد الزلال فی التنبیه علی أخطاء الظلال'' کے اندر ۱۸۱/مسائل ذکر کیا ہے جن کے اندر عقدی مسائل اور دیگر علم کے ابواب میں سید قطب کی غلطیوں کو واضح کیا ہے، جو اس حقیقت سے آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس کتاب کی طرف رجوع کرے، یہ کتاب اس وقت متوفر و دستیاب ہے۔

سید قطب پر مواخذات:

۞ انہوں نے اپنی کتاب ''التصویر الفني في القرآن، ص ۱۵۴'' کے اندر کہا:
''ہم موسی کی مثال لے لیں جو کہ ایک پرجوش متعصب مزاج لیڈر کی حیثیت رکھتے ہیں''۔
بس آگے نہیں لکھوں گا، اسی طرح انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی کہا ہے۔

۞ موسی علیہ السلام کلیم اللہ ہیں، آپ جس عظمت و جلال اور وقار کے مالک تھے نگاہیں دیکھ کر

خیرہ ہو جاتی تھیں، شریف النفس، سچے اور امانتدار ذمیدار، نیک اور فرماں بردار تھے۔ [تفسیر ابن کثیر]

۞ آپ کے فخر، عزت اور شرف کیلئے یہی کافی ہے کہ اللہ نے آپ کو رسالت کیلئے منتخب کیا تھا، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى﴾ [طہ: ۱۳] ترجمہ: اور میں نے تجھے چن لیا ہے، پس غور سے سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے۔

۞ سید قطب اپنی کتاب "في ظلال القرآن: ١/٥٩٠" کے اندر کہتے ہیں:

"اگر لوگ اپنے تمام امور زندگی میں صرف اللہ سے تعلیمات نہ لیں تو پھر انکے لئے کوئی دین نہیں ہے، اسی طرح نہ کوئی اسلام ہے اگر اپنے دنیاوی امور میں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، کسی دوسرے مرجع اور مصدر پر عمل کرتے ہیں، بلکہ وہ شرک یا کفر ہوگا، اور وہ جاہلیت ہوگی جسکے لئے اسلام آیا تھا کہ اسے لوگوں کی زندگی سے جڑ سے اکھاڑ دے"۔

۞ مزید سید قطب نے کہا:

"اس وقت دنیا میں کوئی مسلم حکومت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مسلم سماج ہے جہاں پر اللہ کی شریعت اور فقہ اسلامی کے مطابق تعامل کیا جاتا ہو"۔ [في ظلال القرآن: ۴/۲۱۲۲، ط۵، ۱۳۹۷ھ]

۞ گویا یہ تمام مسلم سماج، مسلم ممالک اور مسلم قوموں کی تکفیر کر رہے ہیں، پھر بھی جب آپ کسی اخوانی سے سید قطب کے بارے میں پوچھیں گے تو فوراً کہے گا کہ وہ تو ہدایت کے چراغ تھے۔

۞ امام بربہاری رحمہ اللہ نے کہا:

"جو کسی بدعتی کی تعظیم کرے تو سمجھ لو وہ اسلام کے منہدم کرنے میں مدد کر رہا ہے"۔ [شرح السنہ للبربہاری]

۞ مزید سید قطب اپنی کتاب "في ظلال القرآن: ١/١٤٥١" کے اندر کہتے ہیں:

"شاید میری گزشتہ باتوں سے یہ واضح ہو گیا کہ اسلام کے اندر جہاد کا واحد مقصد ان نظاموں کو منہدم

کر دینا ہے جو اسکے مبادیات کے خلاف ہوں، اور اسکی جگہ ایسی حکومت کا قائم کرنا ہے جو اسلام کی بنیادوں پر مبنی ہو، اور یہ اس وقت ہوگا جب ہم ایک عام اسلامی انقلاب برپا کریں گے، اسے ہم کسی خاص علاقے میں منحصر نہیں کریں گے، بلکہ اسلام کا جو مقصد اور نصب العین ہے وہ یہ ہیکہ تمام روئے زمین پر ایک عام انقلاب برپا کیا جائے، یہی اسکا عظیم مقصد ہے، اور اب مسلمانوں کیلئے یا اسلامی جماعتوں کیلئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے کہ وہ یہ کام اب اپنے اپنے ملکوں میں شروع کر دیں اور وہاں کے نظام حکومت کو بدل کر رکھ دیں"۔

۞ مزید سید قطب اپنی کتاب "في ظلال القرآن: ۲/۱۰۵۷" کے اندر کہتے ہیں:

"پوری انسانیت مرتد ہو چکی ہے ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو پوری دنیا میں مسجد کے مناروں سے لا الہ الا اللہ کو بلند کر رہے ہیں جس کا مطلب وہ خود ہی نہیں سمجھتے، اور یہی لوگ قیامت کے دن زیادہ عذاب دیئے جائیں گے، کیونکہ یہ سب اللہ کی عبادت سے بندوں کی عبادت کی طرف چلے گئے ہیں"۔

۞ مزید سید قطب اپنی کتاب "العدالۃ الاجتماعیۃ فی الاسلام: ص ۲۱۰، ط ۱۴۰۳ھ" کے اندر کہتے ہیں:

"مسلمانوں کی زندگی میں مختلف تصرفات کے پیچھے حقیقی محرکات کا ادراک کرنا ضروری ہے، نیز یہ بھی دیکھنا کہ ان محرکات کا حوادث زمانہ، انقلابات اور تطورات سے کیا تعلق ہے، اور ان سب کو اسلامی عقیدے اور اسکے انقلابی روح سے جوڑنا ضروری ہے"۔

[انقلابی روح یعنی بغاوت کی روح جو ان انقلابات اور خروج و بغاوت کی سرپرستی کرنے والوں کے اندر پائی جاتی ہے۔ مترجم]

یقیناً اہل بدعت اور نفس پرستوں کی کتابوں نے خواہ وہ کتابیں اخوان المسلمین کی ہوں یا دوسرے بدعتیوں کی ان کی گمراہیوں اور خروج و بغاوت پر ابھارنے والی ان کی تحریروں نے جوکہ مدارس اور

لائبریریوں کے اندر بھری پڑی ہیں، جنہیں طلبہ وطالبات پڑھتے ہیں بطور خاص [فی ظلال القرآن] کو جنہوں نے نوجوانوں کے فکری منہج اور سلوک کو کافی متاثر کیا ہے، بلکہ ان کے عقائد تک کو منحرف کر دیا ہے۔

چنانچہ انہیں منحرف افکار کی وجہ سے بہت سے نوجوان شیاطین الانس کے جالوں میں پھنس چکے ہیں اور ایسی درندگی کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں جنہیں وہ جہاد فی سبیل اللہ سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ دہشت گردی ہے جسے دشمنان اسلام نے انہیں سکھایا ہے، اور اس وقت دنیا کے بہت سے ممالک اس دہشت گردی کا شکار ہیں۔

جسے یہ یقین نہ ہو کہ ان کی گمراہ کن کتابوں نے نوجوانوں پر کیا اثر ڈالا ہے' تو میں وہ پیغام نقل کرتا ہوں جو مجھے ایک نوجوان کی طرف سے ملا ہے، جس پر اللہ کا احسان ہوا تو وہ ہدایت کی طرف واپس آ گیا اور ان فتنوں کی سرپرستی کرنے والوں کے شر سے محفوظ ہو گیا، وہ نوجوان سلام اور تحیہ اور اپنے ماضی پر حسرت وافسوس کرنے کے بعد کہتا ہے:

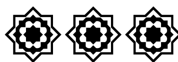
''اس وقت ہم لوگ جن شبہات سے گزر رہے ہیں، اللہ ہم سب کو ان سے دور رکھے، کسی سے یہ اوجھل نہیں ہے، میں ان شبہات میں بہت پہلے واقع ہو چکا تھا کیونکہ مجھے ان گمراہ جماعتوں جیسے اخوان المسلمین اور جماعۃ التکفیر وغیرہ کو بہت ہی خوبصورت بنا کر دکھایا گیا تھا، ان کے افکار باطلہ کو میں بہت اچھا سمجھتا تھا، کیونکہ مجھے اصل دین کی اتنی جانکاری نہیں تھی، ہم اس وقت بڑے بڑے علماء سے دور تھے، سلف صالح کی کتابوں سے ہمیں دور رکھا گیا، ہمیں اس وقت صرف افکار باطلہ پر مشتمل کتابچے اور لٹریچر دیئے جاتے تھے جیسے حسن بنا، سید قطب اور سعید حوی وغیرہ کی کتابیں، جنہیں ہم خوب پڑھتے تھے، حالانکہ ان کتابوں میں خوارج اور اشاعرہ کے افکار بھرے پڑے ہیں۔

اس وقت ہمیں بھڑکایا جاتا ہے، بطور خاص جب ظالم صدام نے کویت پر حملہ کیا، اور اس وقت جب

میں نے خبر سنی تو میں اپنی گاڑی میں تھا، میں بہت خوش ہوا، سجدہ شکرادا کرنا چاہتا تھا مگر کوئی جگہ نہ ملی، ہم اس وقت اسلئے خوش تھے کہ اب کویت کے بعد سعودی عرب میں داخل ہوگا، اسلئے ہم لوگ بہت خوش تھے، اور یہ خوشی انہیں گمراہ کن افکار کی وجہ سے تھی اور میں جن لوگوں کی تربیت میں تھا وہ لوگ ہمیں یہ افکار سکھاتے تھے۔

آج میں اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے صحیح منہج اور علم نافع کی توفیق دی اور اب میں مفید کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں، اور ان جماعتوں سے دوری بنا چکا ہوں، لیکن ڈر لگتا ہے کہ یہ لوگ میرے پیچھے پڑیں گے، اور مجھے حکومت کا جاسوس بتا کر مجھے مرتد قرار دیں گے، کیونکہ اب میں صحیح منہج کی کتابیں صرف پڑھتا ہی نہیں بلکہ انہیں نوجوان ساتھیوں میں تقسیم بھی کرتا ہوں، کیونکہ میں اس خارجی حزبیت سے مار کھا چکا ہوں، اور اس وقت جبکہ میں انہیں چھوڑ چکا ہوں اور ان سے دور ہو چکا ہوں ان کی دشمنی میں مزید اضافہ ہو چکا ہے"۔ [بتاریخ: ۹/ ۵/ ۱۴۱۵ھ]

۞ اہل بدعت اور مناہج منحرفہ نیز عقائد فاسدہ کے حاملین کی کتابیں ایسے نوجوانوں کی عقلوں کو متاثر کرتی ہیں جو ابھی حق و باطل کے درمیان زیادہ تمیز نہیں کر سکتے، اور یہ لوگ انتظار میں رہتے ہیں کہ کب اس ملک میں تباہی پھیلے اور یہ خوشی سے جھومیں، جب کہ یہ ملک دوسرے ممالک کی طرح نہیں ہے، یہاں امن و امان کی جو بحالی ہے وہ کسی ملک میں نہیں ہے، یہاں مھبط وحی اور مسلمانوں کا قبلہ ہے، تمام مسلمانوں کا دل اسی ملک کی طرف لگا رہتا ہے، یہیں سے نور اسلام پوری دنیا میں پھیلا ہے، اسلئے ہر مسلمان پر مناسب یہی ہے کہ وہ اس سرزمین کی طرف احترام کی نگاہ سے دیکھے اور اسے اپنا دوسرا وطن سمجھے، چنانچہ اسکی سلامتی اور حفاظت کیلئے دعائیں کرے اور جتنا ہو سکے اس میں تعاون کرے، اسی میں خیر و سلامتی ہے۔



اخوانی بیعت

۞ حسن بنا کہتے ہیں:

"اے میرے سچے ساتھیو! ہماری بیعت کے دس ارکان ہیں: فہم، اخلاص، عمل، جہاد، قربانی، اطاعت، ثبات قدمی، تجرد، اخوت اوراعتماد"۔ (مجموعۃ رسائل الامام الشھید حسن البناص ۳۵۶)۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ یہ لوگ حکومت کے اندر حکومت بنانا چاہتے ہیں اور جس کا نتیجہ آگے چل کر خروج وبغاوت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

بیعت کی کیفیت:

۞ اخوانی، پراسرار فدائی تنظیم کے سیکریٹری برائے امور اطلاعات محمود عساف اپنی کتاب "الامام الشھید حسن البنا، ص ۱۵۴" میں کہتے ہیں:

"۱۹۴۴ء میں ایک دن مجھے اور مرحوم د/ عبدالعزیز کامل کو نظام خاص کی بیعت کیلئے بلایا گیا، اسلئے ہم دونوں الصلیبہ محلے کے ایک گھر میں پہونچے جہاں ہمیں ایک تاریک کمرے میں پہونچایا گیا، اس کمرے میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جس کی صورت واضح نہیں تھی، مگر آواز معروف تھی اور وہ صالح عشماوی کی آواز لگ رہی تھی، ان کے سامنے ایک پست تپائی تھی، اس تپائی پر ایک مصحف اور ریوالور رکھا ہوا تھا، ہم سے کہا گیا کہ ہم اپنا دایاں ہاتھ مصحف پر اور بایاں ہاتھ ریوالور پر رکھیں، اور نظام خاص کی اطاعت پر بیعت کریں، اور اسلامی کازمیں ہاتھ بٹانے کا وعدہ کریں۔

یہ ہمارے لئے بڑا ہی عجیب اور خوفناک موقف تھا، بہرحال ہم دونوں وہاں سے نکل کر باہر روشنی میں آئے، اس حال میں کہ ہم دونوں غصے سے پھٹ رہے تھے، د/ عبدالعزیز کامل نے کہا: یہ تو ماسونیت اور بہائیت جیسی پراسرار تحریکوں والی بیعت لگتی ہے"۔

۞ اس وقت ان کی جماعت تقریباً تمام علاقوں تک پہونچ چکی ہے، بیعت میں انکا خاص طریقہ

ہوتا ہے، اخوانیوں کے مرشد عام - جوعلاقے کا نائب ہوتا ہے- اسی کے ہاتھ پر مخصوص انداز میں عہدو پیمان لیتے ہیں جس میں جماعت کی اطاعت پر سخت قسمیں کھائی جاتی ہیں اور جماعت کے امورخفیہ رکھنے اور انہیں افشاء نہ کرنے کا وعدہ لیا جاتا ہے، تا کہ انکی کارستانیاں لوگوں میں عام نہ ہونے پائے۔

اخوانی کیڈرس کی تیاری:

۞ جماعت کو ترک کرنے والے ایک شخص نے کہا:

”محلے کے چھوٹے بچوں کو جو ابھی رشد وشعور کی عمر تک کو نہیں پہونچے ہیں اور جن کی فکر وسوچ ابھی بیدار بھی نہیں ہوئی ہے یہ لوگ تحفیظ قرآن کے بہانے جماعت کے افکار انہیں کے دلوں میں ڈالنا شروع کر دیتے ہیں تا کہ اخوانی جماعت میں شامل ہونے کیلئے بچپن ہی میں راہ ہموار کر دی جائے۔اسی طرح یہ رمضان کے مہینے میں اعتکاف کیلئے شہر میں کچھ مساجد کو متعین کرتے ہیں جہاں ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ نو جوانوں کو وہاں اپنی طرف کھنیچا جائے گا اس لئے یہ آخری عشرہ میں طاق راتوں میں وعظ ونصیحت کے بہانے نو جوانوں کے دلوں میں جماعت کے افکار ڈالتے ہیں، اور اکثر یہ رات کا آخری حصہ استعمال کرتے ہیں جبکہ وہ دعاء واستغفار کا وقت ہوتا ہے“۔

۞ ھیئۃ الامر کے ایک شخص نے بہت پہلے کہا تھا:

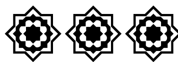
”دو نو جوان سے ھیئۃ الامر نے عہد نامہ لکھایا کیونکہ وہ دونوں نمازیں بہت ترک کر رہے تھے، اور یہ رجب کا مہینہ تھا، اگلے ماہ شعبان میں وہ جماعۃ التبلیغ کے ہاتھ لگ گئے، اور یہ لوگ دین کی بنیادی باتیں نہیں سکھاتے ہیں، رمضان میں دونوں نے اعتکاف کیا، ماہ شوال میں جہاد کیلئے دونوں عراق کیلئے نکل گئے، راستے میں سیکوریٹی فورسیز نے گرفتار کرلیا، اور جیل میں ڈال دیا، آگے کہتے ہیں: اعتکاف کی ایک رات میں ان کے پاس پہونچا تو دیکھا کہ معلم ان کے ساتھ تھا“۔

وہ معلم انہیں اخوانی جماعت اور جہاد کی فضیلت نیز جنت کے حورعین کے بارے میں بتلا رہا تھا۔

۞ اسی طرح کا ایک اور کیس کے بارے میں ایک عالم دین نے کہا:

"آخری عشرہ میں اعتکاف کی رات تیسرے پہر کے وقت میں کچھ نوجوانوں کے پاس گیا جو اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے، دیکھا تو ان کے پاس معلم بھی بیٹھا ہوا تھا، اور اسکے پاس [الرائد دروس فی التربیۃ والدعوہ] نامی کتاب تھی جس کے اندر اخوان المسلمین کے طریقے پر تربیت اور نشوونما کے اصول بتائے گئے ہیں، اس کتاب کے مصنف نے کئی علمائے سلف کی تعریف کی ہے اسکے بعد کہا: دور حاضر میں ہمارے اسوہ شیخ محمد بن عبدالوہاب، مودودی اور حسن بنا ہیں، اور یہ واضح تلبیس ہے تا کہ نوجوانوں کو دھوکہ دیا جائے کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب جیسے سنی اثری سلفی عالم ان بدعتی قبوری خرافاتی علماء کی طرح تھے۔

۞ اعتکاف کی راتوں میں آخری وقت بہت اہم ہوتا ہے، وہ وقت نزول الٰہی کا ہوتا ہے، مگر یہ فتنوں کے داعی اس وقت کو بھی اپنے باطل افکار کے ذریعے نوجوانان ملت کو برباد کرنے کیلئے استعمال کرنے سے نہیں ڈرتے، آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ گزشتہ دو دہائیوں میں نوجوان کثرت سے اعتکاف بیٹھ رہے ہیں، تو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ باقاعدہ اخوانیوں کی طرف سے پری پلاننگ کے ساتھ ہوتا ہے، (راتوں میں نوجوانوں کو عبادت کے نام پر اکٹھا کر کے یہ ان کا برین واش کرتے ہیں اور کسی کو خبر نہیں ہوتی)، اسلئے سرپرستوں کو اس پہلو متنبہ رہنا چاہئے تا کہ ان کی اولاد ان کی سازشوں کا شکار نہ ہو جائے، مگر اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ ہر اعتکاف بیٹھنے والے نوجوان کو یہ اچک لیتے ہیں، البتہ لوگوں کو محتاط رہنا چاہئے کیونکہ اخوانی اپنے کیڈر کو بنانے کیلئے یہی طریقہ اپناتے ہیں جیسا کہ تجرکاروں کا کہنا ہے۔



اخوانی جماعت کا شعار اور نعرہ

۞ اخوانیوں کا نعرہ ہے: "نَتَعَاوَنُ فِيمَا اتَّفَقْنَا عَلَيهِ ويعذرُ بَعْضُنا بَعْضًا فِيما اخْتَلَفْنا فِيهِ"۔ ترجمہ: جن امور میں ہم سب کا آپس میں اتفاق ہے ان میں ہم ایک دوسرے کا تعاون کریں گے اور جن امور میں ہمارا اختلاف ہے ان میں ہم ایک دوسرے کو معذور سمجھیں گے یعنی ان امور میں ہم کسی کو نہیں ٹوکیں گے۔

یہ منہج اور اصول فاسد ہے بالکل صحیح نہیں ہے، کیونکہ کسی بھی مختلف فیہ مسئلہ میں اسکا حل کتاب اللہ اور سنت رسول میں دیکھا جائے گا، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ [النساء:٥٩] ترجمہ: پھر اگر کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ کی طرف اور رسول کی طرف لوٹا دو۔

یہ کہتے ہیں کہ حکومتوں کے خلاف یہ اسلئے خروج کرتے ہیں کیونکہ وہ شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتی ہیں، جبکہ شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنے میں تفصیل ہے؛ یہ کبھی وہ کفر بھی ہوسکتا ہے جو دین اسلام کے دائرے سے خارج کر دیتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ غیر شریعت کو حلال سمجھے اور اسکے جواز کا اعتقاد رکھے، اسی طرح وہ کبھی ایسا کفر ہوسکتا ہے جو دین اسلام سے خارج نہیں کرتا ہے، اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ غیر شریعت کو حلال نہ سمجھے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کا فیصلہ ہی افضل ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔

۞ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے کہا:

"جو غیر شرعی طریقے سے فیصلہ کرتا ہے وہ چار امور سے خالی نہیں ہوگا:

۱- جو یہ کہے کہ میں جس طریقے سے فیصلہ کر رہا ہوں یہ اسلامی شریعت سے افضل ہے، تو ایسی صورت میں یہ کفر اکبر ہوگا۔

۲- جو یہ کہے کہ میں جس طریقے سے فیصلہ کر رہا ہوں یہ اسلامی شریعت کی طرح ہے، جس طرح شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جائز ہے اسی طرح اس قانون کی روشنی میں بھی جائز ہے، تو یہ بھی کفر اکبر ہوگا۔

۳- جو کہے کہ میں جس قانون کے مطابق فیصلہ کر رہا ہوں اسکے مقابلے میں اسلامی شریعت افضل ہے، البتہ یہ بھی جائز ہے، تو یہ بھی کفر اکبر ہوگا۔

۴- جو کہے کہ میں جس طریقے پر فیصلہ کر رہا ہوں یہ جائز نہیں ہے بلکہ شریعت اسلامیہ کے مطابق فیصلہ کرنا ہی افضل ہے، اسکے بغیر کسی دوسرے قانون کے مطابق فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے۔

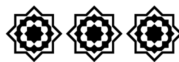
اور وہ ایسا (وضعی قانون کے مطابق فیصلہ) تساہل اور کاہلی کی وجہ سے کر رہا ہو، یا ممکن ہے حکام کے دباؤ میں ایسا کر رہا ہو تو یہ کفر اصغر ہوگا جو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرے گا بلکہ یہ گناہ کبیرہ ہوگا۔

[الحکم بغیر ما أنزل اللہ وأصول التکفیر ص ۷۱]

۞ کچھ لوگ اس جماعت کی طرف منسوب ہیں اور اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، آپ کہتے ہیں:

''یہ وہ کفر نہیں ہے جسے تم لوگ سمجھ رہے ہو، یہ وہ کفر نہیں ہے جو دین اسلام کے دائرے سے خارج کر دیتا ہے، یہاں کفر دون کفر یعنی کفر اصغر مراد ہے''۔ [واقعنا المعاصر ص ۳۳۴]

حالانکہ سلف صالحین اور سارے ائمہ اسلام اس اثر سے استدلال کرتے ہیں اور اسے صحیح قرار دیتے ہیں۔



ایک سابق مصری سیکوریٹی اہلکار کا تجربہ:

۞ اخوانیوں کو جب امریکہ سے ہری جھنڈی ملتی ہے تبھی یہ حرکت کرتے ہیں، اخوانیوں کا میدان سیاست میں آنے اور مصری پارلیمنٹ میں انکے وجود کو لیکر لوگوں کے مختلف آراء سامنے آرہے ہیں، اس تعلق سے نیشنل سیکوریٹی کے ماہر تجربہ کار فؤاد علام نے کہا:

”آئندہ سالوں میں اخوانی میدان سیاست میں کھل کر آئیں گے اور مقتدر پارٹی کی مخالف تمام سیاسی پارٹیوں سے اتحاد کرنے کی کوشش کریں گے اور ایسا نظام لانے کی کوشش کریں گے جس سے حالیہ نظام حکومت کو پریشانی ہو، یہ سلبیات اور ان مشکلات کا خوب استغلال کریں گے جن میں سماج عام طور سے مبتلا ہوتا ہے، یہ اختلاف کو ہوا دیں گے تاکہ موجودہ نظام سیاست اور حکومت کے خلاف عام رائے ہموار کی جائے، سیاست کے ساتھ یہ سیکوریٹی اور فوجی نظام میں بھی اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کی کوشش کریں گے“۔

۞ سعد زغلول نے ثقافتی سینٹر میں منعقد ایک سمینار کے اندر ”**الجماعات الدينية بين الدعوة والسياسة**“ عنوان کے تحت کہا:

”اخوانی اتنی بڑی تعداد میں مصری پارلیمنٹ کے اندر پہونچ جائیں گے اسکی توقع نہ تو حکومت کو تھی نہ ہی سماج کو اور نہ ہی خود اخوانی جماعت کو، دراصل انہیں اتنی بڑی تعداد میں لانے کیلئے امریکہ نے بلاواسطہ محنت کی ہے کیونکہ ان کے اور امریکی اہلکاروں کے درمیان دوسالوں سے مسلسل روابط ہیں، اور اس کا پتہ اس منشور اور وثیقے سے ہوا جسے اخوانی مرشد مہدی عاکف نے صادر کیا ہے جس کے اندر مصر کی سیاسی اصلاح کا لائحہ عمل پیش کیا گیا تھا، اور جسے بیرونی طاقتوں کیلئے باقاعدہ نمونہ کے پیش کیا گیا تھا کہ اگر ہماری حکومت آئے گی تو ہم اسی طرز پر حکومت کریں گے، اسی کے معاً بعد امریکی وزیرہ خارجہ کا بیان بھی آیا کہ اگر مصر کے اندر اخوان المسلمین کی حکومت آجائے تو امریکہ کو اس اخوانی حکومت سے تعلقات بنانے

میں کوئی حرج نہیں ہوگا، اوراس کے لئے اس نے ترکی کی حکومت کی مثال دی جوکہ امریکہ کاایک مضبوط حلیف مانی جاتی ہے۔

۞ فؤ اد علام نے مزید کہا:

''اخوانی مصر کے اندرستر کی دہائی سے کرسی اقتدار تک پہونچنے کی کوشش کررہے ہیں، لیکن جب بلاواسطہ ممکن نہیں ہوسکا تو اخوانی مرشد عمر تلمسانی نے نئی چال اپنائی، چنانچہ یہ پلان پیش کیا کہ اس کے لئے متعدد محاذوں پر کام کرنا ہوگا؛ ایک طرف عوامی ہمدردی لینے کیلئے مختلف رفاہی معاشی پروجیکٹ دکھانے ہوں گے، دوسری طرف فکری اور دینی پیمانے پر مدارس اور اسلامی مراکز بنانے ہوں گے اور تیسری طرف ایک مضبوط سیاسی طاقت بن کرابھرنے کیلئے ایک مضبوط خفیہ کیڈر منظم کرنا ہوگا جو حکومت کے تمام شعبوں اور محکموں تک رسائی حاصل کرلے، بلکہ وہ تمام عرب اور اسلامی ممالک سے روابط بنانے کیلئے کوشاں رہے، ساتھ ہی موجودہ نظام سے کسی قسم کے کوئی ٹکراؤ سے بچاجائے سوائے دوحالتوں میں: اگر حکومت کو یہ معلوم ہوجائے کہ فوج کے اندر ہمارا عمل دخل مضبوط ہوچکا ہے اور یہ حکومت ہتھیانے کی کوشش میں ہیں، اسی طرح ہم حکومت کی نگاہ میں ہم آجائیں اور یا وہ ہمارے پلان سے واقف ہوجائے، تو پھر ایسی صورت میں حکومت کا مقابلہ ہر ممکن طریقے سے کیا جائے گا اور اس سے ٹکرایا جائے گا، بالکل اسی طرح جس طرح الجزائر کے اندرکیا گیا''۔

۞ اخوانی جماعت کے سیاسی خطاب کے تعلق سے فؤ اد علام نے کہا:

''اخوانیوں کے یہاں کئی رنگ کے خطاب ہوتے ہیں، ان کے پاس خفیہ تنظیم خاص کا خطاب ہے جوسب سے الگ ہوتا ہے، اس خطاب کو صرف وہی سمجھ سکتا ہے جو اس خفیہ فدائی تنظیم کا ممبر ہے، اس فدائی تنظیم کا صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ ہیکہ کسی بھی طرح سے حکومت پر قبضہ کیا جائے، اسی طرح انکا ایک علانیہ خطاب بھی ہے''۔ [مکتب الجزیرہ، القاھرہ، السید السعید]

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

۞ تنظیم خاص کے آخری رہنما علی عشماوی نے اپنی کتاب ''التاريخ السري لجماعة الاخوان المسلمين، ص ٦٤'' کے اندر کہا:

''اخوانیوں کے ساتھ میرا پہلا تجربہ ۱۹۶۱ء کا ہے، جس وقت میں ابھی صرف ۱۴/ برس کا تھا، اس وقت انگریزی سامراج سے ملک کو آزاد کرانے کا نعرہ خوب چل رہا تھا، میں اس وقت انگلش چینل کے علاقے میں رہتا تھا، دوسروں کے ساتھ مجھے بھی جیل میں ڈال دیا گیا، اور میں وہاں ۲۳/ سالوں تک رہا، جو بھی میں نے کیا تھا میں نے کسی کا انکار نہیں کیا، مگر اس وقت میں نوجوانوں کو ان تحریکوں سے آگاہ کروں گا جو بھائی چارہ کا لباس پہن کر اپنی طرف اچکنے کی کوشش کرتے ہیں مگر نوجوانوں کو ان کے مقاصد اور اہداف کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہوتا ہے، یہ خود کو ان کے حوالے کر کے بہت سارے خطرات مول لیتے ہیں جبکہ یہ کسی طور پر مناسب نہیں ہے''۔

آگے مزید کہا: ''اب وقت آگیا ہے کہ لوگوں کو اخوانی کارستانیوں کے بارے میں بتا دیا جائے اور اپنے تلخ تجربات کی روشنی میں نوجوانوں کو آگاہ کر دوں کہ وہ کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے اپنے مستقبل کے بارے سوچ لیں، اپنی عقل کو بلکہ اپنے پورے وجود کو کسی دوسرے انسان کے پاس گروی نہ رکھ دیں اور اسی طرح اپنے جیسے کسی انسان کیلئے اندھی سمع وطاعت نہ قبول کر لیں''۔

۞ علی عشماوی نے مزید کہا:

''اخوانی جماعت کی بنیاد ہی ہجومی خطاب پر پڑی ہے، یہ ابتداء ہی سے پر امن تحریک نہیں تھی اور نہ کبھی رہی ہے، اس جماعت نے آغاز ہی میں ایک خفیہ فدائی مسلح تنظیم کی بنیاد ڈال دی تھی جس کا نام نظام خاص رکھا تھا، جس کا کام یہ تھا کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ جماعت کے قریب لایا جائے خواہ ان کا تعلق کسی بھی فکر سے ہو''۔ [مصدر سابق ص ۲۴]

علی عشماوی کی کتاب سے کچھ اقتباسات:

۞ امریکہ اخوانیوں کی مدد کرتا ہے، وہ انہیں واسطوں سے مال پہونچاتا ہے، اسکے لئے یہ تجارتی واسطہ استعمال کرتا ہے، جس کے ذریعے اس جماعت کو مطلوبہ رقم مل جاتی ہے اور معلومات بھی ساری خفیہ رہتی ہے۔ [مصدر سابق ص ۳۱]

۞ مصری صدر انور سادات کی معافی پر اخوانی جیل سے نکالے گئے مگر انہوں نے اس احسان کا بدلہ یہ دیا کہ اسکے قتل کرنے میں یہ برابر شریک رہے، اور یہ اسکے قتل کے دن کو یوم النصر کے طور پر مناتے ہیں۔

اس وقت ان کے مرشد عمر تلمسانی تھے جن پر دولت کی بارش ہوتی تھی، انہیں پانچ خصوصی گاڑیاں صرف ہدیے میں ملی تھیں، جنہیں وہ دیکھ کر مبہوت ہو گئے تھے۔ [مصدر سابق ص ۳۱]

۞ مرشد عام کے نائب اول نے ایک طرف یہ صراحت کی کہ اخوانی جو مظاہرے کرتے ہیں وہ مشرق وسطی میں امریکی سیاست کے خلاف ہے، جبکہ دوسری طرف امریکی صدر ایک ہی ہفتے میں دو مرتبہ یہ کہہ چکا ہے کہ ان مظاہروں کی ہم تائید اور حمایت کرتے ہیں، آپ دونوں میں سے کس کی بات کی تصدیق کریں گے؟ [مصدر سابق ص ۲۷)

۞ اخوانی اپنے قتل اور اغوا کرنے پر کعب بن اشرف کے قتل سے دلیل پکڑتے ہیں، جبکہ یہ معلوم ہے کہ کعب یقینی طور پر کافر تھا، عہد و پیمان کو توڑنے والا تھا، اور اسی بنیاد پر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اسے قتل کیا گیا یعنی حاکم اعلی کے حکم سے، اور اس وقت یہ اختیار ملک کے صدر ہی کو حاصل ہے، رہا معاملہ جماعتوں اور حزبیات کا یا جو ان کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں ان کے لئے یہ کب جائز ہو جائے گا اور وہ بھی مسلمانوں کو مارنے اور قتل کرنے کے حق میں؟! [مصدر سابق ص ۳۹]

۞ اخوانیوں نے جہاد کے نام پر نوجوانوں کو مسحور کیا، لیکن جب وقت زیادہ گزر گیا اور جہاد کی کوئی

جھلک دکھائی نہیں دی تو خود مسلمانوں ہی کو کافر اور مرتد کہہ کر انہیں دھوکے سے مارنا اور قتل کرنا شروع کر دیا، شہروں اور معصوم مسلم آبادیوں پر بم دھماکے کرنا شروع کر دیا، اور اسی کا نام جہاد رکھ دیا۔ [مصدر سابق ص ۳۲]

۞ بمبار بیلٹ (Explosive Belf) سب سے پہلے ۱۹۵۴ء میں انہیں اخوانیوں نے ایجاد کیا ہے، اور اسکا مقصد مصری صدر جمال عبد الناصر کو قتل کرنا تھا، اور اس بیلٹ کا سب سے پہلے نصیر نامی ایک اخوانی نے استعمال کیا، پھر آگے چل کر یہ انسانی خودکش بمبار (Suicide Bomber) میں بدل گئے، اور انہیں کے علماء نے خودکش بمباری کا فتوی دیا جس پر عمل کر کے یہ خودکش بمباری کرنے لگے۔ [مصدر سابق ص ۴۶]

۞ اخوانیوں کے دوسرے مرشد استاذ ہضیبی نے ایک موقع پر کہا:

''ہم اخوانیوں کی جماعت اسلام کے اندر کسی جغرافیائی حدود کے قائل نہیں ہیں، ہماری توجہ اسلام کے غلبے کیلئے ہے، اور عنقریب ہم وہ معرکہ آرائی بھی کریں گے جو تمام عالم اسلامی کو شامل ہوگا، یہ معرکہ صرف انگلش چینل ہی سے شروع نہیں ہوگا، بلکہ سب سے پہلے ٹیونس سے اسکی ابتداء ہوگی، اس تعلق سے ہماری پوری پلاننگ اور ہمارے مقاصد ہیں، اور اسی طرح اسکے لئے ہمارے مستقل رہنما ہیں جو اس میدان کیلئے اپنی زندگی وقف کر رکھے ہیں، کوئی ضروری نہیں کہ وہ صرف مصر ہی میں دکھائی دیں''۔ [مصدر سابق ص ۴۸]

۞ اسکا مطلب یہی ہوا کہ کالی پگڑی والوں کی طرح یہ بھی انقلاب کو ایکسپورٹ کرنا چاہتے ہیں، اور صرف مصر ہی کے اندر باقی نہیں رکھنا چاہتے۔

۞ علی عشماوی جو کہ سید قطب کے ساتھ سجن حربی میں ایک مدت تک رہ چکے ہیں کہتے ہیں:

''میں نے سید قطب سے حدود کے قیام کے تعلق سے سوال کیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: جا کر ان

سے کہو: حدود کا قیام زمین پر قبضہ سے مشروط ہے، بغیر حکومت کے حدود نہیں، اور بغیر زمین کے حکومت نہیں، چنانچہ جب تک ہم زمین پر غالب نہیں آجاتے اسلامی حکومت قائم نہیں کرسکتے، اور نہ ہی حدود قائم کرسکتے ہیں''۔ [مصدر سابق ص ۱۲۳]

۞ علی عشماوی نے مزید کہا:

''میں نے سید قطب سے موجودہ مسلمانوں کے ذبیحہ کے کھانے کے بارے میں سوال کیا تو کہا: اہل کتاب کا ذبیحہ سمجھ کر کھا سکتے ہیں، کیونکہ علی الاقل آج کے مسلمان اہل کتاب کے حکم میں ہیں''۔

[مصدر سابق ص ۱۲۳]

۞ علی عشماوی نے مزید کہا:

''سید قطب جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے تھے، اسلئے کہ آپ سمجھتے تھے کہ اگر خلافت نہیں ہے تو جمعہ بھی نہیں ہے، یعنی خلافت جب تک قائم نہ ہوجائے تب تک جمعہ نہیں ہے''۔ [مصدر سابق ص ۱۴۹]

۞ علی عشماوی نے مزید کہا:

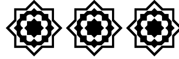
''میں نے سید قطب کی بہن حمیدہ سے ملاقات کی تو انہوں نے اپنے بھائی سید قطب کے رسالے کے بارے میں خبر دی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ کسی بھی عمل کی تنفیذ کو روک دینے کا مطالبہ کررہے تھے، اور ایک ہی حرف میں یہ کہا تھا: میں پیالی کے اندر غبار نہیں چاہتا، ہاں اگر تم لوگ پوری حکومت کا تختہ ہلا سکو تو پھر اسکے لئے کوئی بڑا کارنامہ کرو، لیکن جب تک ایسا نہیں کرسکتے ہو تو تمام اوامر اور متفقہ پلاننگ کو ملغی کردو، اس وقت اسی میں ہمارے لئے بھلائی ہے''۔ [مصدر سابق ص ۱۶۳]

۞ علی عشماوی نے مزید کہا:

''اخوانی جماعت کے لوگ ملک میں جو بھی ہنگامہ کرتے ہیں وہ امریکہ کے حساب پر کرتے ہیں، یہ جانتے ہیں کہ ان تمام حرکات سے امریکہ ہی کو فائدہ ہوتا ہے، مگر دکھاوے کیلئے یہ ہر شہر اور ہر ملک میں

یہ ہورڈ نگ لٹکاتے ہیں کہ ہم امریکہ کے ساتھ نہیں ہیں، ہم ہر اس چیز کا بائیکاٹ کرتے ہیں جو بھی امریکہ کی ہے، یہ دراصل ہمیشہ سے اخوانی اسلوب رہا ہے تا کہ ان کے اعمال اور امریکی اہلکاروں کے ساتھ انکے روابط پر پردہ پڑا رہے"۔ [مصدر سابق ص ۴۹]

۞ یہ چند نمونے تھے جنہیں علی عشماوی کے مذکراتی کتاب سے لیا گیا ہے جن کے اندر سیاست، مقاصد اور اخوانی جماعت کے سیاسی تعلقات پر بات کی ہے، آپ اس کتاب کے اندر عجیب عجیب باتیں پائیں گے، کیا آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ خود کو اسلام کا ٹھیکیدار سمجھنے والے ایسے اعمال کا ارتکاب کر سکتے ہیں جو احکام اسلام کے سراسر منافی ہو؟!



جماعت اخوان المسلمین

علمائے افاضل کے اقوال کی روشنی میں

۞ امام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے اخوان المسلمین کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

''اخوان المسلمین تحریک پر کبار اہل علم تنقید کرتے رہے ہیں، کیونکہ ان کے پاس توحید کی دعوت، انکار شرک اور انکار بدعت کے میدان میں کوئی کارنامہ نہیں ہے، انکے کچھ خاص اسالیب ہیں جن کی وجہ سے دعوت کے میدان میں ان کے یہاں سرگرمی نہیں پائی جاتی، اور اسی لئے ان کے یہاں اس عقیدہ صحیحہ کی طرف توجہ اور اہتمام بھی نہیں ہوتا جس پر اہل سنت والجماعہ قائم ہیں، اسلئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ وہ سلفی دعوت کا اہتمام کریں، توحید باری تعالی کی طرف لوگوں کو بلائیں، قبر پرستی، مردوں سے دل لٹکانے اور اہل قبور سے استغاثہ کرنے جیسے حسن، حسی اور بدوی وغیرہ پر نکیر کریں، سب سے پہلے ان بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے، کیونکہ لا الہ الا اللہ ہی اصل اصول دین ہے، یہی وہ پہلا اصول ہے جسکی طرف نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں لوگوں کو بلایا تھا، انہیں توحید باری کی طرف دعوت دی تھی، چنانچہ کبار اہل علم اخوان المسلمین پر اسی لئے نقد کرتے ہیں کہ انکے یہاں توحید کی دعوت کے میدان میں کوئی کوشش نہیں ہے اور نہ ہی اس اصول کے تئیں ان کے یہاں اخلاص پایا جاتا ہے''۔

اسکے لئے شیخ کا ویب سائٹ دیکھ سکتے ہیں۔

۞ شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا:

''ان اخوانیوں کا معاملہ جب سے سامنے آیا ہے جو بلا سوچے بوجھے اور بغیر کسی حکمت و دانشمندی کے کچھ نہ کچھ اقدام کرتے رہتے ہیں جس سے اہل مغرب اور دیگر لوگوں کی نگاہ میں اسلام کی غلط شبیہ ابھر

کر سامنے آتی ہے، چنانچہ یہ لوگ لوگوں کی بھیڑ میں بم دھماکہ کرتے ہیں اور اسے جہاد سمجھتے ہیں جب کہ یہ اسلام کے سراسر خلاف ہے، اس سے اسلام اور مسلمانوں کا نقصان ہوتا ہے، آخر ان کے ان سارے اقدامات کا کیا نتیجہ سامنے آتا ہے؟ کیا ان کی ان کارستانیوں سے کفار اسلام کی طرف آتے ہیں یا اسلام سے مزید نفرت کرتے ہیں؟

ایسی حرکتیں دیکھ کر مسلمان بھی ان جماعتوں سے نفرت کرنے لگے ہیں اور انکی طرف خود کو منسوب کرنے سے بھی شرماتے ہیں، اسلام ایسی حرکتوں سے بری ہے، حتی کہ جس وقت جہاد فرض کیا گیا تھا اس وقت بھی صحابہ کرام کفار کی بھیڑ میں جا کر انہیں اس طرح قتل نہیں کرتے تھے، بلکہ جہاد حاکم اعلی کی طرف سے اجازت کے بعد ہوتا ہے، وہ اسکے لئے جھنڈا گاڑتا ہے، اور جب جہاد کی طاقت ہوتی ہے تو اسکے لئے وہ اجازت دیتا ہے، یا تو وہ خود جاتا ہے یا پھر اسکی کوئی نیابت کرتا ہے، مگر یہ دہشت گردانہ حرکتیں-اللہ کی قسم!- اس سے صرف مسلمانوں کی تباہی اور بربادی ہے، اسلئے کہ اس کے نتائج بہت بھیانک ہیں، مسلمانوں کے حق میں کبھی مفید نہیں ہوسکتا بلکہ الٹا اسلام اور مسلمانوں کی شبیہ خراب ہوتی ہے"۔

[شرح اصول التفسیر کی کیسٹ ۱۴۱۹ھ]

۞ شیخ صالح بن فوزان حفظہ اللہ کے بارے میں یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ آپ نے اخوان المسلمین کا تزکیہ کیا ہے تو اس کی تردید میں آپ نے کہا:

"الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه:

اخوان المسلمین کے بارے میں میری یہی رائے ہے کہ یہ حزبی ہیں یہ سیاست کرتے ہیں، اقتدار تک پہونچنے کیلئے ان کی ساری محنت ہوتی ہے، یہ تصحیح عقیدہ کے میدان میں کوئی دعوت نہیں کرتے، اسی طرح یہ اپنی جماعت کے اندر اہل سنت اور اہل بدعت میں کوئی تفریق نہیں کرتے، میرے تعلق سے جو بات پھیلائی جارہی ہے وہ سبقت لسانی ہے، میری یہی اٹل رائے ہے، میں نے اسے تبدیل نہیں کیا ہے"۔

کتبہ

صالح بن فوزان الفوزان بتاریخ: ۲۶ / ۵ / ۱۴۳۳ھ

۞ شیخ محدث البانی رحمہ اللہ نے اخوان المسلمین پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

''ہمارا یہی تجربہ ہے کہ اخوان المسلمین اس وقت بھی حسن بنا کے مسلک پر چل رہے ہیں، چنانچہ یہ گرچہ کتاب وسنت کا دعوی کرتے ہیں مگر ان کی دعوت عام ہے اس میں کوئی تفصیل نہیں ہے، حتی کہ عقیدے کے تعلق سے بھی یہ کبھی بھی سلف صالح کے عقیدے اور انکے منہج کی تفصیل نہیں ذکر کرتے، یہ عقیدے کے باب میں مجمل بات کرتے ہیں، وہ تمام ممالک جہاں جہاں یہ پائے جاتے ہیں یہی دیکھا جاتا ہے کہ یہ لوگوں کو اسلام کے تعلق سے صرف اسی بات پر قانع کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے مذہب ومشرب پر رہتے ہوئے ہم سے جڑے رہیں، چنانچہ یہ لوگ سلفی اور خلفی سب کو جمع کرکے رکھتے ہیں، یعنی خواہ اسکا منہج سلف کے مطابق ہو یا نہ ہو سب کو اپنے ساتھ لیکر چلتے ہیں، حتی کہ اگر کوئی شیعہ مذہب پر ہے تو بھی ان کی جماعت میں شامل ہوتا ہے''۔ [سلسلۃ الھدی والنور]

۞ مزید شیخ محدث البانی رحمہ اللہ نے اخوان المسلمین پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

''آج اگر ہم اسلام کے نام پر جماعتوں پر غور کریں جو کہ تقریبا ایک صدی سے کام کر رہی ہیں تو پائیں گے کہ ان میں بہت سی ایسی ہیں جنہوں نے اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہونچایا ہے سوائے شورشرابے کے، اور یہ دعوی کرنا کہ وہ اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں، مگر اسی دعوی کی بنیاد پر اب تک نا جانے کتنے بے گناہوں کا خون بہا چکے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا، ساتھ ہی ہم ان کے بارے میں ایسے عقائد اور اعمال جانتے ہیں جو کتاب وسنت کے صریح خلاف ہیں''۔ [مجلۃ السلفیۃ: ۱/ ۱۴۱۵ھ]

۞ اللہ شیخ کی مغفرت فرمائے آپ نے بالکل درست فرمایا کہ جو جماعتیں اسلامی دعوت کا دکھاوا کرتی ہیں جن میں اخوان المسلمین سرفہرست ہے، ان لوگوں نے دعوت دین کے نام پر عوام کو بہت

دھوکہ دیا، حتی کہ یہاں تک کہا کہ ہم خلافت راشدہ قائم کرنا چاہتے ہیں، دیکھو فلاں ملک نے شریعت کا نفاذ کیا تو اسکا اقتصاد اچھا ہوگیا اور وہاں برکت کا نزول ہو رہا ہے، جب کہ یہ سب جھوٹ اور دجل ہے، ایسے کسی ملک کا اقتصاد اچھا نہیں ہوا ہے جس کا یہ دعوی کر رہے ہیں۔

وہاں شریعت نہیں بلکہ وضعی دستور نافذ ہے، اور جس ملک کا یہ حوالہ دے رہے ہیں میں نے وہاں کے اقتصادی احوال جاننے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ وہ سب سے فقیر اور تنگ دست عرب ملک ہے، اور بر وقت بھی اسی پوزیشن میں ہے، اب بھی وہاں پر نصرانیت پھیلانے کے اڈے قائم ہیں، ملک کے طول وعرض میں شرک پھیلا ہوا ہے، یہ جن چیزوں کا دعوی کر رہے ہیں سب جھوٹ ہے، وہاں نہ شریعت کا نفاذ ہے، نہ ہی کوئی برکت اور نہ ہی اقتصاد کی بہتری، اسکے باوجود اسے خلافت کیلئے انہوں نے چن رکھا ہے، جبکہ وہاں سب سے زیادہ اضطراب اور فقر پایا جاتا ہے، اسی طرح وہاں تکفیر وتفجیر بھی سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔

۞ شیخ البانی رحمہ اللہ نے محمد سرور کے ایک مقلد سے گفتگو کے دوران کہا:

''یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اخوان المسلمین اہل سنت میں سے ہیں کیونکہ وہ سنت سے لڑتے ہیں''۔

۞ محمد سرور نے یہاں سعودی عرب کے اندر دس سال سے زیادہ زندگی گزاری ہے، بطور معلم کے بہت سارے نوجوانوں کی عقلوں کو برباد کیا ہے، بعد میں انہیں ملک بدر کردیا گیا، جو لندن چلے گئے، اور اب وہ کفار کے درمیان رہنے لگے، وہیں سے مجلۃ السنہ کے نام سے ایک میگزین نکالنا شروع کیا، اسکے کئی شمارے میں نے دیکھے ہیں، جن میں سنت کی کوئی خدمت کا ذکر نہیں ہے، بلکہ ایسا لگتا ہے کہ اس میگزین کو صرف اس ملک کے حکمرانوں اور علماء کی برائی کرنے ان کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کیلئے خاص کرکے نکالا گیا ہے، جس قدر گھٹیا اور فحش انداز میں اس میگزین کے اندر حکمرانوں اور علمائے اہل سنت کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا گیا اور ان پر افترا پردازی کی گئی شاید کہ اس طرح کسی اخبار نے کیا ہو، دعاء ہے کہ

اللہ تعالی ان کے ساتھ عدل کا معاملہ فرمائے۔

ایک یمنی اس میگزین کو لے کر آیا اور کہا: جو لوگ اس میگزین کو لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں وہی آپ لوگوں کے پاس جا کر دعوت دین اور امداد کے نام پر چندہ اکٹھا کرتے ہیں، اسلئے ضروری ہے کہ اہل خیر اور محسنین صدقات وزکات دیتے وقت یہ خیال رکھیں کہ وہ اپنا پیسہ کسے دے رہے ہیں، اور وہ جسے دے رہے ہیں کیا وہ انکی حقیقت جانتے ہیں کہ وہ ان پیسوں کو کن چیزوں میں لگا رہے ہیں، اور یہ کہ جو لوگ اپنے ملک میں رہتے ہیں وہ معروف اور امداد کے زیادہ مستحق ہیں، اس کے اندر صلہ رحمی اور صدقہ دونوں کا اجر ہے۔

۞ شیخ صالح بن محمد اللحید ان حفظہ اللہ نے کہا:

''اخوان المسلمین اور تبلیغی جماعت صحیح منہج پر نہیں ہیں، بلکہ یہ ساری جماعتیں اور نسبتیں اس امت کے سلف میں اصلاً پائی ہی نہیں گئی ہیں، سب سے پہلی جماعت اس طرح سے جو وجود میں آئی ہے وہ شیعہ جماعت ہے، جنہوں نے خود کو شیعہ کہا ہے، البتہ خوارج کا جہاں تک تعلق ہے تو انہوں نے خود اپنا یہ نام نہیں رکھا، بلکہ یہ نام انہیں اہل سنت نے دی ہے، وہ تو خود کو مومنین کہتے ہیں''۔ [فتاوی العلماء فی الجماعات وأثرھا علی بلاد الحرمین، کیسٹ]

۞ شیخ صالح بن محمد اللحید ان حفظہ اللہ نے ایک ٹی وی چینل پر مزید کہا:

''جہاں تک اخوان المسلمین کا تعلق ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ کسی بھی مسلم ملک کے اندر ان کی حکومت نہ آنے پائے، اور نہ ہی وہ ملک کے اندر کسی عہدے پر فائز ہوں، کیونکہ وہ عقیدہ اور توحید کی سربلندی کیلئے کبھی بھی کوشش نہیں کر سکتے، وہ صرف اقتدار کے طالب ہوتے ہیں، وہ اپنے مرشد کی بات اور قانون کو آسمانی قانون سمجھتے ہیں، اسکی مخالفت کو وہ کسی صورت میں جائز نہیں سمجھتے، اس کے علاوہ بھی ان کے تعلق سے باتیں بہت ہیں، انکے نزدیک اسلام کے نام پر ہر طرح کے لوگ مقبول ہیں خواہ

انکے دائیں جانب کوئی رافضی ہو اور بائیں جانب کوئی کمیونسٹ ہو، اور تیسرا چوتھا کسی تیسرے نظریئے کا حامل ہو۔

ان کے یہاں تصوف پایا جاتا ہے، اس وقت جتنے غالی صوفی ہیں سب اس جماعت کو پسند کرتے ہیں، حتی کہ انکے یہاں وحدت الوجود تک پایا جاتا ہے، اخوانیوں کے رہنماء اور مرشدین صوفی مشائخ کے پاس مصر کے اندر ان کی زیارت کرنے کیلئے جاتے ہیں، چنانچہ مصر کے اندر علماء اور صوفیاء دونوں طرح کے لوگوں کے عہدے پائے جاتے ہیں، اور وہاں پر دونوں کو ایک جیسا سمجھا جاتا ہے۔

معلوم رہے کہ تصوف جب وحدت الوجود تک پہونچ جائے تو یہی بدترین برائی بن جاتی ہے جس طرح کہ ابن عربی کا تصوف معروف ہے، بہت سے لوگ اسکے مسلک پر چلنے والے موجود ہیں، اسلئے میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مصر پر کبھی بھی حکومت نہ کرنے پائیں، بلکہ دوسرے کسی بھی ملک میں انہیں اقتدار نہ ملے''۔

۞ شیخ صالح بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ اخوان المسلمین کے بارے میں کہتے ہیں:

''اخوان المسلمین کی دعوت کا جہاں تک تعلق ہے تو ان کی سب سے بڑی نشانی ہر چیز خفیہ رکھنا، کوئی چیز ظاہر نہ کرنا ہے، تلون مزاجی، ہر اس شخص سے تقرب حاصل کرنے کی کوشش جس کے بارے میں انہیں گمان ہو کہ اس سے انہیں کچھ بھی فائدہ ہوسکتا ہے، اور اپنی حقیقت کو واضح نہ کرنا وغیرہ، آپ بالکل انہیں باطنیہ جیسا سمجھ لیں، ان میں کتنے ایسے گزرے ہیں جو علماء ومشائخ کے ساتھ ایک زمانے تک رہے مگر علماء ومشائخ ان کی حقیقت نہ جان سکے، وہ ظاہر کچھ کرتے ہیں اور عمل کچھ اور کرتے ہیں، وہ اپنی باتیں کسی کو نہیں بتاتے۔

اس جماعت کی نشانیوں اور واضح اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ یہ اپنے پیروکاروں کی عقلوں پر تالا لگا دیتے ہیں، اور ہر اس بات کو سننے سے روک دیتے ہیں جو ان کے منہج کے خلاف ہو، اور روکنے کیلئے وہ

کئی صورتیں اپناتے ہیں، انہیں میں سے ایک یہ ہیکہ یہ اپنے مریدوں کے اوقات کو صبح سے شام تک مختلف سرگرمیوں میں اس طرح تقسیم کردیتے ہیں کہ ان کے پاس دوسروں کی باتیں سننے کا وقت ہی نہیں رہتا''۔

۞ یہ بھی یاد رہے کہ یہ لوگ ہر اس شخص سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں جو ان پر تنقید کرتا ہے، جیسے ہی انہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ انکے منہج اور طریقے کو جانتا ہے اور وہ انہیں ایکسپوز کرسکتا ہے اور نوجوانوں کو مبغوض حزبیت کے پھندے میں جانے سے دور کرسکتا ہے وہ فوراً مختلف اسالیب اختیار کرکے اس سے دور رہنے کی تلقین کرنے لگتے ہیں کبھی اس پر بیجا الزامات لگائیں گے، کبھی اس کے خلاف جھوٹ بولیں گے، اور انہیں یہ معلوم ہوگا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں، اور اگر اسکی کوئی غلطی مل جائے تو اسے لیکر خوب اچھالیں گے، اسے بڑا بنا کر پیش کریں گے تاکہ لوگ حق اور ہدایت کو ماننے سے دور رہیں، ان امور میں یہ مشرکوں کی طرح ہیں، کیونکہ ان کی ایک خصلت ان کے اندر بھی پائی جاتی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی مجمع میں دیکھتے تو یہ الزام لگاتے کہ یہ بد دین ہے، اسکے اندر یہ یہ برائی اور خامی ہے، تاکہ لوگ آپ ﷺ کی اتباع سے رک جائیں، اخوانی اس چیز میں دوسروں سے ممتاز ہیں، کیونکہ یہ سنت کا احترام نہیں کرتے، اور نہ ہی اہل سنت سے محبت کرتے ہیں، گرچہ یہ منجملہ اسکا اظہار نہ کریں جس طرح شیعہ کھل کر اظہار کرتے ہیں، مگر حقیقت میں یہ بھی اہل سنت سے محبت نہیں کرتے اور نہ ہی انکے حق میں دعاء کرتے ہیں، اور ہم نے اسکا تجربہ کئی بار کیا ہے''۔

مزید کہا: ''ان کی نشانیوں میں سے ایک نمایاں نشانی یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کا واحد مقصد کرسی اقتدار تک پہونچنا ہوتا ہے، یہ ہدف اخوانی جماعت میں بالکل واضح ہے، یہی انکا منہج اور دعوت ہے، بلکہ انکی دعوت کا محور اور مقصد اصلی یہی ہے کہ کیسے کرسی اقتدار پر قبضہ کیا جائے''۔

(فتاوی العلماء فی الجماعات وآثرھا علی بلاد الحرمین، تسجیلات منہاج السنہ بالریاض)۔

۞ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الراجحی حفظہ اللہ نے مصری دستور اور اخوانی جماعت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا جس وقت اخوانی مصر میں برسر اقتدار آئے تھے:

''جب ہم نئے صدر محمد مرسی کو دیکھتے ہیں تو پاتے ہیں کہ وہ اخوان المسلمین کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں، اور ان کا وہی عقدی منہج ہے جس پر اخوان المسلمین چلتی آئی ہے جیسا کہ ان کی کتابوں اور مجلات میں لکھا ہوا ہے خود اس جماعت کے بانی حسن بنا کے دور سے لیکر آج تک، اور جس طرح موجودہ دور کے اخوانی رہنما اپنے خطابات میں بولتے رہتے ہیں اور اپنی کتابوں میں تحریر کرتے ہیں جیسے محمد غزالی، یوسف قرضاوی، عصام عریان، سعید حوی اور عبدالمنعم ابوالفتوح''۔

۞ ان کے منہج کے اصولوں میں سے- جن پر یہ چلتے ہیں- یہود و نصاری کے ساتھ مل کر رہنا اور ان سے محبت کرنا بھی ہے سوائے ان کے جو ان کا کھلم کھلا دشمن ہو۔

۞ ان کے منہج میں ادیان ثلاثہ یعنی اسلام، یہودیت اور نصرانیت کے درمیان تقارب پیدا کرنے کی دعوت بھی ہے، اور انکے ساتھ انکا اتحاد الحاد اور اباحیت کے خلاف ہوتا ہے۔

۞ اسی میں سے یہ بھی ہے کہ اس جماعت کی صفوں میں آپ کو عیسائی، روافض، صفوی، قبوری، اشاعرہ اور ماترید یہ سب مل جائیں گے ان کے اس آفاقی قاعدے کے مطابق: (جن امور میں ہم سب کا آپس میں اتفاق ہے ان میں ہم ایک دوسرے کا تعاون کریں گے اور جن امور میں ہمارا اختلاف ہے ان میں ہم ایک دوسرے کو معذور سمجھیں گے یعنی ان امور میں ہم کسی کو نہیں ٹوکیں گے)۔

۞ یہ جماعت تصحیح عقیدہ کی دعوت کے خلاف ہے کیونکہ ان کے گمان کے مطابق اس سے مسلمانوں کے اندر اختلاف واقع ہوتا ہے۔

۞ اسی میں سے یہ بھی ہے کہ یہ جماعت جمہوریت کی طرف دعوت دیتی ہے، جس کا مطلب ہوتا ہے کہ فیصلہ عوام کا مانا جائے گا، اور عوام اقتدار کا مرجع ہوں گے، خواہ اس میں اقتدار قانون ساز اسمبلی

کی شکل میں ہو جو شخصی آزادی پر قائم ہوتی ہے، جمہوریت میں ہر کوئی اپنی رائے دے سکتا ہے، خواہ وہ رائے کچھ بھی ہو، کفریہ ہو، دین کو گالی دے، اسے آزادی ہے کچھ بھی بولے، اسی کا نام جمہوریت ہے، آدمی جمہوریت کے سائے میں کچھ بھی کرے حتی کہ اگر کفر بھی کرے یعنی مرتد بھی ہو جائے تو بھی ایک جمہوری ملک کے قانون کے خلاف نہیں ہے۔

۞ مزید کہا:

''میں نے محمد مرسی کے بیانات اپنے کانوں سے سنی ہے، دوسروں نے بھی سنا ہوگا کہ انتخابات سے قبل جب انہیں صدارت کیلئے امیدوار بنا دیا گیا تھا اس وقت انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا: انسان کو شخصی آزادی حاصل ہوگی، اسے اظہار رائے کی آزادی ہوگی، عمل کی آزادی ہوگی۔ مزید یہ صراحت کے ساتھ کہا کہ ہمارا عیسائیوں کے ساتھ کوئی عقدی اختلاف نہیں ہے، مزید کہا کہ چوری پر ہاتھ کاٹنا یہ فقہی موشگافیوں میں سے ہے اسکی تنفیذ واجب نہیں ہے''۔

۞ گزشتہ سالوں میں خطے کے اندر بطور خاص مصر کے اندر جو کچھ حالات نے پلٹا کھایا اور امریکی موقف میں بار بار تبدیلی دیکھنے میں آئی اس سے واضح ہو گیا کہ امریکی حکومت اور اخوانی جماعت کے اندر ملی بھگت پائی جاتی ہے، اور اس کا مشاہدہ پوری دنیا نے ٹی وی چینلوں پر کیا کہ کس طرح قاہرہ کے اندر امریکی وزیرہ خارجہ ہلیری کلنٹن اور سابق مصری صدر محمد مرسی کے درمیان مسکراہٹوں کا تبادلہ چلا تھا، اور ہلیری کلنٹن محمد مرسی کے حکومت تک پہونچنے پر اسے مبارکبادی دے رہی تھی۔

لیکن جب اخوانی اپنے ملک کو چلانے میں ناکام ہو گئے اور انہیں حکومت سے دور کر دیا تو فوراً امریکی حکومت کی طرف سے مصر کی امداد روکنے کی دھمکی آنا شروع ہوگئی، مصری فوج پر اعتراضات ہونے لگے کہ فوج نے آخر اخوانی مظاہرین کے راستے کو کیوں روکا، حالانکہ یہ سب داخلی معاملہ تھا، جن سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ امریکی ادارے اور اخوانی جماعت کے درمیان ازلی دوستی ہے، اور یہ جو

مشہور ہے کہ اخوانی جماعت امریکہ کی طرف سے ہری جھنڈی پانے کے بعد ہی کوئی اقدام کرتی ہے اس میں کوئی بعید بات نہیں ہے۔

۞ اخوانی حکومت ہتھیانے کیلئے جس طرح محنت اور دل وجان سے کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے مرنے مٹنے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں، خواہ عوام انکی وجہ سے کتنی ہی پریشانیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو، ملک کے اندر خواہ کتنا ہی فتنہ وفساد اور بدامنی کیوں نہ پھیل جائے، مگر یہ انکا حکومت کیلئے اس قدر مخلص ہونا انکے تقوی اور ہدایت کی دلیل نہیں ہے بلکہ وہ مال ودولت کیلئے حکومت پر قابض ہونا چاہتے ہیں، جبکہ حکومت اور عہدہ سنبھالنا ایک بہت بڑی ذمیداری ہوتی ہے، جیسا کہ اس حدیث میں وارد ہوا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:" إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الإِمَارَةِ، وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ، وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تم لوگ منصب کی خواہش کرو گے، لیکن وہ باعث ندامت وحسرت ہوگی پس دودھ پلانے والی کتنی اچھی ہوتی ہے، اور دودھ چھڑانے والی کتنی بری ہوتی ہے، (اس لیے کہ ملتے وقت وہ بھلی لگتی ہے اور جاتے وقت بری لگتی ہے")۔ یعنی: حکومت اور منصب والی زندگی تو بھلی لگے گی لیکن اس کے بعد والی زندگی ابتر اور بری ہوگی۔

پھر سوال یہ ہے کہ اخوانیوں نے حکومت میں آنے کے بعد دین اسلام کیلئے کیا کیا جبکہ شروع ہی سے انکا دعوی اور شعار دعوت واصلاح اور حکومت اسلامیہ کا قیام ہے، انہوں نے یہ سب تو کچھ نہیں کیا البتہ جو دین اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں انہیں اس ملک میں آزادی دے دی کہ وہ اپنے مذہب کو کھل کر پھیلا سکتے ہیں مگر اللہ نے ان کی سازشوں سے بچالیا۔

میں کہتا ہوں کہ دھوکے میں پڑے ہوئے لوگ کب تک اس جماعت سے جڑے رہیں گے ایسی جماعت جو دشمنان اسلام سے تعلق رکھتی ہو؟!

اور جیسا کہ کہا جاتا ہے ''رب ضارة نافعة'' یعنی کبھی کبھی کوئی نقصان بھی مفید ہو جایا کرتی ہے، تو بالکل ایسا ہی مصر کے اندر ہوا کہ ان سر پھروں نے حاکم وقت کے خلاف خروج کیا اور حکومت ہتھیانے کی کوشش کی اور پھر اسکے نتیجے میں ملک کے اندر جو انارکی اور خونریزی کا دور آیا اس سے یہ سب لوگ سمجھ گئے اور انہیں یقین آ گیا کہ کون کھرا ہے اور کون کھوٹا ہے، اور بہت سے لوگ جو اس جماعت کے تعلق سے شبہات میں پڑے ہوئے تھے ان کے سامنے بھی اس جماعت کی حقیقت واضح ہوگئی، اللہ سے دعاء ہے کہ اس ملک کو تباہی سے بچالے، اور مصری عوام کے اندر اتحاد پیدا کرے، انہیں حق پر قائم رکھے، دین اور عقل کے مطابق چلنے کی توفیق دے، دشمنوں اور سازش کاروں کے مکر و شر سے محفوظ رکھے۔

۞ یہ جماعتیں اور احزاب ہمارے اور دوسرے مسلم ممالک میں کسی خیر کو لیکر نہیں آتی ہیں، اور دین اسلام کے اندر ایسی جماعتوں کا کوئی تصور نہیں ہے، بلکہ اسکی ممانعت ہے، ہم ایک امت ہیں، ہمارا عقیدہ اور منہج ایک ہے، مگر دشمنان اسلام مسلمانوں کے اندر تفریق پیدا کرنے کیلئے کوشش کرتے ہیں تا کہ انہیں اللہ کے صحیح راستے سے روک دیں، اور وہ اسکے لئے انہیں گمراہ جماعتوں اور باطل فرقوں کا استعمال کرتے ہیں جن سے ملک وملت کی تباہی ہوتی ہے۔

۞ مسلم ممالک میں جمعیتوں اور جماعتوں کی کثرت کے تعلق سے شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا:

''ہمارے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صرف ایک ہی راستہ بتلایا ہے اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اسی راستے پر چلیں، اور وہ اللہ کا سیدھا راستہ اور اسکے دین کا مضبوط منہج صراط مستقیم ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾[الأنعام: ۱۵۳] ترجمہ: اور یہ کہ یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمھیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ یہ

ہے جس کا تاکیدی حکم اس نے تمھیں دیا ہے، تاکہ تم بچ جاؤ۔

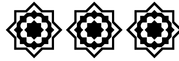
اسی طرح اللہ رب العزت نے امت محمدیہ کو اختلاف اور تفرقہ کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ ناکامی اور دشمنوں کے غالب آنے کا بہت بڑا اسبب ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ [آل عمران:۱۰۳] ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمھیں اس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تمھارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

آگے شیخ نے کہا:

''اسلئے مسلمانوں کے علماء پر واجب ہے کہ وہ حقیقت واضح کریں اور تمام جمعیتوں اور جماعتوں سے علمی مناقشہ کریں اور سب کو یہ نصیحت کریں کہ وہ سب اسی لائن اور راستے پر چلیں جسے اللہ نے اپنے بندوں کیلئے بنایا ہے، اور جس کی طرف محمد ﷺ نے سب کو بلایا ہے، نصیحت کے بعد جو حد سے تجاوز کرے یا اپنے عناد اور سرکشی میں اڑا رہے کسی شخصی مصلحت کی خاطر یا ایسے مقاصد کی خاطر جنہیں صرف اللہ ہی جانتا ہو تو ایسی صورت میں اسکی تشہیر کرنا واجب ہے اور جو اسکی حقیقت سے واقف ہوں ان پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو اس سے آگاہ کریں، تاکہ لوگ اس کے طریقے سے دور رہیں، تاکہ وہ لوگ بھی اس کے ساتھ شریک نہ ہو جائیں جو انکی حقیقت کو نہیں جانتے اور پھر وہ بھی گمراہ ہو جائیں اور اس راستے سے بھٹک جائیں جسکی اتباع کا حکم ہمیں اللہ کی طرف سے ملا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿وَأَنَّ هَذَا

صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [الأنعام: ۱۵۳] ترجمہ: اور یہ کہ یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمھیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ یہ ہے جس کا تاکیدی حکم اس نے تمھیں دیا ہے، تاکہ تم بچ جاؤ۔

۞ بلاشبہ شیطان اور اعدائے اسلام یہ چاہتے ہیں کہ مسلم سماج کے اندر کثرت سے جماعتیں اور فرقے موجود رہیں، کیونکہ مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا ہونے سے انہیں خطرہ لاحق ہوگا، وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے رہیں اور وہ ان سے محفوظ رہیں"۔ [الفتاوی: ۵/ ۲۰۲]



تبلیغی جماعت کی حقیقت

۞ کچھ سالوں پہلے کی بات ہے، میں نے ہندوستان کی تبلیغی جماعت کے کئی لوگوں سے ملاقات کی، اور انکی کتابوں سے واقف ہوا، خاص طور پر وہ کتابیں جو ان کے بارے میں لکھی گئی ہیں اور ایسے لوگوں سے آگاہ کیا گیا ہے جو اس جماعت میں داخل ہو گئے اور اسکے ساتھ کئی کئی سالوں کیلئے نکل گئے مگر جب انکی دعوت کی حقیقت ان پر آشکارا ہوئی تو اس سے دور ہو گئے، انہیں میں شیخ سعد الحصین، عباس شرقاوی، صدیق عیدوروس اور سعد بن طماح وغیرہ ہیں۔

اسی لئے میں نے اللہ سے استعانت کی اور جو لوگ اس جماعت کے بارے میں مجھ سے بھی زیادہ جانتے تھے ان سے مشورہ لیا، اور معلومات اکٹھا کیا، اور اس جماعت کے تعلق سے علمائے دین کے مواقف کی جانکاری حاصل کی، تاکہ اہل بدعت کی حالت لوگوں پر واضح ہو جائے اور اسکے خطرے سے محفوظ ہو جائیں، اس سے میرا مقصد سنت نبوی کی حمایت، امت مسلمہ کیلئے خیر خواہی اور ذمہ داری سے عہدہ برآں ہونا تھا، اور ساتھ ہی میں اسے جہاد فی سبیل اللہ مانتا تھا جیسا کہ یحی نیساپوری نے کہا ہے: ''سنت کا دفاع جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے''۔ [سیر اعلام النبلاء:۱۰/۵۱۸]

اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ ان کے تعلق سے جو کچھ قابل مواخذہ اشیاء جمع کر رکھی ہے ان سے لوگوں کو متنبہ کر دیا جائے، اور جو کچھ بعض معتبر علمائے دین نے ان کے بارے میں کہا ہے، ان سب کو میں نے ایک رسالے میں جمع کر دیا ہے جس کا نام میں نے [کشف الستار عما تحملہ بعض الدعوات من أخطار] رکھا ہے، اس رسالے کو میں نے شیخ دکتور صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ پر پیش کیا، آپ نے اس کی تائید کی اور اس پر مقدمہ بھی لکھا، اور الحمدللہ اب یہ کتاب دس سالوں سے برابر شائع ہو رہی ہے، بہت سارے لوگوں نے اس سے استفادہ کیا، اگر کوئی اس جماعت کے تعلق سے حقیقت جاننا چاہتا ہے تو اس کے لئے یہ رسالہ کافی ہے، لیکن اگر کوئی خواہشات کا پیرو ہے تو اسکا کوئی علاج نہیں، اللہ تبارک وتعالی

نے فرمایا:﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ [القصص:٥٠] ترجمہ: اوراس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے، بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۞ اس رسالے کے اندر ۱۶/ معتبر علمائے دین کے فتاوے ہیں جن کا تعلق مملکت سعودی عرب، شام اور یمن سے ہے، جنہوں نے اس جماعت پر اپنا فیصلہ دیا ہے، میں یہاں پر ان علمائے دین کا نام پیش کرنے کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں، اور پھر اس کے بعد ان میں سے ہر ایک کا فتوی بالترتیب نقل کروں گا، جو ان میں فوت ہوگئے اللہ ان پر رحم فرمائے اور جو باقی ہیں اللہ انکی حفاظت فرمائے اور ان کے علم سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ پہونچائے۔

۞ اور ان علمائے کرام کا نام درج ذیل ہے:

شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ

شیخ عبدالعزیز بن باز

شیخ محمد بن عثیمین

شیخ عبدالعزیز آل الشیخ

شیخ صالح الفوزان

شیخ محمد بن ناصر الدین البانی

شیخ عبدالرزاق عفیفی

شیخ صالح الاطرم

شیخ صالح العبود

شیخ صالح سحیمی

شیخ حمود التویجری

شیخ سعد الحصین

شیخ عبد العزیز الراجحی

شیخ احمد النجمی

شیخ عبد القادر الارناؤوط

شیخ مقبل الوادعی

۞ سابق مفتی شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ نے کہا:

”یہ ایک بدعتی اور گمراہ جماعت ہے، ان کی کتابیں اور خطابات دیکھنے کے بعد پایا کہ وہ سب گمراہی، بدعت اور قبر پرستی کی دعوت پر مشتمل ہے“۔

۞ سابق مفتی شیخ عبد العزیز بن باز نے کہا:

”تبلیغی جماعت کے لوگوں کے یہاں عقیدے کے مسائل میں بصیرت نہیں ہوتی ہے، اسلئے ان کے ساتھ نکلنا جائز نہیں ہے سوائے اس کے جو صاحب علم و بصیرت ہو، اہل سنت والجماعہ کے مطابق صحیح عقیدے کا حامل ہو تا کہ وہ انہیں نصیحت اور رہنمائی کرے اور خیر میں ان کا تعاون کرے“۔

۞ شیخ محمد بن عثیمین نے کہا:

”کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تفسیر یقین فاسد کے نکالنے سے کرنا غیر صحیح ہے، کیونکہ اس تفسیر سے صرف توحید ربوبیت ثابت ہوتی ہے، اور یہ معلوم ہے کہ صرف توحید ربوبیت کے اقرار سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا ہے“۔

۞ حالیہ مفتی عام شیخ عبد العزیز آل الشیخ نے کہا:

”تبلیغی جماعت کے یہاں بعض عقدی اور منہجی خامیاں پائی جاتی ہیں، اس لئے ان کے ساتھ نکلنا

جائز نہیں ہے، اور نہ ہی ان کی جماعت میں شامل ہونا جائز ہے، سوائے اس کے جسے اللہ نے دین کے اندر علم وبصیرت سے نوازا ہو اور جو ان کے ساتھ جا کر انہیں نصیحت اور رہنمائی کرے"۔

۞ شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے کہا:

"اللہ کی راہ میں نکلنے سے یہ جو مراد لے رہے ہیں صحیح نہیں ہے، اللہ کی راہ میں نکلنے سے مراد جہاد کرنا ہے، ان لوگوں نے جو مراد لے رکھا ہے یہ بدعت ہے سلف سے یہ مراد ثابت نہیں ہے"۔

۞ شیخ محمد بن ناصر الدین البانی نے کہا:

"تبلیغی جماعت کتاب اللہ اور سنت رسول اور سلف صالح کے منہج پر قائم نہیں ہے، اور جب معاملہ ایسا ہے تو ان کے ساتھ نکلنا کسی صورت جائز نہیں ہے؛ کیونکہ دعوت وتبلیغ میں ہمارا منہج وہی ہے جو سلف صالح کا رہا ہے اور یہ لوگ اس منہج سے اختلاف رکھتے ہیں"۔

۞ شیخ عبدالرزاق عفیفی نے کہا:

"فی الواقع یہ لوگ بدعتی ہیں، تحریف کرنے والے اور صوفی سلسلے قادریہ پر چلنے والے ہیں، انکا نکلنا اللہ کی راہ میں نہیں ہوتا ہے، بلکہ یہ الیاس کی راہ میں نکلتے ہیں، یہ کتاب وسنت کی دعوت نہیں دیتے ہیں بلکہ اپنے شیخ الیاس کی طرف دعوت دیتے ہیں"۔

۞ شیخ صالح الاطرم نے کہا:

"تبلیغی جماعت والے دعوت دین کو دنوں میں اور اوقات میں بتدریج تقسیم کر دیتے ہیں: پہلے تین دن، پھر چالیس دن، پھر چار ماہ پھر آخر میں کسی ایسی مسجد کی زیارت کراتے ہیں جس کے اندر کسی کی قبر ہو!! کیا یہی دعوت دین ہے؟!!"۔

۞ شیخ صالح العبود نے کہا:

"مناسب یہ بھی ہے کہ تبلیغی جماعت اور اخوانی جماعت میں سے ہر ایک پر منصفانہ روشنی ڈالی

جائے کیونکہ دونوں جزیرہ عرب سے باہر کی ہیں جن کا گمان ہے کہ وہ دعوت دین کا کام کرتی ہیں، اور یہ دونوں یہاں پر چلی آئیں جب کہ انہیں یہاں ضرورت ہی نہیں تھی اور انہوں نے اپنے یہاں اصلاح کئے بغیر یہاں دوڑی چلی آئیں، انہوں نے اپنے یہاں نہ تو توحید پر کام کیا اور نہ ہی توحید کی حمایت کی"۔

۞ شیخ صالح سحیمی نے کہا:

"تبلیغی جماعت ایک نقشبندی سہروردی اور چشتی صوفی جماعت ہے جو تصوف کے چاروں سلسلے پر بیعت کرتی ہے، قرآن وسنت میں تحریف کرتی ہے بالخصوص جہاد سے متعلق امور میں"۔

۞ شیخ حمود التویجری نے کہا:

"یہ ایک بدعتی اور گمراہ جماعت ہے، یہ اس منہج پر نہیں ہے جس پر رسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام تھے، یہ صوفی سلسلوں اور بدعتی مناہج پر قائم ہیں"۔

۞ شیخ سعد الحصین نے کہا:

"تبلیغی جماعت کے تعلق سے میرے پاس واضح دلائل ہیں کہ یہ لوگ تصوف، خرافات اور بدعات میں ملوث ہیں، بلکہ شرک تک کا ارتکاب کرتے ہیں، یہ معلومات مجھے ایسے معتبر شخص نے دی ہے جو اس جماعت کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے، اور جو اس جماعت کے منہج اور مشائخ کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے، اس نے مجھ سے یہ اعتراف کیا کہ اس نے اپنے ساتھ کچھ عرب لوگوں کو لیکر جن میں مرد وخواتین سب شامل تھے اس جماعت کے امیر کے پاس دہلی گیا اور وہاں پر اس سے چاروں سلسلوں پر بیعت کی ہے"۔

۞ شیخ عبدالعزیز الراجحی نے کہا:

"تبلیغی جماعت کے تعلق سے معروف ہے کہ وہ صوفی ہیں، انکے ساتھ نکلنے کی نصیحت میں نہیں کرسکتا، کیونکہ یہ نہ تو توحید کی طرف دعوت دیتے ہیں اور نہ ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت دیتے ہیں،

بس لوگوں کو اپنے ساتھ نکلنے کی دعوت دیتے ہیں"۔

۞ شیخ احمد النجمی نے کہا:

"تبلیغی جماعت کے بانی کی پرورش صوفیت پر ہوئی ہے، صوفیت کے اندر دو سلسلوں پر انہوں نے بیعت لی ہے، اور اسی بیعت پر وفات ہوئی ہے، اسلئے وہ تصوف میں غرق تھے، بلکہ قبروں پر مراقبہ تک کرتے تھے تاکہ اہل قبور کے واسطے سے کشف و کرامات اور روحانی فیوض و برکات حاصل کرسکیں"۔

۞ شیخ عبد القادر الارناؤوط نے کہا:

"تبلیغی جماعت ایک صوفی نقشبندی قادری جماعت ہے، یہ صحیح اور فاسد عقیدے میں خلط ملط کرتے ہیں، اسی طرح سنت و بدعت اور کتاب وسنت کے ساتھ ولاء نیز انسانی مناہج کے ساتھ ولاء کے درمیان خلط ملط کر دیتے ہیں، یہ کتاب وسنت کے نصوص کو اپنے منہج کے اعتبار سے تفسیر کرتے ہیں نا کہ سلف صالح کے منہج پر"۔

۞ شیخ مقبل الوادعی نے کہا:

"تبلیغی جماعت کی دعوت اگر ابو جہل کے زمانے میں بھی ہوتی تو وہ بھی ان پر نقد اور اعتراض نہیں کرتا، کیونکہ یہ جن چھ صفات کی طرف بلاتے ہیں وہ سب جہالت پر مبنی دعوت ہے۔۔۔۔آگے کہا: ان کی دعوت جہالت اور گمراہی پر مبنی ہے، میں ان کے ساتھ نکلنے کی اجازت نہیں دوں گا، بلکہ کہوں گا کہ کاش انہیں روک دیا جاتا"۔ [الحمدللہ شیخ کی دعاء پوری ہو چکی ہے، مترجم]

۞ یہ ہمارے فاضل مشائخ کی طرف سے تبلیغی جماعت کے تعلق سے چند رہنمائی تھی، یہ سارے مشائخ اس جماعت کے فاسد عقیدے پر متفق ہیں، اور کوئی ان کے ساتھ نکلنے کی ہدایت نہیں کرتا ہے، ہاں بعض لوگوں نے اجازت دی ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ صاحب علم و بصیرت ہو اور وہ انہیں دین سکھانے اور رہنمائی کرنے کی غرض سے نکلے، اور جب ان کے پاس علم دین نہیں ہے تو پھر وہ کس بنیاد

پر اللہ کے دین کی طرف لوگوں کو بلائیں گے؟ کیونکہ جس کے پاس کچھ ہوتا نہیں وہ دوسرے کو کیا دے گا؟

یہ ساری جماعتیں اور فرقے جو اس وقت ہر جگہ بکھری پڑی ہیں ان کے جواز پر اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے۔

۞ شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ نے متعدد جماعتوں اور ان کی طرف نسبت کرنے نیز امت پر ان کے نقصانات کے بارے میں کہا:

''کتاب وسنت سے تعدد جماعت اور حزبیت پر کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ اسکے الٹا کتاب وسنت میں اسکی مذمت وارد ہوئی ہے، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ [الأنعام:١٥٩] ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین کو جدا جدا کرلیا اور کئی گروہ بن گئے، تو کسی چیز میں بھی ان سے نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ ہی کے حوالے ہے، پھر وہ انھیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ [الروم:٣٢] ترجمہ: ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے۔

شیخ نے مزید کہا:

''بلاشبہ مسلمانوں کا مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ جانا اس وحدت کی روح کے مخالف ہے جس کا شریعت اسلامیہ تقاضہ کرتی ہے''۔

مزید آپ نے کہا:

''سلف صالح کے یہاں کوئی گروپ بندی اور فرقہ پرستی نہیں تھی، سب ایک ہی جماعت تھے، اس

وقت سب اللہ تعالی کے اسی قول کے تحت آتے تھے: ﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا﴾ [الحج:۷۸] ترجمہ: اسی نے تمھارا نام مسلمین رکھا، اس سے پہلے اور اس (کتاب) میں بھی۔

چنانچہ اس وقت نہ کوئی حزبیت تھی نہ تعدد جماعت، اس وقت سارا موالات ومعادات صرف اسی منہج پر تھا جو کتاب وسنت میں وارد ہوا ہے"۔ [مجموع الفتاوی: ۲/۲۷/۳۴۱، وکتاب المعلم للشیخ رحمہ اللہ]

۞ تبلیغی جماعت توحید پر کلام کرنے کو بالکل پسند نہیں کرتی، اور نہ ہی توحید کے موضوع پر کسی کتاب کو تقسیم کرتی ہے اس دلیل کے ساتھ کہ اس سے مسلمانوں کی جماعت میں اختلاف ہوگا، جبکہ وہ جماعت جو اللہ کی توحید اور ترک شرک پر قائم نہ ہو اس میں کوئی خیر وبھلائی نہیں ہے، چنانچہ یہی لوگ ریاض میں اس مسجد سے نکل گئے تھے جہاں پر شیخ صالح الفوزان کا توحید کے موضوع پر لیکچر ہوا تھا، اور یہ وہ وقت تھا جب انہیں مساجد میں ٹھہرنے اور وہاں سونے کی اجازت تھی۔

چنانچہ ایسی صورت میں ان سے بچنا اور دوسروں کو ان سے آگاہ کرنا واجب ہے، اور وہ لوگ حق بجانب نہیں ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ درویش صفت لوگ ہیں، ان کا کوئی سیاسی رجحان نہیں ہے اور نہ ہی یہ سیاست جانتے ہیں، حالانکہ بتایا جاتا ہے کہ ۱۴۰۰ھ میں حرم کے اندر حرم کی جن لوگوں نے پامالی کی تھی ان میں ایسے لوگ بھی شامل تھے جو تبلیغی جماعت سے متاثر تھے۔

شیخ حمود بن عبداللہ تویجری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "القول البلیغ، ص: ۲۰" کے اندر کہا:

"ان تبلیغیوں کے بارے میں یہ معروف ہے کہ یہ سعودی حکومت اور جامعہ اسلامیہ سے دشمنی کرتے ہیں اور ان کے خلاف سازشیں کرتے ہیں"۔

اور یہ معلوم ہے کہ تبلیغی جماعت صوفیت کے چاروں سلسلوں (قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ) پر بیعت کرتی ہے، اور عنقریب یہ بات بھی آئے گی کہ صوفیت کا سامراجوں سے کسقدر تعلق تھا اور یہ سامراجوں کا کس طرح خادم بنے ہوئے تھے"۔

۞ تبلیغی جماعت مکہ یا مدینہ سے نہیں نکلی ہے جوکہ ایمان کا ٹھکانہ اور مہبط وحی ہیں ، جو منبع رسالت اور تمام انسانیت کی ہدایت کا نور ہیں، بلکہ یہ جماعت ہندوستان کی اس سرزمین سے اٹھی ہے جہاں شجر وحجر، آگ اور گائے کی پوجا ہوتی ہے، یہ دہلی میں واقع مسجد نظام الدین سے برپا ہوئی ہے جو اس وقت مرکز سے معروف ہے، جس مسجد کے اندر چار چار قبریں ہیں، جبکہ اس مسجد میں نماز درست نہیں ہے جس کے اندر قبریں ہوں، جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا , قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ:" لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، لَوْلَا ذَلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَوْ خُشِيَ أَنَّ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا"۔[صحیح البخاري:١٢٦٥]

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اس مرض کے موقع پر فرمایا تھا جس سے آپ ﷺ جانبر نہ ہو سکے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی یہود ونصاریٰ پر لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر بھی کھلی رہنے دی جاتی۔ لیکن ڈر اس کا ہے کہ کہیں اسے بھی لوگ سجدہ گاہ نہ بنالیں۔

۞ وہ تمام فرقے، گروہ اور جماعتیں جو ہمارے ملک میں باہر سے آتی ہیں، اور ان کا منہج کتاب وسنت اور فہم سلف پر نہیں ہے، خواہ ان کا نام کتنا ہی چمک دار کیوں نہ ہو اور ان کے ساتھ اسلام کا ٹیگ لگا ہو، وہ ان دشمنان اسلام کی سازشوں کا ایک حصہ مانی جائیں گی، اس دین حنیف کے خلاف سازش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے، حقیقت یہی ہے کوئی اسے مانے یا نہ مانے، کوئی اس پر غضبناک ہو یا خوش ہو، یہی میرا اعتقاد ہے اور اسی کو میں دین سمجھتا ہوں۔

۞ یہ تمام جماعتیں اور گروہ جو دعوت دین کا دعوی کرتی ہیں اگر اپنے دعوے میں سچی ہوتیں تو اپنے ملکوں میں باقی رہتیں جہاں دعوت حق کی ضرورت یہاں کے مقابلے زیادہ ہے، کہ جہاں بدعات

وخرافات،شرک اور باطل مذاہب کی کثرت ہے، اور جو قریب ہو وہ معروف کا زیادہ مستحق ہے، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا:﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء:۲۱۴] ترجمہ: اپنے قریبی رشتہ والوں کو ڈرادو۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا:﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ [التوبہ:۱۲۲] ترجمہ: اور ممکن نہیں کہ مومن سب کے سب نکل جائیں، سوان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے، تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں، جب ان کی طرف واپس جائیں، تاکہ وہ بچ جائیں۔

۞ اسی معاملے پر گفتگو کرتے ہوئے شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے کہا:

''اس وقت ہم بڑے ہی پر آشوب اور شبہات کے دور سے گزر رہے ہیں، مختلف جماعتیں دعوت کے نام پر میدان عمل میں سرگرم ہیں جیسے تبلیغی جماعت اور اخوان المسلمین وغیرہ، ان سب کا مقصد توحید کی دعوت کو ختم کرنا ہے اور اسکی جگہ خود لے لینا ہے، ان سب کا مقصد وہی ہے جو جماعتیں ان سے پہلے گزر چکی ہیں جن کا مقصد اسی توحید کو ختم کرنا تھا، یہ سب توحید کے دشمن ہیں، ہاں ان سب کے اندر سسٹم اور تنفیذ عمل کا اختلاف ہوتا ہے، ورنہ اگر یہ جماعتیں یقینی طور پر دعوت دین کا کام کرتیں تو اپنا ملک چھوڑ کر یہاں نہ آتیں، کیونکہ ان کا اپنا ملک دعوت اور اصلاح کا زیادہ محتاج ہے، آخر اپنے بدعتی اور خرافاتی ملک کو چھوڑ کر بلاد توحید میں کیوں آتی ہیں؟!!''۔ [حقیقۃ التوحید الی اللہ وما اختصت بہ جزیرۃ العرب للشیخ سعد الحصین]

۞ جو لوگ دعوت دین کے شعبے میں کام کر رہے ہیں ان پر واجب ہے کہ وہ تبلیغی جماعت اور اس طرح کی دیگر جماعتوں پر نظر رکھیں، ان کے شعار اور دینی کام کو دیکھ کر ان کا تزکیہ نہ کریں کیونکہ ان جماعتوں کے اندر عقدی بگاڑ اور منہجی گمراہی پائی جاتی ہے۔

۞ فرانس کے اندر تبلیغی جماعت کے مرکز کی ایک شخص نے زیارت کی پھر ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

''اللہ کی قسم! میں تم سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا منہج صحیح ہے، اور تم لوگ اللہ کے محبوب بندے ہو''۔

جہاں تک گواہی کا مسئلہ ہے تو اسے لکھ لیا جاتا ہے، کیونکہ جو لوگ بدعت، خرافات اور شرک کی دعوت دیتے ہیں وہ کبھی بھی اللہ کے محبوب بندے نہیں ہوسکتے، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ﴾ [الزخرف:۱۹] ترجمہ: ان کی گواہی ضرور لکھی جائے گی اور وہ پوچھے جائیں گے۔

ایسی جماعتوں کا تزکیہ کرنے کی بجائے ان سے براءت کا اظہار کیا جاتا ہے کیونکہ اہل بدعت کی تعریف کرنا دراصل اس بات کو دعوت دیتی ہے کہ ان کے یہاں جو کچھ ہے وہ صحیح ہے، اور یہ مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ دینا ہے، اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۞ فضیل بن عیاض نے کہا:

''جس نے کسی بدعتی کی تعریف کی اس نے دین اسلام کے منہدم کرنے میں تعاون کیا''۔

[شرح السنہ للامام البربہاری]

۞ فضیل بن عیاض نے مزید کہا:

''جب کوئی شخص کسی بدعتی سے بغض کرتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے گر چہ اسکا علم کم ہو، اور کوئی اہل سنت اگر کسی بدعتی سے محبت رکھتا ہے تو وہ منافق ہی ہوسکتا ہے''۔ [شرح السنہ للامام البربہاری]

۞ صدیق عیدروس جو کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ دس سال سے بھی زیادہ رہ چکے ہیں کہتے ہیں:

''ان میں اکثر لوگ دینی امور سے ناواقف ہوتے ہیں، عقیدہ اور عبادت کی تصحیح کیلئے علم سیکھنے کا وقت ان کے پاس نہیں ہوتا، کیونکہ ان کا کام سب تقسیم کیا ہوا ہوتا ہے، یہ سال میں چار ماہ کیلئے یا چالیس

دنوں کیلئے نکل جاتے ہیں، اور جب واپس آتے ہیں تو پانچ کام کرتے ہیں:

ہفتے میں دو دعوتی دورہ کرنا: ایک مقامی اور دوسرا غیر مقامی، گھر میں دو تعلیمی حلقہ، اور ایک مسجد میں، اور ڈیلی مشورہ لینا، روزآنہ یہ آٹھ گھنٹوں کیلئے فارغ وقت چاہتے ہیں، کم ازکم ڈھائی گھنٹے، اور کم ازکم ماہانہ تین دنوں کیلئے باہر نکلنا، اسی طرح ہفتہ واری مشورے میں بھی حاضری دینا، اسی طرح ہفتہ واری اعتکاف کرنا، ان پانچوں امور کو کوئی تبلیغی نہیں چھوڑ سکتا، اس طرح ان کے پاس تعلیم دین کیلئے کوئی فارغ وقت نہیں بچ پاتا ہے، اسلئے کہ جو کچھ باقی وقت باقی رہتا ہے اس میں وہ امور معاش اور ضروری امور دین کیلئے استعمال کرتے ہیں، اور یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کیونکہ ان کے ساتھ دس سال کام کر چکا ہوں، اور اس دوران میں نے بہت سے تبلیغی احباب کو آزمایا ہے اور انہیں میں نے کلمہ کے معنی سے بھی ناواقف پایا ہے، ان میں سے اکثر وضو کی سنتوں اور اسکے فرائض میں فرق نہیں کر پاتے ہیں، بہت سے ایسے ہیں جو بیس سال سے دعوت کا کام کرتے ہیں اور ایسے بدعتی اذکار آج تک وہ پڑھ رہے ہیں جو سنت کے خلاف ہیں"۔ [صدیق عیدروس: جماعۃ التبلیغ بعد قرن من الزمان، ص ۲۳]

۞ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ کچھ طلبہ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو تبلیغی جماعت کا ساتھ دیتے ہیں اور اس کا دفاع کرتے ہیں یہ کہہ کر کہ اسی کی وجہ سے فلاں نے سگریٹ نوشی ترک کر دی، شراب نوشی ترک کر دی یا فلاں نے داڑھی چھوڑ دی، فلاں منحرف تھا اس جماعت کی وجہ سے صحیح راستے پر آگیا، مگر انہیں کیا معلوم کہ وہ جب ان کے ساتھ مل جاتا ہے اور پھر ان کے ساتھ باہر نکلنے لگتا ہے تو پھر وہ بھی وہی ساری بدعتیں کرنے لگتا ہے جن میں وہ مبتلا ہیں، وہی ساری بدعقیدگیاں سیکھنے لگتا ہے جو ان کے اندر پائی جاتی ہیں، اسی طرح وہاں رہ کر کتنے نوجوان بھٹک گئے اور جہاد کے نام پر داعشی بن گئے۔

میں نے خود ایسے کچھ نوجوانوں سے بات کی ہے جو دہشت گردی کے الزام میں مقید ہیں، انہوں نے صراحت سے کہا کہ پہلے وہ تبلیغی جماعت میں تھے، اور ایسے کئی نوجوانوں کو میں جانتا ہوں جو پہلے اس

جماعت میں تھے اور پھر وہ عراق میں لڑنے گئے مگر واپس نہ آئے، اللہ ان کے گھر والوں کو صبر عطا کرے۔

۞ اور یہاں کے ایسے کچھ صاحب ثروت ہیں جنہوں نے انکی مالی امداد کی اور انکی کتابوں کو شائع کیا ہے جن کے مطابق وہ خود چلتے ہیں، انہیں کتابوں میں سے انکی ایک اہم کتاب: "حياة الصحابة" ہے جس کے تعلق سے شیخ حمود تویجری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "القول البليغ في التحذير من جماعة التبليغ" کے ص ۱۲ کے اندر کہا ہے:

"تبلیغیوں کی ایک اور کتاب ہے جس پر وہ اعتماد کرتے ہیں، اور اسے وہ اپنے پیروکاروں کے اندر مرجع کی حیثیت سے پھیلاتے ہیں خواہ وہ عجمی ہندوستانی ہوں یا دوسرے، اس کتاب کا نام "حياة الصحابة" ہے جسے محمد یوسف کاندھلوی نے تصنیف کی ہے، یہ کتاب خرافات، جھوٹے قصے اور کہانیوں اور موضوع وضعیف روایتوں سے بھری ہوئی ہے، یہ کتاب شر وفتن اور گمراہی کا گھر ہے"۔

۞ میں نے اپنے ملک ہی کے ایک بڑے تاجر کا نام اس کتاب کے سرورق پر دیکھا ہے جس کے خرچ پر یہ کتاب شائع ہوئی ہے، اور یہ بہت ہی افسوسناک صورت حال ہے، کیونکہ یہ ضروری ہوتا ہے کہ ہم پہلے اس طرح کی جماعتوں کی مالی امداد کرنے اور انکی کتابیں شائع کرنے سے پہلے اہل علم اور تجربہ کار لوگوں سے معلوم کریں اور خود تحقیق کریں، کیونکہ یہ گمراہ جماعتیں ہیں، تاکہ ہم بری الذمہ ہو جائیں اور اپنا مال اسکے صحیح مقام پر خرچ کریں، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

"أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا، فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ"۔ ترجمہ: جب ان کو مسئلہ معلوم نہیں تھا تو انہوں نے کیوں نہیں پوچھ لیا؟ نہ جاننے کا علاج پوچھنا ہی ہے۔

۞ اہل بدعت سے عمومی پیمانے پر آگاہ کرنا اور لوگوں کو ان سے ڈرانا دراصل یہ بظاہر انکے لئے برا لگتا ہے مگر فی الواقع یہ ان پر بہت بڑا احسان ہے؛ کیونکہ جس قدر انکے پیروکار زیادہ ہوں گے ان کے

گناہوں کا بوجھ اسی قدر بڑا ہوتا جائے گا۔

۞ ابوسعید خوارزمی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

''زبان حق سے کسی پر نقد کرنا اسکے ساتھ احسان ہے''۔

۞ اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ ائمہ اہل سنت بدعتیوں پر رد کرتے تھے حق کے دفاع اور باطل کے توڑنے کیلئے ساتھ ہی عام مسلمانوں پر احسان مقصود ہوتا ہے، اللہ تعالی انہیں تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر بدلہ عطا کرے۔

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بدعت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

''امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ آدمی جو روزے اور نماز کا پابند ہے وہ آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے یا وہ شخص جو اہل بدعت پر کلام کرتا ہے؟ تو آپ نے کہا: اگر کوئی روزے اور نماز کا پابند ہے تو یہ اسکے لئے ہے، اور اگر کوئی اہل بدعت پر کلام کرتا ہے تو یہ سارے مسلمانوں کیلئے سودمند ہے، اور یہ زیادہ بہتر ہے''۔ [مجموع الفتاوی: ۲۸/۲۳۱]

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا:

''ہر اس شخص کو سزا دینا واجب ہے جو اہل بدعت کی طرف خود کو منسوب کرے یا ان کا دفاع کرے، یا ان کی تعریف کرے، یا انکی کتابوں کی تعظیم کرے یا جو انکی امداد اور تعاون کرنے میں معروف ہو، یا جو ان پر کلام کرنے کو ناپسند کرے اور انکی طرف سے عذر تلاش کرنا شروع کر دے اور اس پر ایسے ایسے اعذار پیش کرے جنہیں کوئی جاہل یا کوئی منافق ہی کہہ سکتا ہو، بلکہ ایسے شخص کو بھی سزا دینا واجب ہے جو اہل بدعت کی حالت کو جانتا ہو مگر انہیں سزا دلانے میں تعاون نہ کرے، کیونکہ ان کے خلاف تعاون کرنا عظیم واجبات میں سے ہے؛ اسلئے کہ یہ لوگ انسانی عقلوں اور ادیان کو بگاڑتے ہیں، ان کی وجہ سے علماء ومشائخ اور امراء وملوک تک بھٹک جاتے ہیں پھر یہی لوگ زمین کے اندر فساد مچاتے ہیں اور اللہ کی راہ

سے روکتے ہیں"۔ [مجموع الفتاوی:۲/۱۳۲]

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا:

"اور کسی نے امام احمد رحمہ اللہ سے کہا کہ میں کسی پر اعتراض کروں اچھا نہیں لگتا یہ کہتے ہوئے کہ فلاں ایسا ہے فلاں ویسا ہے، تو آپ نے کہا: جب ہم ہی لوگ خاموش ہوجائیں گے تو جاہلوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ کون سی حدیث صحیح ہے اور کون سی ضعیف؟" [مجموع الفتاوی:۲۸/۲۳۱]

۞ میں ایک بار پھر تبلیغی جماعت یا جماعۃ الاحباب والدعوہ سے ڈراتا ہوں اور اس سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہوں، مذکورہ اسباب کی وجہ سے، اور انکی کتاب فضائل اعمال سے واقفیت کی وجہ سے، اس کتاب کا ایک نسخہ مجھے میرے ایک فاضل دوست نے دیا ہے جو کہ دعوت دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور علم وبصیرت کے ساتھ تبلیغ کرتے ہیں، اور ساتھ ہی اہل بدعت اور نفس پرستوں پر بہت سخت ہیں، اللہ تعالی ان کے علم سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نفع پہونچائے، اور ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے، اور ہم تمام مسلمانوں کی طرف سے اللہ انہیں بہتر بدلہ عطا کرے۔

اور ایک کتاب "تحقيق المقال في تخريج أحاديث فضائل الأعمال" ہے جسے خود محمد زکریا کاندھلوی نے تصنیف کی ہے، اور وہ "تبلیغی نصاب" کے بھی مصنف ہیں، جو کہ تبلیغی جماعت کی بنیادی کتاب مانی جاتی ہے، ان کے چچا محمد الیاس ہی اس جماعت کے بانی ہیں، اور اس "تبلیغی نصاب" نامی کتاب پر کثرت سے لوگوں نے نقد کیا ہے، کیونکہ اس کتاب کے اندر بہت سارے خرافات اور قصے اور کہانیاں مروی ہیں صوفیوں کے خواب اور موضوع ومن گھڑت حدیثیں اور ساتھ ہی یہ کتاب شرک وبدعات وگمراہی سے بھری ہوئی ہے، ان میں سے ایک مثال بطور نمونہ کے پیش خدمت ہے:

۞ شیخ ابو یعقوب سنوسی نے کہا:

"میرا ایک مرید آیا اور کہا: میں کل ظہر کے وقت مرجاؤں گا، جب دوسرا دن ہوا، تو وہ مسجد حرام کے

پاس گیا اور بیت اللہ کا طواف کیا، پھر تھوڑی دور جا کر بیٹھ گیا اور وہیں مرگیا، پھر میں نے ہی اسے غسل دیا اور کفن پہنایا، جب اسے قبر میں اتارنے لگا تو اس نے اپنی آنکھوں کو کھول دیا اور کہا: میں ابھی زندہ ہوں، اور ہر وہ بندہ جو اللہ کا عاشق ہوتا ہے زندہ ہوتا ہے''۔ [جماعۃ التبلیغ مفاہیم یجب أن تصحح ،إعداد حسن جناحی]

اسی پر قیاس کرلیں کہ اس کتاب میں کس طرح کے دجل وفریب اور جھوٹ ومن گھڑت کہانیاں بھری پڑی ہیں۔

۞ ان کی کتاب ''فضائل الاعمال'' کے اندر صحیح حدیثوں کو تلبیس کے طور پر لایا گیا ہے، اصل کتاب ضعیف، موضوع اور من گھڑت روایتوں سے بھری ہوئی ہے، خرافات و بدعات اور گمراہیاں اس کا مغز ہیں، اس کتاب کے اندر جماعت کی تعریف میں حد درجہ غلو کیا گیا ہے اور اسی طرح اس جماعت کے پیر محمد الیاس (۱۳۶۳ھ) کی مدح وستائش میں بے انتہاء غلو سے کام لیا گیا ہے، جبکہ وہ صوفی قبوری خرافی تھے، ان کا گمان ہے کہ بہت سارے حنبلی مشائخ بھی صوفی تھے اور یہ اس کے لئے کچھ علمائے کرام کا نام بھی لیتے ہیں جیسے امام احمد، ابن تیمیہ، ابن القیم اور محمد بن عبدالوہاب رحمہم اللہ۔

۞ جہاں تک امام احمد رحمہ اللہ کا تعلق ہے تو آپ ہی کی وہ شخصیت ہے جو برملا حق بولنے اور اس پر عمل پیرا ہونے اور اہل بدعت اور نفس پرستوں کا کھل کر سامنا کرنے میں معروف ہیں۔ آپ کے عمدہ مواقف کی کچھ مثالیں گزر چکی ہیں۔

۞ اور جہاں تک شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا تعلق ہے تو آپ نے اپنی بہت ساری کتابوں میں صوفیوں کے شبہات پر رد کیا ہے انہیں میں آپ کی چند معروف کتابیں درج ذیل ہیں:

* الفرقان بین أولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان۔

* قاعدہ فی المحبۃ

* کتاب الاستقامۃ

* الجواب الباھر فی زوار المقابر

* حقیقۃ مذھب الاتحادیین القائلین بوحدۃ الوجود

* الرد الأقوم علی مافی کتاب فصوص الحکم

آپ نے رفاعی سلسلے کے صوفیوں سے مناظرہ بھی کیا ہے جب ان لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ جلانے والی سخت آگ میں داخل ہوسکتے ہیں اور وہ انہیں نہیں جلائے گی، پھر آپ ان پر غالب رہے اور وہ حیران وششدر رہ گئے، یہی وہ لوگ ہیں جو بڑی مکاری اور سازشوں کے تحت لوگوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ وہ اللہ کے ولی ہیں۔

۞ اسی طرح آپ نے جہمیہ،خوارج ،مرجئہ ،معتزلہ، اشاعرہ، کرامیہ اور کلابیہ کے شبہات کو رد کرنے کیلئے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ [سلسلۃ التحقیقات العلمیہ لتراث شیخ الاسلام ابن تیمیہ الفرقان بین الحق والبطلا ن]

۞ اسی طرح ابن القیم اور محمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ پر اور دیگر اہل سنت پر' صوفیوں کی جھوٹی کہانیاں اور گمراہیاں نیز انکی بدعتیں مخفی نہیں تھیں، اسی لئے ائمہ اہل سنت نے ہر ممکن طریقے سے توحید وسنت کا دفاع کیا ہے، اور جس نے بھی مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے- بطور خاص گمراہ فرقوں اور صوفیوں نے- تو اسکا بھرپور جواب دیا ہے، یہ وہ صوفی ہیں جو سامراجوں کی خدمت میں لگے رہتے تھے، اور انکے برے عزائم کو پورا کرنے میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے اور دوسری طرف مسلمانوں کے دین وعبادت میں شکوک وشبہات اور تحریف پیدا کرتے تھے۔

۞ شعرانی نے کہا:

"ہم سے عہد و پیمان لیا گیا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو حکم دیں کہ وہ زمانے اور اہل زمانہ کے ساتھ چلیں، چنانچہ وہ جس رخ پر چلیں ہم بھی اسی رخ پر چل پڑیں، اور ان لوگوں کو حقیر نہ جانیں جنہیں اللہ نے ان سے اونچا بنادیا گرچہ وہ دنیاوی امور اور حکومت ہی سے تعلق کیوں نہ رکھتا ہو"۔ [البحر المورود، ص ۲۹۲، عن مجلۃ

۞ اس کا مطلب یہ ہیکہ جہاد کے شعار کو ختم کر دیا جائے اور سامراجوں کی بات تسلیم کرلی جائے، چنانچہ صوفیاء کہتے ہیں:

''اگر اللہ کسی قوم پر کسی ظالم کو مسلط کر دے تو کسی کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اسکا مقابلہ کرے جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گا حتی کہ اس پر اف تک نہ کہے''۔

سامراجوں نے صوفیوں کے اس فاسد عقیدے کا خوب استغلا ل کیا، چنانچہ انہوں نے صوفیوں کو اپنے قریب کرلیا، مال و دولت سے انکی خوب امداد کی تاکہ انکا استعمال کر کے ملک وملت کو تباہ کرنے اور مسلمانوں کو دین سے دور کرنے میں آسانی ہو اور پھر مسلم ملکوں میں ان کا پاؤں تادیر جما رہے، مگر دھوکے میں پڑے بہت سے لوگ اسے انکے کرامات میں شمار کرتے ہیں۔

۞ چنانچہ فرانسیسی فوج ٹیونس کے شہر قیروان کے قریب پہونچی تو اہالیان شہر دفاع کے لئے تیار ہو گئے، اور سب سے پہلے وہ شہر کی جامع مسجد کے امام کے پاس گئے تاکہ وہ مسجد میں بنے قبر سے مشورہ لے لیں، چنانچہ فرانسیسی صوفی امام مسجد سید احمد ہادی خانقاہ کے اندر داخل ہوا پھر باہر آ کر کہنے لگا: شیخ نے نصیحت کی ہے کہ تم لوگ شہر کو فرانسیسی فوج کے حوالے کر دو، اسلئے کہ اب یہ یقینی ہو چکا ہے''۔

لوگوں نے اس امام کی بات مان لی، اور اس طرح فرانسیسی فوج شہر قیروان میں بلا کسی مزاحمت کے ۱۶/ اکتوبر ۱۸۸۱ء کو داخل ہوگئی۔

اسی طرح صوفیوں نے انگریزوں کی بھی خدمت کی ہے، اور یہی دراصل مصر کے اندر عرابی تحریک کی ہزیمت کا سبب بنے تھے، چنانچہ صوفیوں نے مصری فوج کو تل کبیر نامی جگہ پر آدھی رات تک ذکر واذکار میں مشغول رکھا، پھر اسکے بعد ان فوجیوں کو سلا دیا، پھر وہ سوئے ہی رہے، حتی کہ فجر کے وقت انگریزی فوج مصر کے اندر بلا کسی مزاحمت کے داخل ہوگئی۔

ان مشکوک صوفی اور بدعتی تحریکوں اور جماعتوں کی یہی حقیقت ہے کہ انہوں نے اعدائے اسلام کی ہمیشہ خدمت کی ہے اور سامراجوں نے ہمیشہ ان سے فائدہ اٹھایا ہے اسی لئے یہ انکے قریب رہے ہیں۔

۞ انہیں سامراجوں کی مدد سے صوفی سلسلے اور طرق پوری دنیا میں پھیل گئے اور رفتہ رفتہ وہ سلسلے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ہوگئے، اگر وہ حق پر ہوتے تو ایک ہی کسی طریقے پر متفق ہو جاتے، کیونکہ سب کا دعوی ہے کہ وہ اسلام کی طرف بلاتے ہیں، اسلئے کہ دین اسلام تو ایک ہی ہے، اور میں پوری تاکید کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے، کیونکہ ہر سلسلے کے مشائخ اور پیر ہوتے ہیں، اور سب کا اپنا اپنا نذرانہ ہوتا ہے، اسی مال و دولت کے چکر میں یہ دھیرے دھیرے متعدد سلسلے بناتے رہے ہیں تاکہ ہر ایک کے صندوق میں الگ الگ نذرانے آنے لگیں۔

۞ مصر کی سلفی تحریک جماعت انصار السنہ المحمدیہ کے بانی شیخ محمد حامد الفقی نے کہا:

"آج لوگوں میں جو صوفی سلسلے رائج ہیں یہ کفر، وثنیت اور دجل کاری پھیلا رہے ہیں، دجالوں کو معبود بنا کر عوام کا خون چوس رہے ہیں تاکہ اپنے شیوخ اولیائے شیطان کی جیبوں کو بھر سکیں، ساتھ ہی یہ لوگوں کے اندر جاہلیت کی تاریکیاں عام کرتی ہیں، اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کرکے امت مسلمہ کو تاریک جاہلیت اور خرافاتی اندھی تقلید کیلئے تیار کرتی ہیں، یہ خرافات واوہام اور حیوانی غباوت صرف اسلئے پھیلائی جاتی ہیں، تاکہ یہ دشمنوں کیلئے آسان لقمہ بن سکیں۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ یہ صوفی سلسلے ہی ہیں جنہیں استعمال کرکے یہود ونصاری اور مجوس نے اسلام کے قلعے پر حملہ کیا ہے، اسی بدخواہ صوفی سلسلے نے اسلامی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں اعدائے اسلام کا ساتھ دیا، چنانچہ صوفی سلسلے کے یہ مشائخ ہی ہیں جنہوں نے مراکش، ٹیونس، جزائر، ہند اور مصر وسوڈان وغیرہ میں سامراجوں کے قبضہ کرنے میں ساتھ دیا، بلکہ تمام مسلم ممالک میں سامراجوں کے یہ دلال اور انکے مخلص خادم رہے ہیں، اور سامراجوں نے انہیں کا استعمال کرکے مسلمانوں کو ذلیل اور انکا

استحصال کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ میں بھی پہلے انہیں میں سے تھا، انکے ساتھ رہ کر انکی خباثتوں اور انکے مکروفریب کو جانا، پھر اللہ کی توفیق سے مجھے دین اسلام کی طرف رہنمائی ملی اور اس حق کو پہچانا جسے لیکر نبی اکرم ﷺ اور دیگر رسول مبعوث کئے گئے تھے، تاکہ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں۔

میں اس وقت ان کا سخت مخالف ہوں، اور اب جب تک میں زندہ رہوں گا اپنے رب کی توفیق سے رسول اللہ ﷺ کی اتباع کروں گا، دشمنان اسلام کی سازشوں پر صبر کروں گا اور یہ یقین رکھوں گا کہ انجام کار اللہ کے نیک بندوں ہی کیلئے ہوتا ہے، اور اللہ تعالی یقینا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور نیکوکار ہوتے ہیں۔ [جماعۃ السنۃ المحمدیۃ بمصر نشاتھا، اھدافھا ورجالھا]

۞ اللہ شیخ پر رحم فرمائے آپ نے اس فرقے کے تعلق سے بہت ہی واضح طور پر تفصیل بتادی، کیونکہ آپ اس فرقے کے بارے میں اچھا تجربہ رکھتے ہیں، اور اسکے اسرار و رموز نیز اسکے عزائم و برے مقاصد کو اچھی طرح جانتے ہیں، چنانچہ اب دیکھا جارہا ہے کہ یہ تبلیغی جماعت اس وقت بری حالت کی طرف بڑھ رہی ہے بایں طور کہ چاروں سلسلے پر بیعت کر رہی ہے جن کے اندر اسقدر غلو پایا جاتا ہے کہ بعض غالی صوفی شرک اکبر اور کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں، چنانچہ یہ لوگ اپنے اجلاسوں اور جلسوں میں بدعتی گیت اور اشعار پڑھتے ہیں، منکرات وخرافات پر مبنی رسم و رواج ادا کرتے ہیں، انکے یہاں مخلوط رقص اور بدترین قسم کا نسوانی تمایل پایا جاتا ہے، کہیں دور نہیں اپنے بعض عرب پڑوسی ممالک میں ایسا ہوتا ہے، اسی طرح کی محفلوں میں ایک شریک کار نے دوسرے شریک کار سے کہا: اس طرح کی محفلیں تو صرف مردوں کی ہوتی ہیں مگر یہاں تو مرد و خواتین سب ملکر ناچ رہے ہیں، تو اس نے جواب دیا: اصل میں یہاں لوگوں کی روحیں حاضر ہیں نہ کہ بدن، حالانکہ یہ جھوٹ اور دجل کاری ہے، یہ کھلم کھلا فسق وفجور ہے اور اسے روحوں کی حاضری کہہ کر اس گناہ کو ہلکا ہی نہیں انکار کیا جارہا ہے، بلکہ اسے جواز کی سرٹیفکٹ دی جارہی

ہے،اوراب اس وقت جوکہ میڈیااورسوشل میڈیا کا دور ہے ان کی ساری کارستانیوں سے ہر کوئی واقف ہو چکا ہے،مگر میں نے یہاں پر براءت الذمہ کی خاطر نقل کیا ہے تاکہ وہ بھی جان لے جو نہیں جانتا ہے،یہ کہتے ہیں:

أنت الذاكر والمذكور أنت العالم بالأمور

أنت الجابر المكسور أنت الفرد الصمداني

ترجمہ: تو ہی ذاکر اور تو ہی مذکور ہے،تو ساری چیزوں کا جاننے والا ہے۔زخموں کا مداوا تو کرنے والا ہے،تو ہی اکیلا بے نیاز ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس عقیدہ کے لوگ شیخ عبدالقادر جیلانی سے تعلق رکھتے ہیں،یہ ایک نمونہ ہے ورنہ انکے یہاں اس طرح ک بہت سارے شرکیات اور واضح بدعات پائے جاتے ہیں،اللہ ہم سب کو انکے خرافات و بدعات سے دور رکھے۔

۞ شیخ عبدالرحمن الوکیل رحمہ اللہ کہتے ہیں:

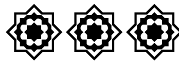
”تصوف بہت ہی گھٹیا اور بدترین سازش ہے جسے شیطان نے ایجاد کیا ہے تاکہ اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت میں اسے اسی کے بندوں کے ذریعے استعمال کیا جائے۔یہ دراصل مجوسی پردہ ہے جسے ربانی بتایا جاتا ہے،بلکہ یہ ہر اس دشمن دیں صوفی کا پردہ ہے جو دین حق سے نفرت کرتا ہے،آپ اسے کھول کر دیکھیں گے تو اسکے اندر آپ کو برہمنیت،بوذیت،زرتشتیت اور غنوصیت (گنوسٹک ازم) سب ملے گا،اس میں آپ کو یہودیت،نصرانیت اور جاہلیت بھی نظر آئے گی۔[مصرع التصوف]

۞ بہت سے صوفی وحدت الوجود پر ایمان لاتے ہیں،یعنی اس کائنات میں جو کچھ موجود ہے وہ اللہ کی ذات ہے،اور یہ کفر ہے،والعیاذ باللہ،اور یہ کہ اولیاء واقطاب ہی اس کائنات کو چلا رہے ہیں،اور وہی تصرفات کے مالک ہیں،انہیں پتہ ہوتا ہے کہ انہیں کب مرنا ہے۔انکے یہاں کچھ خاص الفاظ ہوتے

ہیں جیسے غوث، غیاث، یہ جب جوش میں آتے ہیں تو صرف ھوھو، اللہ اللہ اللہ، آہ آہ آہ، یاھو، یاھو، رھیم رھام کہتے ہیں، تصور کریں ان میں جو عمر دراز ہوتے ہیں وہ اجتماعی طور پر ان بدعتی الفاظ کے ساتھ عجیب و غریب انداز میں بدن کو ہلا ہلا کر ذکر کرتے ہیں۔

۞ آخر میں کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں عقل، شعور، توحید اور سنت سے نوازا اور تمام شرکیہ خرافات و بدعات نیز شرور وفتن کی جگہوں سے دور رکھا، دعاء ہیکہ اللہ تعالی ہمیں قیامت تک حق پر قائم رکھے۔

۞ حقیقت یہ ہے کہ غالی صوفی ہر جگہ ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے عقیدے کو بگاڑ دیا جائے اور انہیں دین صحیح سے دور کر دیا جائے، تاکہ دشمنوں کو انہیں بہلانے اور انکے ملک پر قبضہ کرنے میں آسانی ہو، اور اس سے پہلے میں نے کچھ ایسی مثالیں پیش کر دی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ صوفیوں نے مسلم ممالک پر سامراجوں کے قبضے میں کس طرح بدترین اور گھناؤنا کردار ادا کیا ہے، اس لئے ملک کے اہل حل وعقد اور ذمہ داروں کو وقت سے پہلے اور معاملہ آگے جانے سے قبل ہی متنبہ اور محتاط ہو جانا چاہیئے، تاکہ اپنے ملک میں اس خبیث فتنے کو پھیلنے سے روکا جا سکے، کیونکہ پچھلے کچھ سالوں سے انکی سرگرمیاں غیر معہود شکل میں بڑھ رہی ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنا علاج کرنے سے بہتر ہے، اللھم ھل بلغت، اللھم فاشھد۔



صوفیت کی نشو ونما

آخر میں ہم صوفیت کی نشو ونما پر اپنی بات کو ختم کریں گے:

آغاز میں دراصل یہ دینی تحریک تھی جو قرون مفضلہ کے بعد پیدا ہوئی تھی، دراصل اسلامی فتوحات اور معاشی خوشحالی کے بعد جو اخلاقی اور سماجی طور پر خرابیاں پیدا ہونے لگیں اسی کے ردعمل میں یہ تحریک وجود میں آئی ہے، چنانچہ ان صوفیوں نے زہد اور ترک دنیا کو اختیار کرلیا، آگے چل کر یہ اسی وصف میں معروف ہوئے اور انہیں صوفی کہا جانے لگا، کیونکہ یہ نفس کی تربیت کرنے اور اسے بلند مقام تک لے جانے اور معرفت الہی کے حصول کیلئے تقلید واستدلال کا طریقہ چھوڑ کر کشف ومشاہدہ پر اعتماد کرتے تھے، مرورزمانہ کے ساتھ یہ صوفی اپنے رویے میں غلو کرتے ہوئے. بہت آگے نکل گئے یہاں تک کہ انکے طریقے مختلف ہندوستانی، فارسی اور یونانی فلسفے سے جاملے۔

امام ابن الجوزی البغدادی (ت ۵۹۷ھ) نے کہا ہے کہ صوفیت کی نسبت ایک آدمی کی طرف کی جاتی ہے جسے لوگ صوفہ کہتے تھے اور اسکا نام الغوث بن مرتھا، یہ دور جاہلیت کا ہے۔

بعض اہل علم کا قول ہے کہ یہ یونانی لفظ (سوفیا) سے مشتق ہے، جس کا معنی حکمت ہے۔

مزید دیگر اہل علم نے کہا ہے کہ صوفیت الصوف (یعنی اونی کپڑے) سے ماخوذ ہے، چونکہ یہ یہی لباس پہنتے تھے اس لئے اسی سے مشہور ہوگئے۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ الصفہ سے ماخوذ ہے، یعنی وہ صفہ جو مسجد نبوی میں تھا۔

اسی طرح کہا گیا ہے کہ یہ الصفا سے ماخوذ ہے۔

اسی طرح کہا گیا ہے کہ یہ صف اول سے ماخوذ ہے۔

اسکے علاوہ بھی دیگر کئی اقوال ہیں۔

اس جماعت کی مشہور شخصیات میں چند کا ذکر درج ذیل ہے:

ابومغیث حسین بن منصور الحلاج

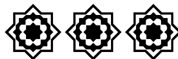
ابوالفتوح شہاب الدین سہروردی

ابوحامد الغزالی

محی الدین ابن عربی، جو شیخ اکبر سے معروف ہے، جو خود کو خاتم الاولیاء سمجھتا ہے، اندلس میں پیدا ہوا، پھر وہاں سے مصر کا سفر کیا، حج کرنے کے بعد بغداد کی زیارت کی، پھر دمشق میں جا کر استقرار کیا، وہیں پر وفات ہوئی اور وہیں پر مدفن بھی ہے جو اب مزار بن چکا ہے، اور افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ملکوں میں کثرت سے مزارات پائے جاتے ہیں، جہاں اہل بدعت اور جاہل قسم کے مسلمان زیارت کرنے، ان کا طواف کرنے، تبرک حاصل کرنے اور اہل قبور کو پکارنے کیلئے جاتے ہیں۔ اور یہ شرک اکبر ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کرنے والا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ [یونس:۱۰۷]

ترجمہ: اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی بچانے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔



فضائل اعمال میں

ضعیف روایات

۞ فضائل اعمال کے اندر ضعیف روایات کی بھر مار ہے، فضائل کے باب میں ضعیف احادیث پر عمل کے بہانے جھوٹی اور موضوع روایات سے کتاب کو بھر دیا گیا ہے، حالانکہ ضعیف احادیث پر عمل کے تعلق سے اہل علم کا کافی اختلاف رہا ہے، بعض لوگ چند شرائط کے ساتھ ان پر عمل کے جواز کے قائل ہیں، اور بعض لوگ مطلق طور پر عدم جواز کے قائل ہیں خواہ انکا تعلق فضائل اعمال سے ہو یا دوسرے باب سے ہو، کہتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے جو حدیثیں ثابت ہیں وہی کافی ہیں۔

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا:

”شریعت اسلامیہ کے اندر ضعیف حدیثوں پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، ان کا صحیح یا حسن ہونا ضروری ہے، مگر امام احمد وغیرہ نے فضائل اعمال کے باب میں ایسی حدیث کو روایت کرنا جائز قرار دیا ہے جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو وہ ثابت ہے، اس وقت تک جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو کہ وہ روایت جھوٹی ہے، کیونکہ جب کسی عمل کے تعلق سے معلوم ہو کہ شرعی دلیل سے ثابت ہے اور اسکی فضیلت میں کوئی ایسی روایت مروی ہے جو ضعیف ہو مگر یہ نہیں معلوم کہ جھوٹی ہے تو ایسی صورت میں جائز ہے، البتہ اہل علم میں سے کسی نے یہ نہیں کہا ہے کہ کسی چیز کو ضعیف حدیث کے ذریعے واجب یا مستحب قرار دیا جائے، اگر کوئی ایسا کہتا ہے تو وہ اجماع کا مخالف ہے، اور یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ کسی چیز کو حرام نہیں کہہ سکتے جب تک کہ کوئی شرعی دلیل نہ ہو، لیکن اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ چیز حرام ہے اور اس کے کرنے والے پر کسی ضعیف حدیث کے اندر وعید آئی ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ روایت جھوٹی ہے تو ایسی صورت میں اسکا روایت کرنا جائز ہے۔

اسی طرح اس روایت کا ترغیب وترہیب کے باب میں بھی روایت کرنا جائز ہے جب تک کہ اسکے

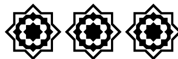
جھوٹی ہونے کا علم نہ ہو جائے، لیکن اگر یہ معلوم ہے کہ اس پر اللہ کی طرف سے رغبت دلائی گئی ہے یعنی اس کی ترغیب میں کوئی آیت موجود ہے یا اس مجہول الحال روایت کے سوا کوئی صحیح حدیث ثابت ہے تو ایسی صورت میں اسکا روایت کرنا جائز نہیں ہے"۔ [مجموع الفتاوی:۱/ ۲۵۰]

مملکت سعودی عرب کی دائمہ کمیٹی برائے علمی بحوث اور افتاء سے سوال کیا گیا کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے؟

جواب:

عمل کرنا جائز ہے اگر وہ روایت سخت ضعیف نہیں ہے، اور اس پر ایسے شواہد ہوں کہ جن سے اس کا ضعف منجبر ہو جاتا ہو یعنی اسکی تلافی ہو جاتی ہو، یا اسکے حق میں شریعت سے ثابت شدہ قواعد ہوں جو اسکی تائید کر رہے ہوں، ساتھ ہی اس سے کسی صحیح حدیث کی مخالفت بھی نہ ہو رہی ہو، اور ایسی صورت میں وہ روایت حسن لغیرہ کی قبیل سے ہو جائے گی اور یہ اہل علم کے نزدیک حجت ہے، و باللہ التوفیق، وصلی اللہ وسلم و بارک علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

[فتوی رقم ۵۱۵۸: عبدالعزیز بن باز- عبدالرزاق عفیفی -عبداللہ بن قعود]



فضائل اعمال کے تناقضات

۞ تبلیغی جماعت، ان کی کتاب فضائل اعمال اور اسکے اندر جو مخالفات اور تناقضات ہیں ان پر دوبارہ نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ بظاہر عقیدے اور تعلیم دین کی دعوت دیتے ہیں مگر حقیقت میں وہ بدعات وخرافات کی دعوت دے رہے ہوتے ہیں، بلکہ ان کا معاملہ شرک تک پہونچ جاتا ہے اور کبھی کبھی شرک اکبر تک پہونچ جاتا ہے، والعیاذ باللہ۔

۞ فضائل اعمال کے ص ۲۷ پر لکھا ہے:

”جان لیں! فضائل اعمال جیسی کتابوں کا اسلامی ماحول کی تبدیلی میں بہت قوی اثر ہوتا ہے، انکے ذریعے صحیح عقیدہ دلوں میں راسخ ہوتا ہے، آدمی اللہ کی طرف کٹ جاتا ہے، تقوی، خشیت، تعلق باللہ اور زندگی کے تمام امور میں اخلاص اپناتا ہے، اسلامی تعلیمات اور سید المرسلین کی سنت پر چلنے لگتا ہے، آج ہم اسی کتاب کا اثر لوگوں کے اندر دیکھ رہے ہیں، نیز یہ بھی کہ داعی حضرات کس قدر محنت اور لگن سے کام کر رہے ہیں!!

آپ ان کے اندر دیکھیں گے کہ وہ دین کے تعلیمات پر عمل کرتے ہیں، ان کے گھر اذکار، تلاوت اور عبادت سے معمور رہتا ہے، یہاں تک کہ کہا: وہ ہر طرح کے بدعات وخرافات اور منکرات سے محفوظ ہوتے ہیں، نیز وہ ہر اس عمل سے دور رہتے ہیں جو دینی تعلیمات کے خلاف ہو“۔

۞ جبکہ صحیح یہ ہے کہ یہ لوگ مذکورہ تمام باتوں کے خلاف ہی ہوتے ہیں، یہ بدعات وخرافات میں ڈوبے ہوتے ہیں، انکی کتاب فضائل اعمال کو جو بھی پڑھے گا اس پر جادہ حق سے انکا منحرف ہونا واضح ہوجائے گا، اسی لئے آپ پائیں گے کہ مغربی ممالک انکا اپنے ملکوں میں زبردست استقبال کرتے ہیں اور انکے لئے تمام سہولیات فراہم کرتے ہیں، اگر یہ حق پر ہوتے تو مغربی ممالک کا یہ موقف کبھی نہ ہوتا، کیونکہ تاریخ کا مطالعہ کرنے والے کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ لوگ دین اسلام سے کس قدر دشمنی کرتے

ہیں اور اسے مٹانے کیلئے کثیر مال و دولت کرتے ہیں بلکہ اسکے لئے تمام کوششیں صرف کردیتے ہیں اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے، مگر یہ اپنے مذموم ارادوں میں نہ کبھی کامیاب ہوئے ہیں اور نہ کبھی ہوں گے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ﴾ [الأنفال:٣٦] ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں، تاکہ اللہ کے راستے سے روکیں۔ پس عنقریب وہ انھیں خرچ کریں گے، پھر وہ ان پر افسوس کا باعث ہوں گے، پھر وہ مغلوب ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔

۞ شریعت الٰہیہ ہی میزان ہے، بندوں کے اعمال شریعت ہی کے معیار پر وزن کئے جائیں گے، چنانچہ انکا جو عمل شریعت کے مطابق ہوگا وہی حق ہوگا مگر جو مخالف ہوگا وہ مردود ہوگا جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ". [صحیح البخاری:٢٦٩٧،صحیح مسلم:١٧١٨]

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس میں نہ ہو (یعنی بغیر دلیل کے) وہ رد ہے۔“

۞ کسی بھی معاملے میں فیصل اور معیار کتاب اللہ اور سنت رسول کو مانا جائے گا، چنانچہ جو دونوں کا قولی اور عملی طور پر پابند ہوگا وہ فرقہ ناجیہ میں سے ہوگا، اور جو اس راستے سے الگ ہوگا وہ ہلاک ہونے والے فرقے سے ہوگا، خواہ اسے وہ مانے یا انکار کرے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ﴾ [الشعراء:٢٢٧] ترجمہ: اور عنقریب وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا، جان لیں گے کہ وہ لوٹنے کی کون سی جگہ لوٹ کر جائیں گے۔

۞ فضائل اعمال کے اندر صفحہ ۴۹ سے ص ۱۰۵ تک تیسری فصل کے عنوان کے تحت کچھ کرامات، تصرفات اور کشف والہامات کا تذکرہ ہے، ۱۲۹ چھوٹے چھوٹے ذیلی عناوین کے تحت بہت سارے جھوٹے خرافاتی بدعتی اور شرکیہ کہانی اور قصے نقل کئے گئے ہیں، ان میں سے میں یہاں پر بلا کسی تبصرہ کے چند کہانیوں کی طرف اشارہ کروں گا؛ کیونکہ انکی حقیقت اوران پر شرعی حکم جاننے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

۞ مثلاوہ کہتے ہیں کہ قبروں کے پاس دعائیں مقبول ہوتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی قبر سے آواز نکلتی ہے، نبی اکرم ﷺ کی قبر سے استغاثہ کرنا جائز ہے، ایک مردہ اپنے پڑوسی کے عذاب کو دور کرسکتا ہے بلکہ اسکی قبر کو منور کرسکتا ہے، قبروں سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں، خضر علیہ السلام باحیات ہیں، خضر علیہ السلام عالم الغیب ہیں، خضر علیہ السلام بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں، امام احمد رحمہ اللہ خضر علیہ السلام کے ساتھ حج کے سفر پر نکلے تھے، پانی پر چلنا ممکن ہے، فضا میں اڑنا اور کائنات میں تصرف کرنا ممکن ہے، فلاں شیخ اپنی موت کا وقت جانتے تھے، ایک مردہ دوسرے مردے کو آگ سے بچاتا ہے، مردہ قبر میں نماز ادا کرتا ہے، کافر میت عذاب کی سختی سے اپنی قبر سے نکلتا ہے اور پانی طلب کرتا ہے، بوڑھوں کی دعاء سے میت زندہ ہوجاتا ہے، میت غسل کے وقت غسل دینے والوں سے جھگڑا کرتا ہے، میت سے وسیلہ مانگنا جائز ہے، امام احمد رحمہ اللہ ہر ایک سے افضل ہیں یہاں تک کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی افضل ہیں۔

۞ یہ سارے خرافات، بدعات اور منکرات واضح طور پر اس جماعت کے عقیدے کی فساد و بگاڑ اور انکی گمراہی پر دلالت کرتے ہیں، اور یہ ساری چیزیں دین کے واضح احکامات کے مخالف ہیں، کیا اللہ رب العالمین کے سوا کوئی ایسا ہے جو عالم الغیب ہو، مارتا اور جلاتا ہو، عطا کرتا اور منع کرتا ہو اور مصیبتوں کو ٹالتا ہو؟!!

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے کہا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾

[الأعراف:١٨٨] ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا:

"یہ صوفی مرید سالک اور زاہد فقراء عابد جو محبت اور ارادے کے راستے پر چلنے کا دعوی کر رہے ہیں اگر شریعت کی پابندی نہیں کر رہے ہیں اور حدیث نبوی پر چل کر ان تمام چیزوں سے محبت نہیں کرتے ہیں جن سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت کرتے ہیں اور ان چیزوں سے بغض نہیں کرتے ہیں جن سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغض کرتے ہیں تو جان لیں کہ یہ کفر اور نفاق کے گڑھے میں چل رہے ہیں"۔

[مجموع الفتاوی:٨/٣٦٦]

۞ مزید آپ نے کہا:

"بدعات ایک انسان کو چھوٹے گناہ سے بڑے گناہوں تک لے جاتے ہیں، یہاں تک کہ اسے الحاد اور زندقہ تک پہونچا دیتے ہیں"۔ [مجموع الفتاوی:٢٢/٣٠٦]

۞ یہ مذکورہ تھوڑے عناوین جن کا ذکر میں نے کیا ہے وہ انکے دعووں پر پورا نہیں اترتے ہیں جیسے تقوی، خشیت اور صحیح عقیدے کا راسخ ہونا نیز زندگی کے تمام شعبوں میں اخلاص اور دینی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا، حقیقت یہ ہے کہ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، کیونکہ حق بہت ہی واضح اور جلی ہے اور وہ

صراط مستقیم ہے جس پر اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام قائم تھے، چنانچہ انکے بعد جو بھی اس راستے کو لازم پکڑے گا وہ نجات پائے گا اور جو اس سے دور بھاگے گا وہ ہلاک ہوگا۔

۞ فضائل اعمال جیسی کتاب کا پھیلانا خود اس بات کی واضح دلیل اور ان پر حجت ہے کہ وہ غلط راہ پر ہیں اور واضح غلطیوں کے ساتھ جہالت کی کھائیوں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں، اور اسے ایک جاہل آدمی بھی سمجھ سکتا ہے چہ جائے کہ کوئی عالم سمجھے۔

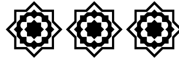
چنانچہ اگر کوئی نجات اور دنیوی واخروی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اسی راہ پر چلے اور اسکے اسباب کو اپنائے، یعنی جو کچھ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کے اندر رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ان پر قولی، عملی اور مطلوبہ طریقے پر ظاہری و باطنی ہر اعتبار سے پابندی کرے، اللہ کی توحید، ترک شرک اور بدعات وخرافات سے دور رہنے کی طرف دعوت دے، بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور ایسی چیزوں میں ایک دوسرے کا تعاون کرے جن میں مسلمانوں کیلئے دین و دنیا کے اعتبار سے بھلا ہو، اور اہل بدعت اور نفس پرستوں کے شر کا خاتمہ ہو، نیز عمل اللہ کیلئے خالص ہو۔

حالانکہ یہ چیز تبلیغی جماعت کی دعوت کے اندر نہیں پائی جاتی ہے، اور انکی دعوت کی حقیقت کا پتہ مجھے ۱۴۲۶ھ کے اندر اس وقت ہوا جب میں انکے ساتھ قطر میں تین دنوں کیلئے گیا ہوا تھا، حالانکہ میں تبلیغ کی نیت سے نہیں گیا تھا، اسی وقت میں نے سوچ لیا تھا کہ اب مجھ پر واجب ہے کہ اس جماعت سے دور رہوں اور دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کروں تاکہ وہ بھی اس سے دور رہیں۔

۞ آخر میں رسول اللہ ﷺ کے قول ''لا يشكر الله من لا يشكر الناس'' پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالی کا بے پایاں شکر بجا لاتا ہوں، ساتھ ہی شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں، کہ آپ نے اس رسالے کا مراجعہ کیا اور اس پر مقدمہ لکھا، اسی طرح شیخ عبد اللطیف بن عبد العزیز آل شیخ کی خدمت میں بھی ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں کہ آپ نے بھی اس کتاب کو ایک گرانقدر تقدیم سے

نوازا، اوراس کی بھرپور تائید کی، اسی طرح مطبوعات کے مدیر عام محترم یوسف بن عبد الرحمن الیوسف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس رسالہ کے شائع ہونے میں بھرپور تعاون کیا، اللہ تعالی سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

أسأل الله عزوجل أن يرينا الحق حقا ويرزقنا اتباعه، ويرينا الباطل باطلا ويرزقنا اجتنابه، وأن لا يجعله ملتبسا علينا فنضل، انه سميع مجيب، وصلى الله وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين۔



مسک الختام

مقام غور وفکر

۞ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا:

”دو بہت ہی اہم ایسی چیزیں ہیں کہ ان میں سے ایک انفرادیت اور دوسرا مشارکت چاہتا ہے، اور وہ دونوں چیزیں: بادشاہت اور رائے ہیں، چنانچہ جس طرح بادشاہت مشارکت سے درست نہیں ہوسکتی اسی طرح رائے انفرادیت سے بہتر نہیں ہوسکتی، مثال کے طور پر ایک بادشاہت ہے جو رعایا پر غالب ہے، یا رعایا بغیر غالب بادشاہ کے چنانچہ اسکی مثال اس گھر کی طرح ہوگی جس میں ایک روشن چراغ ہو جسکے ارد گرد کچھ لوگ بیٹھ کر اپنے اپنے کام کر رہے ہوں، اسی درمیان چراغ گل ہو جائے اور لوگ خاموش بیٹھ جائیں اور ساری حرکت معطل ہو جائے، اس وقت شریر حیوان حرکت میں آتے ہیں، بچھو اپنے سوراخ سے نکلتا ہے، چوہا اپنے بل سے باہر آتا ہے، سانپ بھی اپنے سوراخ سے سر نکالتا ہے، چور بھی چپکے سے اندر آتا ہے، پسو بھی اپنی حقارت کے باوجود جوش میں آجاتا ہے، اس طرح اسکے نا ہونے یا غافل ہونے یا پھر سست پڑ جانے کی وجہ سے سارے نفع بخش امور معطل ہو کر رہ جاتے ہیں اور نقصان دہ چیزیں سر اٹھالیتی ہیں“۔

۞ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مزید کہا:

”بادشاہ جب اپنی رعایا پر غالب ہوتا ہے تو منفعت عام ہوتی ہے، لوگوں کے خون محفوظ رہتے ہیں، عزت وآبرو کی حفاظت ہوتی ہے، بازار معمور اور آباد ہوتے ہیں اور مال ودولت کا تحفظ ہوتا ہے“۔

[الآداب الملوکیہ فی اصلاح الرعایہ والرعیہ، تصحیح وتحقیق فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن محمد بن ابراہیم آل الشیخ]

ایک حقیقت

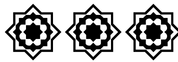
امام ابن الوزیر الیمانی (۸۲۲ھ) رحمہ اللہ نے کہا:

''اگر علماء کرام لوگوں کی نقطہ چینی کے خوف سے حق کا دفاع کرنا چھوڑ دیں تو ایسی صورت میں انکی وجہ سے بہت کچھ ضائع ہو جائے گا، اور یہ حقیر چیزوں کی وجہ سے خوف کھا رہے ہوں گے، اور اکثر وہ لوگ اس وجہ سے ڈرتے ہیں کہ میدان میں اتریں گے تو انکی تلوار کند پڑ جائے گی اور وہ پھسل جائیں گے، اور ایسا ہو بھی سکتا ہے، مگر سوچنا یہ چاہئے کہ آخر معصوم کون ہے، کس کے اندر عیب نہیں ہے؟!''۔

[العواصم والقواصم فی الذب عن سنۃ أبی القاسم للامام ابن الوزیر الیمانی]

عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ نے کہا:

''اگر مجھے یہ ناپسند نہ ہوتا کہ اللہ کی نافرمانی ہوگی تو میں یہ آرزو کرتا کہ اس شہر کا ہر آدمی میری غیبت کرے، آخر اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہوگی کہ آدمی قیامت کے روز اپنے نامہ اعمال کے اندر ایسی نیکی پائے جسے اس نے نہ تو کیا ہو اور نہ ہی اسے اسکے بارے میں کچھ علم ہو''۔ [سیر اعلام النبلاء:۹/۱۹۵]



فہرست موضوعات

موضوعات	صفحہ

تمت بالخیر